مجموعہ رسائل

- حسن الاقتداء فی الوقف والابتداء
- اظہار النعم فی الوقف کلا وبلی ونعم
- نثر المرجان فی تعداد آیات القرآن

www.KitaboSunnat.com

مؤلف

استاذ القراء قاری ابوالحسن علی اعظمی

صدر شعبہ قرأت دارالعلوم دیوبند

۲۳۵,۱
ب و-م

قرأت اکیڈمی ®
لاهور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مجموعہ رسائل

- حسن الاقتداء فی الوقف والابتداء
- اظہار النعم فی الوقف کلا وبلی ونعم
- نثر المرجان فی تعداد آیات القرآن

www.KitaboSunnat.com

مؤلف

استاذ القراء قاری ابوالحسن علی اعظمی

صدر شعبہ قرأت دارالعلوم دیوبند

قرأت اکیڈمی ®

28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور

Ph.: 042 - 7122423

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

235

انتباہ

قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کی جملہ مطبوعات کے حقوق طباعت کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت محفوظ ہیں کوئی صاحب یا ادارہ قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کی بغیر اجازت نقل یا اشاعت کرنے کا مجاز نہیں ہے بصورت دیگر قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

لیگل ایڈوائزر: شفیق احمد چاولہ۔ایم۔اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ

نام کتاب ------ حسن الاقتداء فی الوقف والابتداء

تالیف ------ قاری ابوالحسن اعظمی

ناشر ------ قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

سرورق ڈیزائن ------ یونیک گرافکس۔الفضل مارکیٹ،

99 ـ [illegible] ماڈل [illegible] اردو بازار لاہور 0300-4240141

1683

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

الحمد للہ رب العلمین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین و علی الہ و اصحابہ اجمعین امابعد

استاذ القراء والمجودین قاری ابوالحسن علی اعظمی صاحب صدر شعبہ تجوید وقرآءت دارالعلوم دیوبند انڈیا کی تین مطبوعہ کتب ایک ہی مجموعہ میں مجتمع کر کے پیش خدمت ہیں۔اول رسالہ "علم وقف سے متعلق ہے۔دوسرا رسالہ تین کلمات کلا- بلی اور نعم پر وقف سے متعلق امام مکی بن ابی طالب قیسیؒ کے رسالے کا ترجمہ ہے اور تیسرا رسالہ عدد آیات قرآنیہ سے متعلق ہے۔"

امید ہے شائقین تجوید کو پسند خاطر ہوگا۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

عزیر احمد تھانوی

مدیر ادارہ

یکم مارچ ۲۰۰۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن الاقتداء
فی
الوقف والابتداء

مؤلف

استاذ القراء قاری ابوالحسن علی اعظمی

صدر شعبہ قرآءت دارالعلوم دیوبند

قرآءت اکیڈمی ®

28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور

Ph.: 042 - 7122423

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

قاری و مقری کے لئے پانچ علوم کا جاننا ضروری ہے (علم تجوید، علم قراءت، علم رسم عثمانی، علم اعدادِ آیاتِ قرآنی اور علم وقف و ابتداء) ان میں علم وقف و ابتداء اہمیت کے اعتبار سے کسی طرح کم نہیں ہے، حضرات متقدمین نے مذکورہ بالا علوم اربعہ کے ساتھ اس ضروری اور اہم علم کی جانب خاص توجہات مبذول کی ہیں۔ المکتفیٰ فی الوقف والابتداء للامام الدانیؒ کے مقدمہ میں تقریباً اٹھتر کتابوں کا سراغ ملتا ہے، راقم الحروف نے ان میں سے تیس ۳۰ کتابوں کا انتخاب کرکے اپنے رسالہ "مقدمہ علم قراءت سفارشات وگذارشات" میں تعارف پیش کیا ہے۔ مگر اردو زبان میں اس کی طرف توجہ کم سے کم نظر آتی ہے۔

عدم واقفیت اور زبانِ عربی سے لاعلمی کے باعث وقف وابتداء میں نوع بنوع کی غلطیاں ناگزیر ہوتی ہیں۔ وقف وابتداء اور اعادہ کا معنیٰ بڑا دخل ہے، معرفتِ قرآنی میں براہِ راست ان کا تعلق ہے، آگے تفصیلات سے بخوبی اندازہ ہوجائے گا۔

اردو زبان میں ایک مختصر سا رسالہ فخر القراء حضرت مولانا المقری محب الدین احمد صاحب الہ آبادی کا "جامع الوقف" اور وقف وابتداء سے متعلق آپ ہی کا رسالہ "معرفۃ الوقوف" نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے ہمارے محترم دوست قاری محمد صدیق صاحب سانسروڈی صدر شعبۂ قراءت مدرسہ فلاح دارین ترکیسر کو جنہوں نے اپنی بیش قیمت تحقیقات وتشریحات سے اس رسالہ کو بنام "توضیح الوقف" گرانقدر بنا دیا ہے)۔۔۔۔۔۔ معدودے چند رسائل کے سوا ضروری امور پر کوئی کتاب نظر نہیں آتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راقم الحروف کی تالیف "النفحۃ العنبریۃ" شرح مقدمۃ الجزریۃ" المحقق ابن الجزری
میں علم وقف کے عنوان کے تحت ایک تحریر شامل ہے۔
سالِ رواں کے بعض طلباء نے خواہش کی کہ اس حصۂ وقف کو الگ رسالہ کی شکل میں شائع کردیا جائے تاکہ اختصار کے باعث سہل الحصول ہو، ان احباب کی خواہش و فرمائش پر بنام "حُسن الاقتداء فی الوقف والابتداء" اسے شائع کیا جارہا ہے۔

مناسب معلوم ہوا کہ ابتداء میں محقق ابن الجزریؒ کے مقدمہ کے موضوع سے متعلق چھ اشعار مع ترجمہ تبرکاً درج کردئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور شائقین کو بیش از بیش نفع بخشے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

ابو الحسن اعظمی
یکم شعبان ۱۴۱۸ھ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم وقف

قرآن کریم میں چار مواقع پر "وقف" کا مادہ وارد ہوا ہے۔

(۱) وَلَوْ تَرٰی اِذْ وُقِفُوْا عَلَی النَّارِ (انعام آیت ۲۷)

(۲) وَلَوْ تَرٰی اِذْ وُقِفُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ (انعام آیت ۳۰)

(۳) وَلَوْ تَرٰی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ (سبا آیت ۳۱)

(۴) وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ (الصّٰفّٰت آیت ۲۴)

اس لفظ کا ورود احادیث مبارکہ میں بکثرت ہوا ہے۔ ازاں جملہ ایک وہ روایت ہے جسے امام ترمذیؒ نے اپنی سنن میں نقل فرمایا ہے: "ولا یمر بآیة عذاب الا وقف یتعوذ" (ترمذی کتاب المواقیت الباب، نسائی کتاب التطبیق باب ۲۳، کتاب الافتتاح باب ۷، مسند احمد ج ۶ ص ۲۴)

علم وقف کا تعلق معانی قرآن سے ہے اور ترتیل ہی کا یہ دوسرا جزو ہے جیسا کہ راس المفسرین سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں "الترتیل تجوید الحروف ومعرفة الوقوف" پس وقف مکمل ترتیل ہے، محض تجوید سے ترتیل مکمل نہیں ہوتی۔ اہمیت کے اعتبار سے علم وقف علم تجوید سے کسی طرح کم نہیں کیونکہ جس آیت کریمہ سے تجوید کا وجوب ثابت ہوتا ہے اسی سے علم وقف کا بھی ثبوت ہوتا ہے، فی زمانہ ایسے لوگ بکثرت ملیں گے جو قرآن مجید کو قواعد تجوید کی رعایت کے ساتھ نہایت نفاست اور عمدگی سے پڑھتے ہیں لیکن بوجہ عدم واقفیت جب وقف و ابتدا اور اعادہ بے موقع اور خلاف قاعدہ کر دیتے ہیں تو واقفین کو بے حد تکدر اور کوفت ہوتی ہے۔ وقف کو معنیٰ بڑا دخل ہے، اس سے قرآن مجید کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

"لقد عشنا برھة من دھرنا وان احدنا لیوتی الایمان قبل القرآن و تنزل السورة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیتعلم حلالھا وحرامھا وامرھا وزجرھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وما ینبغی ان یوقف عندلا عنہا"

یعنی حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب کوئی صورت نازل ہوتی تھی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس کے حلال و حرام، امر، نہی اور مواقع وقوف سکھاتے تھے۔

محقق ابن الجزریؒ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد نشر میں فرماتے ہیں:

"ففی کلام علی رضی اللہ عنہ دلیل علی وجوب تعلّمہ ومعرفتہ، وکلام ابن عمرؓ برهان علی ان تعلمہ اجماع من الصحابۃ رضی اللہ عنہم"

یعنی حضرت علیؓ کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ علمِ وقف اور مواقع وقف کا سیکھنا واجب اور ضروری ہے اور حضرت ابن عمرؓ کا ارشاد اس بات پر دلیل ہے کہ اوقاف کے سیکھنے پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔

محقق ابن الجزریؒ اس کے بعد لکھتے ہیں:

"وصح بل تواتر عندنا تعلمہ والاعتناء بہ من السلف الصالح کابی جعفر یزید بن القعقاع امام اہل المدینۃ الذی هو من اعیان التابعین وصاحبہ الامام نافع بن ابی نعیم، وابی عمرو بن العلاء ویعقوب الحضرمی وعاصم بن ابی النجود وغیرهم من الائمۃ، وکلامهم فی ذلك معروف، ونصوصهم علیہ مشهورۃ فی الکتب ومن ثم اشترط کثیر من ائمۃ الخلف علی المجیز ان لایجیز احدًا الا بعد معرفۃ الوقف والابتدا"

یعنی ہم تک صحت اور تواتر کے ساتھ یہ بات پہنچی ہے کہ کبارِ تابعین میں سے امام اہل مدینہ حضرت ابوجعفر یزید بن قعقاعؒ اور آپ کے تلامذہ کبار میں حضرت امام نافع ابن ابی نعیم مدنیؒ اور دیگر ائمہ حضرت ابوعمرو ابن العلاء بصریؒ، حضرت یعقوب حضرمیؒ، امام عاصم ابن ابی النجودؒ وغیرہم وقوف کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ فرماتے تھے، اس سلسلے میں ان کے نصوص اور کلام کتابوں میں معروف و مشہور اور مذکور ہیں۔

چنانچہ اسی بنا پر ائمہ متاخرین نے یہ شرط لگا دی ہے کہ وقوف و ابتداء میں معرفت و مہارت حاصل کئے بغیر کسی کو معلم بننے کی اجازت نہ دیں۔

نیز بے موقع وقف سے ایہام مالایلیق پیدا ہوتا ہے جو بہرحال ممنوع ہے جس کی ایک مثال یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو "مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا" اس طرح کہتے ہوئے ٹوکا اور ارشاد فرمایا کہ بئس الخطیب انت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثلاً ومن یعص اللہ ورسولہ فقد غوی، یعنی اس نے بجائے رشد پر وقف کے من یعصہما پر وقف کیا جبکہ اس کا تعلق مابعد سے ہے یا تو رشد پر وقف کرتا یا پھر آگے ملا کر پڑھتا اور فقد غوی پر وقف کرتا کیونکہ اطاعت اور معصیت دو متضاد حالتیں ہیں اس نے دونوں کو جمع کر دیا، جب اس طرح وقف اور وصل مخلوق کے کلام میں مکروہ و ممنوع ہے تو کلام خالق میں بدرجۂ اولیٰ مکروہ ہونا چاہیئے اور اس سے احتراز اولیٰ اور احق ہونا چاہیئے۔

امام ابو زکریاؒ فرماتے ہیں کہ صحت وقف صحابہ تابعین، تمام ائمۂ علماء، قراء اور فضلاء کے دور میں مرغوب اور مطلوب رہا ہے نیز اس پر صحیح آثار اور احادیث ملتی ہیں چنانچہ حضرت ام سلمہؓ سے صحیحین میں مروی ہے فرماتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہر آیت پر وقف فرماتے تھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے پھر وقف کرتے الحمد للہ رب العٰلمین ۝ پڑھتے اور وقف کرتے پھر الرحمٰن الرحیم ۝ پڑھتے پھر وقف کرتے۔ الحدیث۔ (نہایۃ ۱۲۱، المنح الفکریہ ۱۵)۔

نیز محقق ابن الجزریؒ نشر میں لکھتے ہیں: "وصح عندنا عن الشعبی وھو من ائمۃ التابعین علماً وفقہاً ومقتدی انہ قال: اذا قرأت کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ فلا تسکت حتی تقرأ وَیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝"

یعنی امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تم کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ کی تلاوت کرو تو اتنا ہی پڑھ کر وقف نہ کرو بلکہ اگلی آیت کو ملا کر پڑھو اور ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝ پر وقف کرو۔[۲۲۵]

امام ھذلی (ابو القاسم یوسف بن علی بن جبارہ الھذلی م ۴۶۵ھ) اپنی کتاب "الکامل" میں فرماتے ہیں:

"الوقف حلیۃ التلاوۃ وزینۃ القاری، وبلاغ التالی، وفہم المستمع، وفخر العالم وبہ یعرف الفرق بین المعنیین المختلفین والنقیضین المتنافیین والحکمین المتغائرین۔"

یعنی صحیح وقف سے تلاوت و قرارت میں حسن و زینت پیدا ہوتی ہے تالی کے لئے صحیح معانی تک رسائی ہوتی ہے، سامع کو معنیٰ سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے، عالم کے لئے فضیلت کی چیز ہے نیز اس سے دو مختلف معانی اور متغائر احکام میں فرق ہوتا ہے۔

ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: "من لم یعرف الوقف لم یعرف القرآن" یعنی بغیر معرفت وقف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے صحیح معرفتِ قرآن ناممکن ہے، اسی طرح ابن الانباریؒ فرماتے ہیں "من تمام معرفة القران معرفة الوقف والابتداء" یعنی قرآن کی پوری معرفت بغیر اصل، وقف اور ابتدار کی معرفت کے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ (نہایہ ص۱۴۳)

مندرجہ بالا آثار اور اقوال دلیل ہیں وقف کی تعلیم و تعلم اور اسکی اہمیت اور ضرورت پر کلام مسلسل کو جب تک ایک ہی سانس میں نہ ادا کیا جائے اور اس کے الفاظ اور جملے ایک ہی مرتبہ میں سانس لئے بغیر نہ ادا کئے جائیں تو اس کے اندر وہ فصاحت و بلاغت نہیں رہتی جیسا کہ گفتگو کے دوران میں ہوتا ہے اگر کوئی شخص درمیان میں رک رک کر ہر ہر لفظ پر سانس لیکر بات کرتا ہے تو اسے پسندیدہ نہیں سمجھا جاتا اسی طرح کلام الٰہی مثل ایک مضمون کے ہے اس کے اندر بھی تسلسل و وصل مطلوب اور محبوب ہے، صاحب "خلاصۃ البیان" لکھتے ہیں:

"اما الوصل فهو اصل فی القراء ۃ وضعًا لانّه صریح فی الاعراب الدال علی المعانی المعتورۃ وافصح فی العبارۃ"

یعنی قرآءت میں وضعی طور پر اصل وصل ہے اس وجہ سے کہ اعراب کا اظہار ہوتا ہے جس سے مبہم معانی پر دلالت ہوتی ہے اور عبارت میں فصیح بھی ہے۔

معلوم ہوا کہ وقف عوارض میں سے ہے جو بلا ضرورت اور بے موقع ممنوع اور معیوب ہے۔

چنانچہ شیخ الاسلام زکریاؒ فرماتے ہیں کہ قاری کی مثال مسافر کی ہے اور اوقاف اور مقاطع کی مثال منازل کی ہے پس جس طرح مسافر درمیان سفر میں بلا ضرورت ٹھہر نا پسند نہیں کرتا اور تضیع اوقات سمجھتا ہے اسی طرح قاری قرآن کیلئے بھی ہر موقف اور ہر مقطع پر بلا ضرورت وقف اور رہاؤ ناپسندیدہ ہے یہاں تک کہ تلاوت اختتام کو پہنچ جائے کیونکہ قرآن کی قرارت خواہ ایک لفظ اور ایک حرف ہی کیوں نہ ہو، بلا ضرورت وقف سے بہر حال بہتر ہے۔

لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ کوئی بھی قاری کسی سورت یا پورے کلام کو سانس لئے بغیر نہیں پڑھ سکتا، لا محالہ بغرض استراحت سانس لینے کی ضرورت پیش آتی ہے لہٰذا ایسی جگہ وقف اور رہاؤ کرنا چاہیئے جہاں معنیٰ میں کسی قسم کا تغیر اور فساد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا معنیٰ مراد کے خلاف وہم نہ پیدا ہو، نیز فصاحت و بلاغت، اعجاز اور حسنِ تلاوت میں بھی فرق نہ آئے، جس طرح کہ مسافر اثنائِ سفر میں بغرضِ استراحت کسی ایسی ہی جگہ ٹھہرتا ہے جہاں آرام و سکون میسر ہو، کوئی سرسبز و شاداب مقام ہو، جہاں کنواں یا چشمہ ہو سکون کے لیئے سایہ دار درخت ہو وغیرہ وغیرہ۔

اور کسی ایسی جگہ جہاں چٹیل میدان ہو، کوئی سایہ دار درخت نہ ہو نہ پانی کا کوئی انتظام ہو تو ایسی جگہ ہرگز نہیں ٹھہرتا۔ چنانچہ اسی ضرورت کی وجہ سے ناظمؒ وقف و ابتدار کا باب لا رہے ہیں اور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بوقتِ ضرورت وقف کہاں کیا جائے اور کس طرح کیا جائے اور چونکہ وقف کے بعد ابتدار کی بھی ضرورت ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ کیسی جگہ سے اور کس طرح ابتدا کیجائے کہ صحت معنیٰ رہے اور کلمہ کی تقطیع بھی نہ ہو۔

انواعِ وقف میں

علمار کی آرار

علمار کی آرار انواعِ وقف سے متعلق بکثرت ہیں۔

اس لئے کہ ایک تفسیر اور ایک قرآءت اور ایک اعراب و معنیٰ کے اعتبار سے اگر کسی محل اور جگہ پر وقف تام ہے تو دوسری تفسیر و قرآءت کے اعتبار سے اس محل و موقع پر غیر تام ہے، تفصیلات مع امثلہ آگے آرہی ہیں ایسا فہم معانی اور اس کی تاویل و تفسیر کے اعتبار سے ہوتا ہے، اسی بنا پر قرآنِ کریم کے مراتب وقف کی اصطلاحات میں اختلاف رونما ہوئے، اور یہ غلط بھی نہیں ہے اصطلاحات میں کوئی کھلا قسنہ بھی نہیں ہوتا، یہ اختلاف حسن اور احسن اور ممنوع کا اللہ تعالیٰ کے کلام کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کی حرص اور ادائے تلاوت کو بہتر سے بہتر انداز میں انجام دینے سے ہوا ہے۔

(۱) چنانچہ ابن الانباریؒ وقف کی تین قسمیں بیان فرماتے ہیں:

"اعلم ان الوقف علیٰ ثلاثة اوجه، وقف تام[۱]، ووقف حسن[۲] لیس بتام۔ ووقف قبیح لیس بحسن ولا تام"، (ایضاح الوقف والابتداء۔ ج ۱ ص ۱۴۹)

(۲) علامہ دانیؒ وقف کی چار قسمیں بیان فرماتے ہیں:

تام[۱] مختار، کافی[۲] جائز، صالح[۳] (یا حسن) مفہوم اور قبیح[۴] متروک۔ (المکتفیٰ ۱۳۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس تقسیم کو "عندی اَعْدَل" فرماتے ہیں (ایضاً ص۱۳۹)

علامہ سخاوی جمال القراء میں تقریباً یہی فرماتے ہیں۔ (ج۲ ص۵۶۳)

(۳) علامہ ابن طیفور السجاوندی وقف کے پانچ مراتب قرار دیتے ہیں:
وقف لازم، وقف مطلق، وقف جائز، وقف مجوز لوجہ، وقف مرخص ضرورۃً۔

(۴) شیخ الاسلام الانصاری کی بیان کردہ اقسام آٹھ ہیں۔
سب سے اعلیٰ تام ہے پھر حسن، پھر کافی، پھر صالح، پھر مفہوم، پھر جائز، پھر بیان، پھر قبیح۔
(المقصد لتلخیص المرشد ص۹)

(۵) بعض علماء کا قول ہے کہ وقف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ وقفِ تام، ۲۔ وقفِ قبیح بس (المکتفی ص۱۳۸)

(۶) بعض کا قول ہے کہ وقف کی آٹھ قسمیں ہیں:
۱۔ تام، ۲۔ تام کے مشابہ، ۳۔ ناقص، ۴۔ ناقص کے مشابہ، ۵۔ حسن، ۶۔ حسن کے مشابہ۔
۷۔ قبیح، ۸۔ قبیح کے مشابہ۔ (جمال القراء ج۲ ص۵۵۲، البرهان ج۱ ص۳۵۴، اتقان ج۱ ص۸۵)

(۷) بعض دوسرے حضرات نے آٹھ قسمیں اس طرح کی ہیں۔
۱۔ کامل ۲۔ تام ۳۔ کافی ۴۔ صالح ۵۔ مفہوم ۶۔ جائز ۷۔ ناقص ۸۔ متجاذب۔ (تنبیہ الغافلین ص۱۲۳)

(۸) عبدالفتاح سید المرصفی وقف کی تین اقسام اولاً اس طرح کرتے ہیں:
اختیاری، اختباری، اضطراری۔ پھر وقف اختیاری کی چار اقسام قرار دیتے ہیں
تام، کافی، حسن، قبیح۔

(۹) لیکن محقق ابن الجزری علامہ دانی کی تقسیم کو پسند فرماتے ہیں۔ (التمہید ص۱۲۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الوقف والابتداء

وَبَعْدَ تَجْوِيْدِكَ لِلْحُرُوْفِ — لَابُدَّ مِنْ مَعْرِفَةِ الْوُقُوْفِ
وَالِابْتِدَآءِ وَهِيَ تُقْسَمُ إِذَنْ — ثَلَاثَةٌ تَامٌ وَكَافٍ وَحَسَنْ
وَهِيَ لِمَا تَمَّ فَإِنْ لَمْ يُوْجَدِ — تَعَلُّقٌ اَوْ كَانَ مَعْنًى فَابْتَدِي
فَالتَّامُ فَالْكَافِي وَلَفْظًا فَامْنَعَنْ — اِلَّا رُءُوْسَ الْآيِ جَوِّزْ فَالْحَسَنْ

ت شعر ۱ : اور تیرے تجوید حروف کے جان لینے کے بعد وقف (یا مواقع وقف) اور ابتداء (کے احکام) معلوم لینا (بھی) ضروری ہے۔

ت شعر ۲ : اور وہ (وقوف) اب منقسم ہیں تین قسموں میں (اور وہ تینوں قسمیں وقفِ تام اور کافی اور حسن ہیں۔

ت ۳ : اور یہ (تینوں) اس (وقف) کی قسمیں ہیں جو کامل ہو گیا ہو (یعنی جتنے سے کلام کا مقصود سمجھ میں آسکے اور جو کلام نامکمل ہو اس کے وقف کو قبیح کہتے ہیں جیسا کہ آگے آتا ہے) پس اگر (وقف کے بعد ماقبل سے کسی قسم کا) تعلق نہ پایا جائے، یا تعلق (صرف) معنوی ہو تو اب وقف کے بعد ابتداء مابعد سے کرو (اعادہ کی ضرورت نہیں)۔

ت ۴ : پس ان دونوں میں سے پہلا وقف) تام ہے، پھر (دوسرا وقف) کافی ہے اور اگر تعلق لفظی (بھی) ہو تو (مابعد سے ابتداء کو) ضرور ناجائز قرار دو، آیتوں کے سروں کے علاوہ (کہ رؤس آیات کے بعد سے ابتداء کو) جائز رکھ۔ پس یہ (تیسرا وقف) حسن ہے (یہ وہ وقف ہے کہ مابعد سے لفظاً تعلق ہو، مفہوم کے اعتبار سے کلام اس قدر تام ہو کہ مطلب سمجھ میں آجائے)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ش : وقف کے لغوی معنیٰ ہیں اَلْحَبْس یعنی رکنا کہا جاتا ہے وَقَفْتُ الدَّابَّۃَ اَوْقَفْتُہَا اِذَا حَبَسْتُہَا عَنِ الْمَشْیِ نیز معنیٰ ہیں کلمہ کے آخر حرف کو ساکن پڑھنا، امام ابوعمرو بصریؒ (م ۱۵۴ھ) فرماتے ہیں: ثُمَّ اَوْقَفْتُ اے سَکَتُّ خاموش ہو جانا۔ قرار نے اس کو لفظ "الوقف عن تحریک حرفٍ تعزّل" سے مختصر کیا ہے جس کے معنیٰ ہیں حرف کو حرکت دینے سے رک جانا جو مقام سے علیحدہ ہو گئی ہے۔

قرارت میں قطع الکلمۃ عمّا بعدھا یعنی مابعد کلمہ سے منقطع ہو جانا (التعریفات للجرجانی ص ۲۷۰)۔

اصطلاح میں آخر کلمہ پر قطع دم بہ نیت اِستِئنافِ قرارت کو وقف کہتے ہیں یعنی ایسے کلمہ کے آخر پر جو رسمًا مابعد سے جدا ہو اتنی دیر رکنا جتنی دیر میں عادتًا سانس لے سکیں اور پھر پڑھنا شروع کر دیا جائے۔

ائمہ سبعہ کے اصول

ائمہ سبعہ کے اصول اور مذاہب وقف و ابتدار کے بارے میں یہ ہیں۔

امام نافع مدنیؒ، اور امام ابن عامر شامیؒ حُسنِ وقف اور حُسنِ ابتدار دونوں کی رعایت کرتے تھے، یعنی وقف ایسی جگہ ہو کہ ماقبل کو مابعد سے تعلق نہ ہو اسیطرح ابتدار بھی ایسی ہی جگہ سے کی جائے۔ ابنِ کثیر مکیؒ مطلقًا آیات پر وقف پسند کرتے تھے، چنانچہ امام ابوالفضل رازیؒ فرماتے ہیں کہ امام موصوف ان تین مقامات "وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ" (سورۂ آل عمران) "وَمَا يُشْعِرُكُمْ" (سورۂ انعام) اور "إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ" (سورۂ نحل) کے علاوہ درمیان آیت میں کہیں بھی وقف نہیں کرتے تھے۔

ابوعمرو بصریؒ کے بارے میں تین اقوال ہیں: (۱) آیات پر وقف کو پسند فرماتے تھے (۲) ابوالفضل خزاعیؒ سے منقول ہے کہ حُسنِ ابتدار کو پسند فرماتے تھے (۳) ابوالفضل رازیؒ سے منقول ہے کہ حُسنِ وقف کو پسند فرماتے تھے۔

امام عاصم کوفیؒ کے بارے میں دو قول ہیں: (۱) حسنِ ابتدار (۲) حسنِ وقف دونوں اقوال جمع کرنے سے عمدہ صورت یہ ہوتی ہے کہ یہ حُسنِ وقف اور حسنِ ابتدار دونوں پسند فرماتے تھے یعنی وقف بھی کلام تام پر ہو اور ابتدار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کلام تام سے ہو۔

امام حمزہؒ کوئی اس مقام پر وقف کرتے تھے جہاں سانس لینے کی ضرورت ہوتی، کیونکہ وہ قرآت میں ترتیل و تحقیق اور مد طویل کو پسند کرتے تھے اس لئے کہ کسی کلمہ تام پر یا کلمہ کافی تک سانس کی رسائی آسان نہیں، نیز یہ کہ امام موصوف کے نزدیک پورا قرآن ایک سورۃ کے حکم میں ہے چنانچہ وصل سورۃ بالسورۃ کو ترجیح دیتے تھے۔

امام کسائیؒ کوئی کلام تام پر وقف کرتے تھے (النشر ج ۱ ص ۲۳۸)

قاری کے حال اور ضرورت کے اعتبار سے وقف کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ اختیاری ۲۔ اضطراری ۳۔ اختباری ۴۔ انتظاری۔

اگر قطع دم کسی عذر کے بغیر بالقصد ہو مثلاً استراحت وغیرہ کی وجہ سے وقف ہو، نیز مفہوم کے اعتبار سے کلام پورا ہو اور مخاطب کو دوسرے کلام کا انتظار نہ رہے تو اس کو وقف اختیاری کہتے ہیں۔ اور اگر بلا قصد مثلاً ضیقِ نفس، یا کھانسی، یا بھول جانے کی وجہ سے وقف ہو تو اس کو اضطراری کہتے ہیں۔ وقفِ اضطراری رسم کی اتباع کی شرط کے ساتھ ہر جگہ ہو سکتا ہے لیکن اگر کلمہ غیر تام پر ہوگا تو ماقبل سے اعادہ ضروری ہے اور اگر قطع دم بالقصد کے ساتھ تعلیم یا امتحان بھی مقصود ہو یعنی کیفیت یا محلِ وقف معلوم کرنے کی غرض سے وقف کیا جا رہا ہو تو اس کو وقف اختباری کہتے ہیں۔

اور اگر اختلافِ قرآت و وجوہ پورا کرنے کی غرض سے وقف ہو تو اس کو وقف انتظاری کہتے ہیں یہ وقف اختلافِ قرآت ادا کرنے پر موقوف ہے۔

محقق ابن الجزریؒ نے شعر ۲۲ میں جو وقف کی تین قسمیں تام، کافی، حسن بیان فرمائی ہیں وہ وقف اختیاری کی ہیں۔ شعر ۲۳ اور ۲۴ میں ان کی تعریف کر رہے ہیں۔

وقف تام ایسی جگہ وقف کرنا کہ مابعد کا ماقبل والے کلام سے نہ تو لفظاً تعلق ہو اور نہ معنیً۔ وقف تام پر وقف کے بعد مابعد سے ابتدا ہوتی ہے

وقف تام اکثر رؤسِ آیات اور قصہ کے خاتمہ پر ہوتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ وَاَنْتُمْ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ اور کبھی آیت سے پہلے بھی ہوتا ہے جیسے وَجَعَلُوْا اَعِزَّۃَ اَھْلِھَا اَذِلَّۃً ج۔ اس تفسیر کے اعتبار سے کہ یہ بلقیس کا کلام ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَکَذٰلِکَ یَفْعَلُوْنَ ہے اور کبھی درمیان آیت میں بھی جیسے لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ط کہ یہاں تک ظالم ابی بن خلف کے قول کی حکایت ہے اس کے بعد ارشادِ باری وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝ ہے۔

اور بعض جگہ آیت سے ایک کلمہ کے بعد ہوتا ہے جیسے لَمْ نَجْعَلْ لَّھُمْ مِّنْ دُوْنِھَا سِتْرًا ۝ کَذٰلِکَ ج۔ کہ سِتْرًا پر آیت ختم ہوگئی مگر کلام کَذٰلِکَ پر تام ہو رہا ہے اسی طرح وَاِنَّکُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْھِمْ مُّصْبِحِیْنَ ۝ لا وَبِالَّیْلِ ط۔ کہ آیت تمام ہو رہی ہے مُصْبِحِیْنَ پر اور کلام تام ہو رہا ہے وَبِالَّیْلِ پر۔ اسی طرح وَسُرُرًا عَلَیْھَا یَتَّکِئُوْنَ ۝ وَزُخْرُفًا۔

اسی طرح کبھی وقف ایک تفسیر پر تو تام ہوتا ہے اور دوسری تفسیر پر غیر تام جیسے وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ۔ یہاں پر کلام تام ہے اور اس کے بعد الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ سے جملہ مستانفہ ہے یہ حضرت ابن عباس رض، عائشہ رض، ابن مسعود رض وغیرہم کا قول ہے اور امام ابوحنیفہ رح اور اکثر محدثین نیز امام نافع رح کسائی رح یعقوب رح اور فراء رح اخفش رح اور ابوحاتم رح وغیرہ ائمہ عربیت کا مذہب ہے۔

حضرت عروہ رض فرماتے ہیں کہ "وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ لَا یَعْلَمُوْنَ التَّاْوِیْلَ وَلٰکِنْ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ" یعنی راسخین فی العلم اس کی تاویل نہیں جانتے مگر کہتے ہیں کہ "اٰمَنَّا بِہٖ" ہمارا اس پر ایمان ہے۔ اور دوسرے حضرات شلاً ابن حاجب رح وغیرہ نے اِلَّا اللّٰہُ کے بجائے وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ پر وقف تام مانا ہے، ان کے نزدیک یہ معطوف علیہ ہے۔

اسی طرح ان حضرات کے نزدیک سورتوں کے شروع میں حروف مقطعات پر وقف تام ہے جو مبتدا یا خبر کو محذوف مانتے ہیں یا جو فعل مقدر مانتے ہیں جیسے الٓمّٓ یعنی ھٰذَا الٓمّٓ یا الٓمّٓ ھٰذَا یا قُلْ الٓمّٓ اور ان کے نزدیک جو مابعد کو خبر مانتے ہیں وقف غیر تام ہے جیسے مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاٰمَنَّا ط پر ان کے نزدیک (عاصمؒ) جو وَاتَّخِذُوْا کی خا پر کسرہ پڑھتے ہیں تام ہے اور فتحہ پڑھنے والوں (نافعؒ وغیرہ) کے نزدیک غیر تام ہے۔ اسی طرح اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۝ پر وقف تام ہے ان کے نزدیک (نافعؒ) جو اس کے بعد اَللّٰہِ پر رفع پڑھتے ہیں اور جو (حفصؒ) اللہ پر کسرہ پڑھتے ہیں انکے نزدیک حسن ہے۔

اور پھر تام بھی تمامیت میں باہم ایک دوسرے سے قوی ہوتا ہے جیسے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ دونوں وقف تام ہیں مگر پہلا اتم ہے۔

وقف کافی ایسی جگہ وقف کرنا کہ مابعد کا ماقبل والے کلام سے معنوی تعلق ہو مگر لفظاً تعلق نہ ہو تو اس کو وقف کافی کہتے ہیں یہ فواصل اور آیات پر بھی ہوتا ہے اور غیر فواصل پر بھی جیسے وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ پر اور وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ج پر ایسے ہی عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ اور یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ اور اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ وغیرہ پر یہ سب کلام مفہوم اور کافی ہے، معنیً اگرچہ متعلق اور متصل ہے مگر مابعد ماقبل سے لفظاً مستغنی اور جدا ہے وقف کافی، جواز وقف اور مابعد سے ابتدا کے بارے میں وقف تام ہی کی طرح ہے یعنی وقف کے بعد مابعد سے ابتدا کر سکتے ہیں۔

وقف کافی بھی وقف تام کی طرح کفایت میں ایک دوسرے سے قوی ہوتا ہے جیسے فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ پر وقف کافی ہے اور اس کے بعد فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا پر اس سے اکفیٰ ہے اور بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ ۝ پر ان دونوں سے اکفیٰ ہے۔ اور یہ تفاضل رؤس آیات پر اکثر ہوتا ہے جیسے وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْعِجْلَ بِکُفْرِھِمْ ط پر کافی اور اس کے بعد اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ پر اکفیٰ ہے۔ اسی طرح رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اور اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ پر اکفیٰ ہے۔

اور کبھی ایک تفسیر پر وقف کافی ہوتا ہے اور دوسری تفسیر پر حسن جیسے یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ پر اگر مابعد کے مَا کو نافیہ مانیں تو کافی ہوگا اور مَا کے موصولہ ماننے کی صورت میں حسن ہوگا۔ اور اس صورت میں اب ابتدا مابعد سے نہ ہوگی بلکہ اعادہ ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ایک قرآءت پر کافی اور دوسری قرآءت پر غیر کافی جیسے وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ پر ان کے لئے وقف کافی ہوگا۔ جو اس کے بعد اَمْ تَقُوْلُوْنَ کو تاءِ خطاب کے ساتھ پڑھتے ہیں اور جو صیغۂ غائب سے اَمْ یَقُوْلُوْنَ پڑھتے ہیں ان کے لئے مُخْلِصُوْنَ پر وقف تام ہوگا اور یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ پر کافی ہے فَیَغْفِرُ اور وَیُعَذِّبُ پر رفع کی قرآءت پر۔ اور بجائے رفع کے جزم کی قرآءت پر وقف حسن ہوگا وغیرہ۔

وقف حسن اگر وقف میں مابعد کا ماقبل سے تعلق لفظاً ہو اس طرح پر کہ وہاں پر وقف کرنے سے مفہوم کلام تام ہو نیز معنوی فساد نہ ہوتا ہو تو اس کو وقف حسن کہتے ہیں یہ آیت پر بھی ہوتا ہے اور وسط آیت میں بھی۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر آیت پر ہو تو مابعد سے ابتدار ہوگی اعادہ نہ ہوگا اور اس پر وقف احب اور سنت ہے کیونکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآءت فرماتے تھے تو ہر ہر آیت پر وقف فرماتے تھے اس طرح کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ پڑھ کر وقف فرماتے پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ پڑھتے اور وقف فرماتے پھر اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ پڑھتے امام ابوداؤدؒ، امام ترمذیؒ، امام احمدؒ اور امام ابوعبیدہؒ وغیرہ نے اسکو نقل کیا ہے، یہ حدیث حسن ہے، اور سند اس کی صحیح ہے۔

چنانچہ مکی بصریؒ اسی کو پسند کرتے تھے۔ نیز بیہقیؒ وغیرہ نے اسی کو مختار کہا ہے فرماتے ہیں:

"اَلْاَفْضَلُ اَلْوُقُوْفُ عَلٰی رُؤُسِ الْاٰیَاتِ وَاِنْ تَعَلَّقَتْ بِمَا بَعْدَهَا، قَالُوْا وَاتِّبَاعُ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتِهٖ اَوْلٰی"

یعنی رؤس آیات پر وقف اولی وافضل ہے اگرچہ مابعد ماقبل سے تعلق رکھتا ہو کیونکہ یہ اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس کی اتباع اولی ہے۔ (النشر ۱ ص ۲۲۶)

اور اگر آیت پر نہ ہو تو لفظی تعلق کی وجہ سے مابعد سے ابتدار نہ ہوگی بلکہ حسب اقتضائے صحت معنیٰ ماقبل سے اعادہ ضروری ہے۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَلرَّحْمٰنِ، اِیَّاكَ نَعْبُدُ وغیرہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کبھی ایک تقدیر پر وقف حسن ہوگا اور دوسری تقدیر پر کافی اور ایک تقدیر پر تام بھی ہو جائے گا جیسے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ پر بایں صورت وقف حسن ہوگا کہ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ کو لِلْمُتَّقِيْنَ کی صفت مانیں اور اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ کو هُمْ کی تقدیر پر حالتِ رفع میں رکھیں (یعنی هُمُ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ) یا اَعْنِي کی تقدیر پر حالتِ نصب میں رکھیں یعنی اَعْنِيْ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ تو لِلْمُتَّقِيْنَ پر وقف کافی ہوگا۔

اور اگر اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ کو مبتدا اور اس کی خبر ——— اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ کو مانیں تو لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ پر وقف تام ہوگا۔

۵ وَغَيْرُ مَا تَمَّ قَبِيْحٌ وَّلَهٗ يُوْقَفُ مُضْطَرًّا وَّيُبْدَا قَبْلَهٗ

ت:۔ اور جو (کلام) ناتمام ہو (اور ناقص ہونے کے باعث مطلب پورا نہ سمجھا جا سکے وہ وقف) قبیح ہے، اس پر وقف مجبوراً کیا جاتا ہے اور ابتدا ر ماقبل سے کی جاتی ہے (یعنی معنیٰ کی صحت کے لحاظ سے ماقبل سے اعادہ ضروری ہوتا ہے)

وقف قبیح موقوف علیہ کا تعلق ماقبل سے لفظاً بھی ہو اور معنیً بھی تو اسکو وقف قبیح کہتے ہیں یہ وقف اضطراری کی قسم ہے، اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) موقوف علیہ تک اتنے الفاظ نہ آئے ہوں کہ سامع کلام کا مفہوم اور مقصد سمجھ سکے (۲) یہ کہ الفاظ تو اتنے ہوں لیکن وقف سے ایہام مالایلیق لازم آتا ہو یعنی اس سے غلط، فاسد اور نامناسب معنیٰ پیدا ہو رہے ہوں جو شانِ الٰہی کے لائق نہ ہوں۔ یا معنیٰ خلافِ مقصود پیدا ہوا ہو، ایسی جگہوں پر وقف کسی عارض اور مجبوری ہی کی وجہ سے ہوتا ہے نہ کہ قصداً و ارادةً، جیسے کہ اچانک کھانسی آگئی یا سانس تنگ ہوگیا، یا بھول گیا، پہلی صورت کی مثالیں جیسے بِسْمِ، اَلْحَمْدُ، رَبِّ، مٰلِكِ يَوْمِ، اِيَّاكَ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ، غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ وغیرہ۔ ان مثالوں میں کلام نہ تو تام ہے اور نہ ہی اس سے معنیٰ سمجھ میں آتے ہیں۔ دوسری صورت کی مثالیں جیسے وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِاَبَوَيْهِ (نساء) اور اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ وَالْمَوْتٰى ۝ (سورۃ انعام) ان دونوں مثالوں میں لفظ وَلِاَبَوَيْهِ اور وَالْمَوْتٰى پر وقف کرنے سے کلام کا مقصد بدل جاتا ہے کیونکہ پہلی مثال میں صحیح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنیٰ تو یہ ہے کہ نصف لڑکی کے لئے ہے نہ کہ اس کے ابوین کے لئے جبکہ اس طرح وقف کرنے سے معنیٰ بدل کر یہ ہو جاتا ہے کہ نصف میں ابوین کے ساتھ لڑکی بھی شریک ہے۔ اسی طرح دوسری مثال میں معنیٰ بدل کر یہ ہو جاتا ہے کہ موتیٰ یعنی مردے بھی جواب دیتے ہیں سننے والوں کے ساتھ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ "اَلْمَوْتٰی" کا تعلق مابعد کے لفظ یَبْعَثُہُمُ اللّٰہُ" سے ہے۔

اس سے زیادہ قبیح وقف اس صورت میں ہوگا جبکہ ایہام مالا یلیق لازم آئے اور غلط معنیٰ نیز مؤدّی ہو سوءِ ادبی تک جیسے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖ پر اور فَبُھِتَ الَّذِیْ کَفَرَ وَاللّٰہُ پر، اور وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ پر اور وَلَا یَبْعَثُ اللّٰہُ پر اور لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ مَثَلُ السَّوْءِ وَلِلّٰہِ پر ان مثالوں میں اللہ تعالیٰ کی شان میں بے ادبی اور تکذیب قیامت کے معانی پیدا ہوتے ہیں، اسی طرح فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ پر وقف کرنے سے نمازیوں کے لئے وعید کا معنیٰ پیدا ہو جاتا ہے جبکہ ایسا نہیں ہے (مزید تفصیل کے لئے نہایۃ القول المفید دیکھئے) ان سب جگہوں پر نہ وقف اختیاری جائز ہے اور نہ مابعد سے ابتدا ر۔ ایسا صرف اضطرار اور مجبوری میں ہو سکتا ہے مگر فوراً بعد اعادہ ضروری ہے۔

نیز جن مواقع میں وقف سے بے ادبی اور بد اعتقادی کے معانی پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہو وہاں وقف سے بطور خاص احتیاط اور اجتناب ضروری ہے ان جگہوں پر قصداً اور اعتقاداً وقف کرنے سے کفر کا اندیشہ ہے۔

اسی طرح ائمہ نے ناپسندیدہ قرار دیا ہے کہ وقف اختیاری کیا جائے مضاف پر مضاف الیہ سے پہلے جیسے ذِکْرُ رَحْمَۃِ رَبِّکَ میں لفظ ذِکْرُ پر یا رَحْمَۃِ پر۔ اور موصوف پر اس کی صفت سے پہلے جیسے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں لفظ الصِّرَاطَ پر۔ اور فعل پر وقف فاعل سے یا مفعول سے پہلے جیسے ھُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّہٗ میں لفظ دَعَا پر۔ اور معطوف پر وقف معطوف علیہ سے پہلے جیسے اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ پر وقف وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ سے پہلے۔ اسی طرح مبتدا خبر میں مبتدا پر وقف کَانَ اور اس کے اخوات اور وَاِنَّ اور اس کے اخوات پر وقف بغیر ان کے اسمار کے اور قسم پر وقف بغیر جواب قسم کے، اسی طرح ایسے حرف پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقف جو دوسرے حرف پر داخل ہو کر مدخول سے پہلے وقف کر دیا جائے وغیرہ۔
مگر یہ واضح رہے کہ اس عدم جواز اور ناپسندیدگی سے مراد حرام اور مکروہ نہیں ہے اور نہ یہ کہ ایسا ہو جانے پر گناہ ہوگا بلکہ اس سے مراد جیسا کہ گذرا وقف اختیاری ہے کہ اس کے مابعد سے ابتدار کی جائے، مقصود اس سے تلاوت وقرآءت میں حسن وزینت ہے۔ ایسا نہیں کہ ان پر وقف ہو ہی نہیں سکتا۔ تعلیماً اختباراً یا اضطراراً تو وقف بلا اختلاف جائز ہی ہے البتہ وقفِ اضطراری کے بعد ماقبل سے حسبِ اقتضائے صحتِ معنیٰ اعادہ ضروری ہے، ہاں اگر معنیٰ میں کسی قسم کی تحریف یا ایہامِ مالایلیق لازم آرہا ہو تو نا جائز اور حرام ہے اور اس سے بہر حال اجتناب ضروری ہے۔ (مزید تفصیلات کے لئے نہایۃ القول المفید دیکھئے)
چنانچہ آگے محقق ابن الجزری رحمہ فرماتے ہیں:

وَلَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنْ وَّقْفٍ وَّجَبْ وَلَاحَرَامٍ غَيْرُ مَالَهٗ سَبَبْ

ت:۔ اور قرآن میں کوئی وقف ایسا نہیں ہے جو واجب ہوا ور نہ (کوئی وقف ایسا ہے جو) حرام ہو اس (وقف) کے سوا جس کے لئے سبب ہو۔
ش:۔ وقف اور وصل معنیٰ پر دلالت نہیں کرتے البتہ ان سے تفہیم معنیٰ میں سہولت اور آسانی ضرور ہوتی ہے ——— اصطلاح فقہ کے موافق نہ کوئی واجب ہے اور نہ کوئی حرام اس لئے ناظم رحمہ فرماتے ہیں کہ مواقعِ وقف میں سے ہر جگہ وقف کرنا واجب اور ضروری نہیں کہ اگر وقف نہ کریں تو گناہ ہوتا ہے، اِلّا یہ کہ کوئی ایسا مانع اور سبب موجود ہو جہاں وقف یا وصل سے کوئی فاسد معنیٰ پیدا ہوتا ہو یا ایسا ایہام پیدا ہو جو شانِ مؤمن سے بعید ہے تو ایسی جگہ وقف اور وصل سے احتراز ضروری ہے مثال کے طور پر وَمَامِنْ اِلٰهٍ پر وقف سے ذاتِ باری تعالیٰ کی نفی کا اظہار ہوتا ہے لہٰذا یہاں پر وقف حرام اور وصل واجب ہے، اور وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ وقف ضروری ہے، ایک مؤمن اگرچہ ایسے فاسد معانی کا ارادہ اور نیت نہیں کرتا اور اس صورت میں گنہگار نہیں ہوتا لیکن اہل ادا نے ایسے مواقع پر بلا ارادہ بھی وقف کو ممنوع قرار دیا ہے لہٰذا مواقع وقوف اور اس کے قواعد کا محفوظ رکھنا ضروری ہے تاکہ وقف بے موقع اور خلافِ قاعدہ نہ ہو جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاماتِ وقف | غیر عربی داں کے لئے وقوف کی ان قسموں کا معلوم کرنا ممکن نہیں ہے اس لئے مناسب ہے کہ شیخ ابو عبداللہ محمد ابن طیفور سجاوندیؒ کی وضع کردہ اور ان کے بعد کے علماء نے جو علامات مقرر کی ہیں انھیں بیان کر دیا جائے۔

○ ــــ یہ علامت آیت پوری ہونے کی ہے اسی وجہ سے اس علامت ہی کو آیت کہتے ہیں، آیت پر وقف کرنا مستحب ہے۔ اگر کسی جگہ آیت کا اظہار ہی مقصود ہو تو بایں صورت وقف کرنا ضروری ہوگا۔

۵ ــــ یہ علامت آیتِ مختلف فیہ ہونے کی ہے، اس جگہ آیت سمجھ کر وقف کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

م ــــ یہ وقف لازم کی علامت ہے اس پر باقتضائے ختمِ کلام وقف کرنا لازم ہے تاکہ وصل سے کسی قسم کی قباحت نہ لازم آئے اسی وجہ سے اسکو وقف لازم کہتے ہیں۔

ط ــــ یہ وقف مطلق کی علامت ہے یہاں بوجہ ختم کلام وقف تام ہے اس وجہ سے یہاں بھی وقف کرنا ضروری ہے تاکہ وصل سے اتصالِ کلام کا التباس لازم نہ آئے۔

ج ــــ یہ وقف جائز کی علامت ہے اس پر بوجہ تفہیمِ معنیٰ اور تحسینِ قرأت وقف مستحسن ہے۔

تنبیہ | مذکورہ مواقع وہ ہیں جو انفصالِ کلام کو مقتضی ہیں اور قاری وقف کا مکلف ہے۔ آگے وہ مواقع ذکر کئے جاتے ہیں جہاں قاری کو اختیار ہے۔

ز ــــ یہ وقفِ مجوز کی علامت ہے اس پر وقف کی اجازت دی گئی ہے جبکہ وقف قوی جیسے علامت جیم وغیرہ دور ہو کیونکہ یہ وقف ضعیف ہے۔

ص ــــ یہ وقف مرخص کی علامت ہے یہاں عند الضرورت (خواہ اتفاقاً ہو یا اضطراراً) وقف کرنے کی اجازت دی گئی ہے یہ علامت بھی وقف ضعیف کی ہے۔

ق ــــ یہ علامت قِیْلَ عَلَیْہِ الْوَقْفُ کی ہے اس پر وقف کر لیا گیا تو کوئی حرج نہیں لیکن وقف ضعیف ہے۔

لا ــــ یہ علامت کَذٰلِکَ کی ہے یہ اگر علامت وقف کے بعد ہو تو وقف کے حکم میں ہے اور اگر علامت وصل کے بعد ہو تو وصل کے حکم میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قف ــــــ یہ صیغۂ امر نہیں ہے بلکہ قَدْ یُوْقَفُ کا مخفف ہے اس پر وقف اختیاری بہتر نہیں ہے۔

صل ــــــ یہ قَدْ یُوْصَلُ کا مخفف ہے یہ بھی صیغۂ امر نہیں ہے، اس پر بہ نسبت وقف کے وصل پسندیدہ ہے اور قَدْ یُوْقَفُ کا مقابل ہے۔

تنبیہ ــــــ قف اور صل یہ دونوں اگرچہ وقف اضعف کی قسمیں ہیں مگر ان میں باہم یہ فرق ہے کہ قف پر وقف راجح ہے اور صل پر وصل۔

صلے ــــــ یہ اَلْوَصْلُ اَوْلیٰ کا مخفف ہے، بوجہ تعلق لفظی کے یہاں وصل ہی کرنا چاہیئے اگرچہ یہ وقف حسن کی علامت ہے اور بوجہ ضرورت اور عدم قباحت جوازِ وقف کی صورت ہے لیکن وقف کے بعد اعادہ ضروری ہے۔

لا ــــــ یہ لَا وَقْفَ عَلَیْہِ کا مخفف ہے اور وقف قبیح کی علامت ہے، اس جگہ باقتضائے اتصالِ کلام وصل کرنا ضروری ہے، اس پر وقف ناجائز ہے۔

قلا ــــــ یہ قِیْلَ لَا وَقْفَ عَلَیْہِ کا مخفف ہے اور وقف مختلف فیہ کی علامت ہے، یہاں وقف نہ کرنا بہتر ہے مگر جن کے نزدیک وقف معتبر ہے انکے نزدیک اعادہ نہ ہوگا

لا۝ ــــــ اس کو آیتِ لَا کہتے ہیں یہاں آیت ہونے کی وجہ سے وقف جائز ہے البتہ محل وقف نہ ہونے کی بنا پر وصل بہتر ہے لیکن وقف کے بعد اعادہ نہ کرنا چاہیئے

؞ ؞ ــــــ یہ وقف معانقہ کی علامت ہے، قرآن مجید کے حاشیہ پر معانقہ کا مخفف مع لکھا رہتا ہے اور آیت کے درمیان میں دو جگہ تین تین نقطے لکھے ہوتے ہیں جیسے لَا رَیْبَ ؞ فِیْہِ ؞ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ وغیرہ، اس کا حکم یہ ہے کہ نہ دونوں جگہ وقف کرنا چاہیئے (ورنہ درمیان والا کلمہ بے ربط ہو جائے گا) اور نہ دونوں جگہ وصل (تاکہ تفہیم معنیٰ میں تکلف نہ ہو) بلکہ وصلِ اول وقف ثانی، یا وقفِ اول وصل ثانی کرنا چاہیئے۔

وقفہ ــــــ یہ اَلْوَقْفُ مَعَ السَّکْتِ کا مخفف ہے مطلب یہ ہے کہ جتنی تاخیر وقف میں ہوتی ہے اتنی ہی تاخیر کے ساتھ سکتہ کیا جائے حقیقتاً یہ وقف نہیں بلکہ سکتۂ طویلہ ہے یہ ایسے موقع پر جائز ہے جہاں وقفہ مرسوم ہو لیکن اصل سکتہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائز نہیں، اس موقع پر بجائے وقف کے وقف بھی جائز ہے لیکن وقفہ بہتر ہے۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ــــــ یہ بھی قرآن مجید کے حاشیہ پر لکھا رہتا ہے یہاں وقف مستحب ہے، اس لئے کہ درمیان آیت میں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گیارہ جگہوں پر وقف ثابت ہے۔

وقف منزل ــــــ اس کو وقف جبرئیل بھی کہتے ہیں اس پر بھی وقف مستحب ہے، نزولِ قرآن کے وقت حضرت جبرئیلؑ نے جس جگہ وقف کیا ہے وہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وقف فرمایا ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہاں وحی منقطع ہوئی۔

وقفِ غفران ــــــ یہ بھی قرآن مجید کے حاشیہ پر لکھا ہوتا ہے یہاں وقف سے معنیٰ کی وضاحت اور سامع پر بھی بشاشت پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کو وقفِ غفران کہتے ہیں یہاں وصل سے وقف بہتر ہے۔

وقف کفران ــــــ یہ قرآن مجید کے حاشیہ پر ایسی جگہ پر مرسوم ہوتا ہے جہاں وقف سے خاص قسم کی قباحت پیدا ہوتی ہے، جس کو عربی داں ہی بخوبی سمجھ سکتے ہیں بلکہ سامع اگر ایسے معنیٰ کا عقیدہ کرے تو موجبِ کفر ہے لہٰذا ایسے موقع پر وقف نہ کرنا چاہیئے۔ (جامع الوقف)

تنبیہات وقف ۱۔ علاماتِ وقف کی ترتیب انکی قوت اور ضعف کے لحاظ سے ہے سب سے قوی علامت م ہے اور سب سے ضعیف علامت صلے ہے لہٰذا بلا ضرورت وقفِ اولیٰ اور قوی کو چھوڑ کر غیر اولیٰ اور ضعیف پر ٹھہرنا مناسب نہیں ہے۔

۲۔ آیت پر جس قسم کی علامت مرسوم ہوگی اس کا حکم ویسا ہی ہوگا اور اگر ایک جگہ کئی علامتیں مرسوم ہوں تو ان میں جو قوی علامت ہو اس پر عمل کرنا چاہیئے

۳۔ علامتِ وصل صرف دو ہیں: ایک صلے دوسرے لام الف (لا) لہٰذا ان پر وقف اختیاری جائز نہیں کیونکہ یہ محلِ وقف نہیں ہیں۔

۴۔ وقف کے بعد ما بعد سے ابتداء اصل ہے، لہٰذا جن مواقع میں کسی حیثیت سے ابتداء ممکن تھی انکو محلِ وقف میں شمار کرتے ہوئے مختلف قسم کی علامات بیان کردی گئیں، لہٰذا علاماتِ وقف پر وقف کرنے کے بعد اعادہ جائز نہیں (علم وقف ابتدا کے بارے میں مزید تفصیلات عربی داں حضرات ناظرؒ کی کتاب الاهتداء الی معرفة الوقف والابتداء ملاحظہ فرمائیں۔

اور اردو داں حضرات رسالہ جامع الوقف و معرفۃ الوقوف دیکھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الابتداء

الابتداء، فھو ضد الوقف، بدأت الشئ فعلته ابتداءً، والبدء فعل الشئ اول (ابن منظور، اللسان (بدأ))

اصطلاحاً ابتدا کے معنیٰ ہیں۔

وقف کرنے کے بعد مابعد سے شروع کرنے کو ابتدار کہتے ہیں، ابتدار اختیاری ہی ہوتی ہے نہ کہ وقف کی طرح اضطراری بھی، لہٰذا ابتدا کرنا وہیں سے جائز ہوگا جہاں سے مستقل معنیٰ ہو اور مفہوم و مقصود بخوبی پورا ہو رہا ہو۔

وقف اختیاری کی طرح اس کی بھی چند قسمیں ہیں:

۱۔ احسن یہ ابتدار وقف تام یا وقف کافی کے بعد سے ہوتی ہے ایسے مواقع کے لئے علامہ سجاوندیؒ نے میم کا رمز جو وقف لازم کی علامت ہے مقرر کی ہے جیسے سورۂ یونس ع اور سورۂ یٰسٓ ع میں وَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ؔ اور فَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ؔ اور ۲ سورۂ ابراہیم ع میں مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ ط اور ۳ سورۂ عنکبوت ع اور سورۂ زمر ع میں مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ ۵ اور ۴ سورۂ مؤمن ع میں اَصْحٰبُ النَّارِ ؔ یہاں پر وقف کے بعد مابعد سے ابتدار احسن اور عمدہ تر ہے کیونکہ وصل سے ۱ میں یہ وہم ہوتا ہے کہ اِنَّ الْعِزَّةَ اور اِنَّا نَعْلَمُ (سورۂ یونس اور سورۂ یٰسٓ میں) کفار کا مقولہ ہے اور ۲ میں وصل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وَمَا یَخْفٰی عَلَى اللّٰهِ میں مَا موصولہ ہے، جس کے معنیٰ یہ ہو جاتے ہیں کہ "اے پروردگار! آپ ہمارے پوشیدہ کو اور ظاہر کو بھی جانتے ہیں اور ان چیزوں کو بھی جو اللہ پر مخفی ہیں" اور ۳ میں وصل سے عطف ہو کر یہ معنیٰ نکلتے ہیں کہ جہنم میں کافروں کا بھی ٹھکانا ہے اور ...... اور مجاہدین فی سبیل اللہ کا بھی (عنکبوت ع) اور مصدقین کا بھی (زمر ع) اور ۴ میں وصل سے یہ وہم ہوتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ ـــــ اَصْحٰبُ النَّارِ کی صفت ہے یعنی نعوذ باللہ جہنمی حاملین عرش بھی ہیں جبکہ یہ فرشتے ہیں ۲۔ حسن یہ ابتدار اس تام اور کافی کے بعد سے ہوتی ہے جس میں وصل سے خلاف مقصود کا وہم نہ ہوتا ہو جیسے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ پر وقف کرنے کے بعد مَنْ یَّقُوْلُ سے ابتدار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع۳ صحیح ______ یہ آیات کے بعد سے ابتدا ہوتی ہے خواہ بعد کا کلام ماقبل سے تعلق رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو،

ع۴ قبیح ______ یعنی جہاں سے ابتدا کرنے میں مراد اور مقصد کے خلاف معنی کا وہم پیدا ہوتا ہے جیسے سورۃ توبہ ع۵ میں وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ اور النَّصٰرٰى پر وقف کر کے لفظ عُزَيْرُ اور الْمَسِيحُ سے ابتدا اقبح ہے۔

اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وقف تو ہوتا ہے حسن مگر ابتدار قبیح ہوتی ہے جیسے سورۃ ممتحنہ میں يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ پر کلام کے تام اور پورا ہونے کی وجہ سے وقف تو حسن ہے مگر ابتدار وَإِيَّاكُمْ سے فساد معنیٰ کے باعث قبیح ہے کیونکہ اس طرح تحذیر کا تعلق مؤمنین سے بھی ہو جاتا ہے۔

اور کبھی اس کے برعکس بھی ہوتا ہے جیسے سورۃ یٰسٓ ع۴ میں مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ______ هٰذَا کہ هٰذَا پر وقف بتدار اور خبر کے درمیان فصل کی وجہ سے وقف قبیح ہے کیونکہ اس سے اشارہ ہو جاتا ہے مَرْقَدِنَا کی طرف (حالانکہ ایسا نہیں ہے) اور ابتدار هٰذَا سے کافی اور عمدہ ہے کیونکہ مابعد جملہ مستانفہ ہے

(شرح ا ص۲۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتہ

سکتہ کے لغوی معنیٰ ہیں رکنا، خاموش رہنا، کہا جاتا ہے سَكَتَ الرَّجُلُ عَنِ الكَلَامِ ای اِمْتَنَعَ مِنْہُ یعنی گفتگو سے رک گیا خاموش ہو گیا، اور اصطلاح میں اس کے معنیٰ ہیں بہ نیت استینافِ قرآءت بغیر سانس توڑے ہوئے آواز بند کر کے تھوڑا ٹھہر جانا، سکتہ میں آواز بند ہونے کی مقدار وقف سے کم ہوتی ہے مگر نہ اتنی کہ سامع کو پتہ ہی نہ چلے۔

اکثر متقدمین وقف، سکتہ اور قطع (قطع کی تفصیل انشاء اللہ آگے آئے گی) تینوں سے وقف ہی مراد لیتے ہیں مگر متاخرین محققین تینوں میں فرق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآءت کو چھوڑ کر کسی اور کام یا اور حالت کی طرف منتقل اور مشغول ہو جانے کو قطع کہتے ہیں جس کے بعد پھر اگر قرآءت کا آغاز کرنا ہو تو استعاذہ کیا جائے گا۔

محقق النشرؒ فرماتے ہیں کہ سکتہ مقید اور خاص ہے سماع اور نقل کے ساتھ لہٰذا وہیں سکتہ جائز ہوگا جہاں روایۃً ثابت ہوگا (ص۲۴۳)

ابن سعدانؒ، ابو عمرو بصریؒ اور ابو الفضل خزاعیؒ ابوبکر ابن مجاہدؒ سے نقل کرتے ہیں کہ رؤسِ آیات پر مطلقاً بغرضِ اعلان سکتہ جائز ہے۔ (ایضاً)

سکتہ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ لفظی اور ۲۔ معنوی۔ سکتہ لفظی وصل کے حکم میں ہے لیکن یہ سکتہ بروایتِ حفصؒ جائز نہیں، آیات پر ______ نیز جو سکتے مرسوم ہیں وہ معنوی سکتے ہیں اور معنوی سکتے وقف کے حکم میں ہیں۔

سکتہ کے احکام اور تنبیہات

سکتہ از قسم وقف ہے لہٰذا اس کی بھی کیفیت وقف ہی کی طرح ہوگی یعنی بوقت سکتہ متحرک کو ساکن کرنا چاہیئے، اور دو زبر والی تنوین کو الف سے بدلنا چاہیئے اور زیر اور پیش والی تنوین کو حذف کر دینا چاہیئے۔

بحالت سکتہ روم و اشمام جائز ہے اگر چہ ادا بوجہ تکلف مستعمل نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس طرح سکتہ موقوف علی الوصل ہے اسی طرح سکتہ کا حکم بھی موقوف علی الوصل ہے یعنی وقف سے وجوب اور جوازِ سکتہ ساقط ہو جائے گا۔

بوقت سکتہ حرف مدغم کو ظاہر کر کے پڑھنا چاہیئے جیسے مَنْ س رَاقٍ وغیرہ۔

حرف مد کے بعد سکتہ کیا جائے تو مد کرنا بھی جائز ہے جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وغیرہ۔

مدِ متصل پر سکتہ کیا جائے تو اس وقت بوجہ سکون عارض طول بھی جائز ہے لیکن قصر جائز نہیں جیسے يُضِلُّ دَآلِرِّعَآءَ، اور مدِ منفصل میں بحالتِ سکتہ مد جائز نہیں۔

سکتہ جہاں ثابت ہو وہیں کرنا چاہیئے لہٰذا ہر حرف ساکن پر سکتہ ہو جانے سے احتراز کرنا چاہیئے۔ یہ جو مشہور ہے کہ سورۂ فاتحہ میں ساتؔ جگہ سکتہ ہے یہ بالکل غلط ہے۔

محل وقف پر سکتہ جائز نہیں سوائے سکتات مرسومہ کے۔

آیات پر روایۃً سکتہ جائز نہیں یعنی جن مواقع پر ائمہ وقف کے نزدیک سکتے جائز ہیں ان پر روایۃً نہ کرنا چاہیئے ورنہ کذب فی الروایۃ لازم آئے گا، ہاں بلا لحاظ روایت سکتہ کرنا جائز ہے۔

جہاں انفصالِ معنیٰ کی وجہ سے وصل اور اتصالِ کلام کی وجہ سے وقف مناسب نہیں ہوتا وہاں سکتہ ہی کرنے سے معنیٰ کی وضاحت ہوتی ہے۔

سکتہ کی علامت (سین/س) ہے خواہ آیت پر ہو یا بلا آیت۔

حروفِ مقطعات پر سکتہ کرنا جائز نہیں لہٰذا ان کو ادا کرتے وقت خیال رکھنا چاہیئے کہ کسی حرف پر سکتہ نہ ہونے پائے البتہ جہاں آیت ہو وہاں جائز ہے جیسے حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ وغیرہ۔

بوقتِ سکتہ وقف سے زیادہ تاخیر ہوئی تو یہ سکتہ ناجائز ہوگا کیونکہ اس کی ادا موقوف علی النقل ہے چنانچہ وقفہ کو سکتہ کہنا جائز نہیں۔ جن کلمات کے آخر میں ہائے سکتہ ہے ان پر (بجز آیت کے) سکتہ کرنا جائز نہیں ایسے ساتؔ کلمات یہ ہیں:

(۱) لَمْ يَتَسَنَّهْ سورۂ بقرہ میں (۲) اِقْتَدِهْ سورۂ انعام میں (۳) كِتٰبِيَهْ (۴) حِسَابِيَهْ (۵) مَالِيَهْ (۶) سُلْطٰنِيَهْ سورۂ الحاقہ میں (۷) مَا هِيَهْ سورۂ القارعہ میں۔

آیات پر چونکہ سکتہ بغرض اعلان جائز ہے لہٰذا یہ نہ ہو کہ کسی آیت پر سکتہ کیا جائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کہیں نہ کیا جائے۔

بروایت حفصؒ درج ذیل چار کلمات پر سکتہ واجب ہے۔

(۱) سورۂ کہف میں لفظ عِوَجًا پر (۲) سورۂ یٰسٓ میں لفظ مِنْ مَّرْقَدِنَا پر (۳) سورۂ قیامہ میں لفظ قِیْلَ مَنْ راق پر (۴) سورۂ مطففین میں لفظ کَلَّا بَلْ ران پر۔

علامات وقف میں سے صرف مِنْ مَّرْقَدِنَا پر سکتہ واجب ہے اگر اس پر وقف لازم بھی ہے لیکن اگر وقف نہ کیا گیا تو سکتہ کرنا واجب ہوگا۔

سکتہ کی حکمت

لفظ عِوَجًا پر سکتہ بتانے کیلئے ہے کہ اس کے بعد لفظ قَیِّمًا اس کی صفت نہیں کیونکہ جس میں کجی ہو پھر اس کی درستگی کے کیا معنیٰ؟ اللہ تعالیٰ حفصؒ پر رحمت کی بارش فرمائے کہ عِوَجًا پر سکتہ کر کے انہوں نے تنبیہ فرمادی کہ قَیِّمًا اس سے جدا ہے۔

اور لفظ مِنْ مَّرْقَدِنَا پر سکتہ کی یہ حکمت ہے کہ اس کے بعد ھٰذَا مَرْقَدِنَا کی صفت نہیں ہے بلکہ مَرْقَدِنَا پر کفار کا پر از حسرت کلام ختم ہوچکا ہے اور ھٰذَا سے نیکو کاروں کا کلام شروع ہوتا ہے اور لفظ مَنْ رَاقٍ اور بَلْ رَانَ میں سکتہ کی حکمت یہ ہے کہ ان دونوں میں نون اور لام کا را میں ادغام تقارب کی ثقالت سے بچنا ایسا واجب نہیں ہے کہ کہیں بھی اظہار جائز نہ ہو نیز یہ کہ اس وہم کو دور کرنے کے لیے ہے کہ یہ فَعَّالٌ کا ہم وزن نہ سمجھ لیا جائے۔

اور باقی حضرات نے ان مواقع میں اس لئے سکتہ نہیں کیا کہ اگر پہلی دونوں مثالوں میں دو الفات پر سکتہ اس غرض اور مقصد سے ہے تو اس طرح کے او تمام الفات پر ہونا چاہیئے ایسے ہی ہر نون اور لام پر ہونا چاہیئے جو مدغم ہوں۔

ہر ایسے مقام پر جہاں وصل سے خلاف مراد معنیٰ کا وہم ہوتا ہے حفصؒ نے سکتہ نہیں کیا ہے جیسے قَوْلُهُمْ وغیرہ حالانکہ اسی طرح سکتہ کرتے، اس سے معلوم ہوا یہ موقوف علی النقل ہے نہ کہ موقوف علی القیاس۔

ائمۂ وقف سے درمیان آیت میں صرف چار جگہ سکتہ جائز ہے۔

(۱) سورۂ اعراف میں ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا من پر۔

(۲) أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا اس پر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) سورۂ یوسف میں اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اس پر۔
(۴) سورۂ قصص میں يُصْدِرَ الرِّعَآءُ اس پر
بوقت سکتہ اس کی احتیاط رہے کہ ہمزہ یا ھا کی آواز ظاہر نہ ہو۔

سکوت

وقف کے بعد قرآن ہی کے متعلق کسی ضرورت سے ابتدا ء میں جو تاخیر ہو اس کو سکوت کہتے ہیں، مثلاً قاری تجوید و قراءت کے کسی مسئلہ کی طرف متوجہ ہو جائے یا کسی آیت کی تفسیر بیان کرنے لگے (بشرطیکہ وعظ مقصود نہ ہو) اسی طرح مشق کرتے کراتے وقت سننے سنانے کی وجہ سے درمیان قرآءت میں جو تاخیر ہو یا پڑھتے پڑھتے دیر تک کھانسی آتی رہی، یا بھول جانے پر قرآن مجید دیکھنے کے لئے دوسری جگہ جانے کی ضرورت پڑی، اسی طرح درمیان میں کسی طالب علم پر پڑھنے کے لئے تنبیہ کی ضرورت سے ابتدا کرنے میں جو تاخیر ہو (بشرطیکہ کوئی مخش کلام تنبیہ میں نہ نکل گیا ہو) تو ان سب صورتوں کو سکوت کہتے ہیں۔

سکوت بھی از قسم وقف ہے لہٰذا اس میں بھی ارادۂ قراءت اور ابتدا ضروری ہے، پس اگر ابتدا نہ کی گئی یا ذہن کسی اور طرف منتشر ہو گیا یا ارادۂ قرآءت ہی ختم ہو گیا تو سکوت نہ ہو گا۔

سکوت اگرچہ از قسم وقف ہے مگر سکوت ہمیشہ آیت ہی پر کرنا چاہیئے، علامات وقف پر بہتر نہیں۔ اور درمیان آیت میں جائز نہیں اسی طرح مواضع سکتہ پر سکوت جائز نہیں کیونکہ یہ محل وقف ہی نہیں ہیں۔

کلام اجنبی اور قرآءت کے منافی چیزوں سے سکوت کا حکم ساقط ہو جاتا ہے لہٰذا اس کے بعد ابتدا کرتے وقت استعاذہ کرنا چاہیئے۔

سکوت کی حالت میں کوئی اور شغل خلافِ ادب ہے۔ لہٰذا چائے اور پان وغیرہ کا استعمال مناسب نہیں۔ اور اگر اس سے قرآءت میں خلل واقع ہو تو جائز نہیں۔

سکوت کے توقف اور تاخیر کی اگرچہ کوئی حد نہیں بشرطیکہ ذہن منتشر نہ ہو پھر بھی بہت دیر تک سکوت مناسب نہیں، اسلئے کہ وقف اور سکوت سے قرآءت افضل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطع

وقف کرنے کے بعد پھر نہ پڑھنے کو قطع کہتے ہیں، قطعِ قرآءت کو قطعِ ارادہ لازم ہے
قطع کی دو قسمیں ہیں، قطع حقیقی، قطع اتفاقی۔
قرآءت کا ختم کرنا مقصود ہو تو اس کو قطع حقیقی کہتے ہیں۔
درمیان قرآءت کوئی امر مانع ہو تو اس کو قطع اتفاقی کہتے ہیں۔ قطع چونکہ از قسم وقف
ہے لہٰذا جمیع احکام میں مثل وقف کے ہے۔
اثنائے قرآءت میں کسی وجہ سے قطع ہو جائے تو ابتدا کرتے وقت استعاذہ کرنا چاہیئے۔
بحالتِ سکوت آگے پڑھنے کا خیال جاتا رہا تو اس سے بھی قطع ہو جائے گا۔
قرآن مجید ختم کرنے کو قطع لازم نہیں تاوقتیکہ پڑھنے کا ارادہ بھی نہ منقطع ہو۔
جس طرح وقف کے لئے موقف اور محل کا ہونا ضروری ہے اسی طرح قطع کے
لئے بھی کسی مقطع کا ہونا ضروری ہے، لہٰذا معلوم ہونا چاہیئے کہ مقطع کی علامت ع ہے
جس کو عوام الناس رکوع کہنے لگے ہیں۔
قطع ختم قرآءت کو کہتے ہیں لہٰذا ختم کسی جزو کامل پر ہونا چاہیئے خواہ منزل ہو، یا ختم سورت،
یا ختم پارہ، یا نصف ہو یا ربع ہو یا رکوع ان پر قطع بہتر ہے جبکہ ختم تلاوت مقصود ہو۔ (جامع الوقف)۔
محقق نشر میں سند متصل کے ساتھ نقل فرماتے ہیں:........عن عبد اللہ بن ابی الھذیل انہ
قال اذا افتتح احدکم آیۃ یقرؤھا فلا تقطعھا حتی یتمھا۔ (ص ۲۳۹)
یعنی قطع کیلئے اصل محل دو ہیں جنکی پابندی بسہولت ممکن ہے اول رکوع دوسرے آیت لہٰذا
بوقتِ قطع مقطع کی پابندی ضروری ہے جن آیتوں پر علامت وصل ہو ان پر قطع بہتر نہیں، درمیان آیت
اور علامت وصل پر قطع جائز نہیں۔ قطع کرتے وقت صدق اللہ العظیم وغیرہ کے الفاظ کہنا بہتر ہے تاکہ
سامع کو قرآءت کا انتظار نہ رہے۔
مزید معلومات کیلئے اردو میں رسالہ "جامع الوقف" اور "معرفۃ الوقوف" مصنفہ مولانا المقری ابن ضیاء
محب الدین احمد صاحب الٰہ آبادی اور جامع الوقف کی محققانہ اور معتبر شرح "توضیح الوقف" کا مطالعہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح ہو کہ حرکت کو پورے طور پر باقی رکھتے ہوئے وقف کرنا تو قطعاً منع ہے البتہ حرف موقوف علیہ اگر مضموم و مکسور ہے تو بقدر تہائی حرکت باقی رکھتے ہوئے وقف کرنا یا موقوف علیہ اگر مضموم ہے (بہ ضمہ اصلی) تو ساکن پڑھتے ہوئے ضمہ کی حرکت کیطرف اشارہ کرنے کیلئے ہونٹوں کو گول کر کے (جیسا کہ ضمہ کی ادا میں ہوتا ہے) وقف کرنا بھی درست ہے۔

اسطرح کیفیت اور ادا کے اعتبار سے وقف کی تین قسمیں ہیں مگر تفصیلاً عند القرار نو طریقے ہیں سب کا بیان بالترتیب آگے آرہا ہے۔

وقف بالاسکان اسکان کے لغوی معنی ہیں آرام دینا حرف کو بے حرکت کرنا۔ اصطلاحی معنی یہ ہیں: کلمۂ غیر موصولہ کا آخری حرف اگر وقف سے پہلے ساکن ہے تو حسب قاعدہ وقف سانس اور آواز کا توڑ دینا اور اگر آخری حرف متحرک ہے تو ایک زبر ایک زیر یا دو زبر اور ایک پیش یا دو پیش ہوں تو اسکو مکمل ساکن کر کے سانس اور آواز دونوں کو ختم کر دیا جائے۔

وقف کی اقسام میں اصل وقف بالاسکان ہی ہے کیونکہ وقف کا مقصد سکون اور راحت ہے اور یہ پورے طور پر سکون ہی میں حاصل ہوتا ہے نیز یہ کہ تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے، اور نقلاً تمام قرار سے ثابت ہے نیز وقف ضد ہے ابتدا کی اور ابتدا میں حرکت ہوتی ہے اسلئے اس کی ضد (وقف) میں حرکت کی ضد ہونی چاہیئے اور وہ سکون ہے۔

تنبیہ:۔ درج ذیل پانچ صورتوں میں اجماعاً صرف سکون کے ساتھ وقف ہوتا ہے۔

۱۔ تائے مدوّرہ جو وقفاً ھا سے بدلجاتی ہے جیسے اَلْجَنَّۃُ، اَلْمَلٰٓئِکَۃُ وغیرہ۔

۲۔ میم جمع جیسے عَلَیْھِمْ، بِھِمْ، لَھُمْ ۳۔ حرکت عارضی جو اجتماع ساکنین یا نقل کے سبب آتی ہے جیسے اَنْذِرِ النَّاسَ وَلَقَدِ اسْتُھْزِئَ وَانْحَرْ اِنَّ وغیرہ ۴۔ فتح اور نصب والا حرف جیسے اٰمَنَ، صَمَدٌ وغیرہ ۵۔ سکون اصلی جیسے وَلَقَدْ، اٰمَنْ یَکْفُرْ وغیرہ۔

پس ۱ و ۵ میں تو حقیقتاً اور ۲ و ۳ میں حکماً ہوتا ہے۔ روم سے وقف اس لئے نہیں ہو سکتا کہ اسکے لئے حرکت چاہیئے اور یہاں حرکت ہے ہی نہیں نیز اشمام میں حرکت کی طرف اشارہ ہوتا ہے نہ کہ سکون کی طرف۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ وقف بالرّوم | رَوم کے لغوی معنیٰ ارادہ کرنا، اصطلاحی معنیٰ یہ ہیں موقوف علیہ کی حرکت ضمہ یا کسرہ کو نہایت خفیف اور کمزور (بقدر تہائی حرکت) اس طرح ادا کرنا کہ قریب والا متوجہ آدمی سُن سکے ____ اختلاس کی بھی تعریف یہی ہے مگر رَوم اور اختلاس میں واضح اور کھلا فرق یہ ہے کہ اختلاس تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے جبکہ رَوم صرف ضمہ اور کسرہ میں ہوتا ہے نیز ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ اختلاس ہمیشہ وصل کی حالت میں ہوتا ہے جبکہ رَوم وقف کی حالت میں ہوتا ہے، نیز اختلاس میں حرکت کا اکثر حصہ باقی رہتا ہے اور رَوم میں اسکے برعکس۔ اور اختلاس وسطِ کلمہ میں بھی ہوتا ہے۔

وقف بالرّوم ہمیشہ (اجماعًا) رفع وضمہ اور جر وکسرہ ہی میں ہوتا ہے نصب اور فتحہ میں نہیں ہوتا، کیونکہ یہ فتحہ اخفِ حرکات ہونے کی بناء پر حصوں میں منقسم نہیں ہو سکتا اور ضمہ وکسرہ بوجہ ثقل کے منقسم ہو سکتے ہیں نیز اسماء منصوبہ میں تنوین وقفاً الف سے بدلجاتی ہے، نصب اور فتحہ غیر منون میں بھی یہی حکم جاری کر دیا تاکہ باب کا حکم یکساں رہے

نحاۃ کی رائے پر رَوم فتحہ میں بھی بغیر کسی فرق کے درست ہے مگر قراء نحوی قراء کے ساتھ ہیں رَوم میں تنوین اور صلہ دونوں حذف ہو جاتے ہیں، کیونکہ رَوم نام ہے بعض حرکت کی ادائیگی کا اور تنوین اور صلہ دونوں حرکت کے بعد آتے ہیں پس حذف نہ کرنے میں وقف علی الحرکۃ لازم آئے گا۔

۳۔ وقف بالاشمام | اشمام کے لغوی معنیٰ ہیں سونگھنا، سونگھانا۔ اصطلاحی معنیٰ یہ ہیں: حرف موقوف علیہ مضموم اور مرفوع کو ساکن کرنے کے بعد ہونٹوں کو فوراً گول کر لینا جسطرح ضمہ کی ادائیگی میں ہونٹ کھل جاتا ہے۔ اشمام بغیر آواز کے ہوتا ہے اس کا تعلق بینائی اور دیکھنے سے ہے نابینا آدمی اس کو نہیں معلوم کر سکتا۔

اشمام (اور رَوم) کی مندرجہ بالا تعریف قراء اور بصریین کے مذہب کے اعتبار سے ہے، کوفیین اور ابن کیسان کے نزدیک اس کے برعکس ہے۔

اشمام صرف حرکت ضمہ اور رفع میں جائز ہے۔

رَوم اور اشمام کا فائدہ | رَوم اور اشمام کا فائدہ یہ ہے کہ دیکھنے اور سننے والوں کو موقوف علیہ کی آخری حرکت معلوم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تنہائی میں تلاوت کرتے وقت وقف بالاسکان بہتر ہے کیونکہ رَوم واشمام کا فائدہ تنہائی میں نہیں ہے ہاں بغرضِ مشق کوئی مضائقہ نہیں۔

رَوم واشمام کے موانع | وقف بالرّوم اور وقف بالاشمام کے موانع یہ ہیں: ۱۔ سکون اصلی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے فَلَا تَنْهَرْ وغیرہ ۲ حرکتِ عارضی جیسے قُمِ اللَّیْلَ وغیرہ ۳ میم جمع جیسے بِکُمُ الْعُسْرَ وغیرہ۔
میم جمع بصورتِ صلہ ہائے ضمیر پر قیاس کر کے رَوم و اشمام کو بعض درست بتاتے ہیں مگر یہ ضعیف ہے۔ اولی وقف بالاسکان ہی ہے ۴ ہائے تانیث جیسے رَحْمَةً وغیرہ ۵ ہائے سکتہ جیسے لَمْ یَتَسَنَّهْ ۶ ہائے ضمیر۔ اسمیں یہ تفصیل ہے کہ اسکی سات صورتیں ہیں: ۱ ضمہ کے بعد ہو جیسے اَمْرُهٗ وغیرہ ۲ کسرہ کے بعد ہو جیسے بِهٖ وغیرہ ۳ واو ساکنہ مدہ یا لین کے بعد ہو جیسے رَاوَدُوْهُ، اُدْعُوْهُ وغیرہ ۴ یا ساکنہ مدہ یا لین کے بعد ہو جیسے فِیْهِ، اِلَیْهِ وغیرہ ۵ فتحہ کے بعد ہو جیسے لَهٗ وغیرہ ۶ الف کے بعد ہو جیسے فَوَفّٰهُ، اِنّٰهُ وغیرہ ۷ صحیح ساکن کے بعد ہو جیسے مِنْهُ، عَنْهُ اور اَرْجِئْهُ (مکیؒ، بصریؒ، شامیؒ، یعقوبؒ) اور وَیَتَّقْهِ (حفصؒ) ان مذکورہ بالا ہا میں تین مذاہب ہیں: ۱ مطلقاً ساتوں صورتوں میں جائز (ھکذا فی التیسیر والتجرید والتلخیص وغیرھا) ۲ مطلقاً ناجائز (ھکذا فی غیر التیسیر) علامہ دانی نے تیسیر کے علاوہ جامع البیان میں اس کو لکھا ہے اور اَقْیَسُ کہا ہے نیز ان دونوں صورتوں کے بارے میں فرمایا ہے:
"اَلْوَجْهَانِ جَیِّدَانِ" یعنی دونوں وجہیں عمدہ ہیں۔
۳ اور محققین کی ایک جماعت نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ پہلی چار صورتوں میں ممنوع اور باقی تین صورتوں میں جائز ہے جیسے مِنْهُ، عَنْهُ، وَاجْتَبٰهُ، وَهَدٰاهُ، اَنْ یَّعْلَمَهٗ، لَنْ تُخْلَفَهٗ، وَاَرْجِئْهُ (مکیؒ، بصریؒ، شامیؒ، یعقوبؒ) وَیَتَّقْهِ (حفصؒ) (نشر ج ۲ ص ۱۲۴) علامہ حصریؒ نے بھی اپنے قصیدہ رائیہ میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ وَاَشْمِمْ وَرُمْ مَالَمْ تَقِفْ بَعْدَ ضَمَّةٍ وَلَا کَسْرَةٍ اَوْ بَعْدَ اُمَّیْهِمَا فَادْرِ
نیز علامہ دانیؒ (فی جامع البیان) اور شاطبیؒ نے بھی اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ خود محققؒ نے "نشر" میں اس کو "اَعْدَلُ الْمَذَاهِبِ عِنْدِیْ" فرمایا ہے یعنی میرے نزدیک صحیح ترین مذہب ہے (ایضاً ۱۲۱/۲)
مذکورہ بالا صورتوں میں رَوم و اشمام کے عدمِ جواز کی وجہ وہی ہے جو ماسبق میں تنبیہ کے تحت گذری۔ پھر دیکھ لیجئے۔

ہونٹ اصلی حالت میں

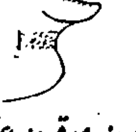

سامنے بڑھے ہوئے
ہونٹ اشمام
کی حالت میں

۲ وقف بالابدال حرف موقوف علیہ کو کسی اور حرف سے بدل لینا، اس کی تین صورتیں ہیں
۱ دو زبر کی تنوین الف سے جیسے فُرَاتًا سے فُرَاتَا وغیرہ ۲ تاء تانیث جو اسماء مفردہ میں ہو اگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشکل ھا ہو تو بالاتفاق اور اگر بشکل تا ہو تو مکیؒ، مازنیؒ، حضرمیؒ اور کسائیؒ کے لئے ھا سے بدلجاتی ہے۔ ۴۔ ہمزہ الف سے اور یا، واو مدہ سے (حمزہؒ کے لئے) بدلجاتی ہے۔ جیسے یَالْمُوْنَ ○ بِیْر ○ یُوْفِکُوْنَ ○ لُوْلُوْ ○ وغیرہ۔

۵۔ وقف بالاثبات | یہ حرف مدہ کے ساتھ خاص ہے وہ حرف مد جو وصل میں بسبب اجتماع ساکنین حذف ہوگیا ہو، اب وقف میں اس کا ثابت رکھنا ضروری ہے جیسے وَقَالَا الْحَمْدُ، قَالُوا الْئٰنَ فِی الْاَرْضِ ان میں وقفاً اب وَقَالَا۔ قَالُوْا اور فِیْ ہے۔

۶۔ وقف بالالحاق | ھاءِ سکتہ کا زیادہ کرنا جیسے لَمْ يَتَسَنَّهْ بروایتِ حفصؒ سات کلمات میں، اور بروایتِ بزیؒ بارہ کلمات میں آتی ہے جیسے لَمْ يَتَسَنَّهْ (بقرہ) اِقْتَدِهْ (انعام) حِسَابِيَهْ، كِتٰبِيَهْ، مَالِيَهْ، سُلْطٰنِيَهْ، (الحاقہ) مَاهِيَهْ (القارعہ)۔

بروایتِ حفصؒ اور بروایتِ بزیؒ بالخلف پانچ کلمات اور ہیں جیسے شاطبیؒ باب الوقف علی مرسوم الخط کے تحت فرماتے ہیں ؎ وَفِيْمَهْ، وَمِمَّهْ قِفْ وَعَمَّهْ لِمَهْ، بِمَهْ، بخلف عن البزیّ وادفع مُجَهَّلا۔

۷۔ وقف بالحذف | جو حرف وصلاً ثابت ہو اسکو وقفاً کم کر دینا اور حذف کر دینا جیسے اٰتٰنِ یَ اللّٰهُ سے صرف اٰتٰنِ۔

۸۔ وقف بالنقل والحذف | ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کے ساکن کو دینا پھر ہمزہ کو حذف کر دینا جیسے يَسْئَلُوْنَ سے يَسَلُوْنَ وغیرہ۔

۹۔ وقف بالابدال والادغام | ہمزہ کو واو اور یا سے بدل کر اس سے پہلے واو اور یا کا ہمزہ سے بدلے ہوئے واو اور یا میں ادغام کر دینا جیسے قُرُوْءٍ سے قُرُوّْ اور شَيْئًا، شَيْءٌ سے شَيَّا، شَيّْ یہ دونوں صورتیں بقراءت حمزہؒ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار النعم

فی

الوقف کلا و بلی و نعم

مؤلف

استاذ القراء قاری ابوالحسن علی اعظمی
صدر شعبہ قرآءت دار العلوم دیوبند

قرآءت اکیڈمی ®
28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور
Ph.: 042 - 7122423

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد! علم وقف کسی طرح علم تجوید سے کم اہمیت کا حامل نہیں ہے کیونکہ حسب تفسیر سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم وقف ترتیل ہی کا ایک جزو ہے، فرماتے ہیں اَلتَّرْتِيْلُ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ۔ علم وقف کا سیکھنا واجب ہے اور اس کے سیکھنے پر صحابہ رض کا اجماع ہے۔

محقق جزری رح نشر میں فرماتے ہیں، یہ بات ہم تک صحت و تواتر کے ساتھ پہنچی ہے کہ کبار تابعین میں سے امام اہل مدینہ ابو جعفر یزید بن قعقاع رح اور آپ کے کبار تلامذہ میں سے امام نافع مدنی رح اور اسی طرح امام ابو عمرو بصری رح یعقوب حضرمی رح، امام عاصم کوفی رح وغیرہم وقوف کی طرف خصوصی توجہ فرماتے تھے۔

اسی بنا پر ائمہ متاخرین نے یہ شرط لگادی ہے کہ وقوف وابتداء میں معرفت ومہارت حاصل کئے بغیر کسی کو معلم بننے کی اجازت نہ دی جائے، واضح ہو کہ بے موقع وقف سے ایہام مالایلیق لازم آتا ہے، جو بہرحال ممنوع ہے۔ امام ہذلی رح (م ۴۶۵ھ) اپنی کتاب "الکامل" میں فرماتے ہیں۔

" صحیح وقف تلاوت وقراءت میں باعث زینت ہے اس سے قاری کے لئے صحیح معانی تک رسائی ہوتی ہے، سامع کو معنی سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے، عالم کے لئے فضیلت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی چیز ہے۔ اور اس سے دو مختلف معانی اور متغایر احکام میں فرق ہوتا ہے"۔

ابو حاتم (م ۲۵۵ھ یا ۲۵۰ھ غایۃ ج ۱ ص ۳۲۱۔ یا ۲۴۸ھ کشف الظنون ج ۲ ص ۱۸۱)

فرماتے ہیں کہ "بغیر معرفت وقف کے قرآن کی صحیح معرفت ناممکن ہے"۔

ابن الانباری، (م ۳۲۸ھ) فرماتے ہیں " قرآن کی پوری معرفت بغیر فواصل، وقف اور ابتدا کی معرفت کے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی"۔ (نہایۃ ص ۱۴۲)

مندرجہ بالا آثار و اقوال دلیل ہیں وقف کی اہمیت و ضرورت پر۔

قرآن پاک کو تجوید کے ساتھ پڑھنے والوں کی اس دور میں کمی نہیں ہے، لیکن غیر عربی داں مواقع وقف، ابتدا و اعادہ سے ناواقفیت کے باعث وقف اور اس کے بعد ابتدا یا اعادہ ایسے بے موقع اور بے محل کرتے ہیں کہ واقف کار حضرات کو

www.KitaboSunnat.com

نہایت تکلیف اور تکدر ہوتا ہے۔

اسی طرح قرآن کریم میں بعض کلمات ایسے ہیں کہ اگر کسی جگہ ان پر وقف حسن ہے تو اسی کلمہ پر بعض جگہ وقف مکروہ بھی ہے، یہی حال ابتدار و اعادہ کا بھی ہے۔ انھیں کلمات میں " كَلَّا "، " بَلٰى " اور " نَعَمْ " بھی ہیں۔ ان پر وقف و ابتدا سے متعلق تقریباً ایک ہزار سال پہلے علامہ ابو محمد مکی بن ابی طالب القیروانی الاندلسیؒ (ولادت ۳۵۵ھ وفات ۴۳۷ھ) نے ایک مستقل کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام تھا۔ شَرحُ عَلیٰ كَلَّا وَبَلٰى وَنَعَمْ " موصوف نے پھر خود ہی اس کتاب کی تلخیص کی جو موسوم ہے "اختصار القول فی الوقف علی كَلَّا وَبَلٰى وَنَعَمْ" کے ساتھ۔

علامہ مکی کی تقریباً ایک سو تصانیف میں سے اکثر تو تا حال غیر مطبوعہ ہیں، اور بہت سی دست برد زمانہ سے نایاب بھی ہیں، اللہ جزائے خیر دے محترم ڈاکٹر احمد حسن فرحات (استاذ تفسیر جامعہ الامام محمد بن سعود) اور ڈاکٹر محی الدین رمضان کو۔ ان حضرات نے ہمت کی اور علامہ مکی کی تصانیف میں سے تفسیر، تجوید، اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرأت سے متعلق کتابوں کو جستجو اور تلاش کے بعد محنت کا موضوع بنایا۔
مقدم الذکر نے مصنف کی اور کتابوں کی طرح زیر نظر مختصر رسالے کو تحقیق کے بعد پہلی بار ۱۴۰۲ھ میں دمشق سے شائع کیا۔
لیکن ظاہر ہے کہ عربی زبان ہونے کے بعد اس سے استفادہ صرف عربی داں حضرات ہی کر سکتے ہیں، ضرورت تھی کہ اسے اردو میں منتقل کیا جائے۔
اسی افادۂ عام کی غرض سے راقم نے اپنی علمی کم مائیگی کے اعتراف کے ساتھ ہمت کی اور اس کا نام "اِظْهَارُ النِّعَمْ ترجمہ اختصار القول فی الوقف علی "کَلَّا وَبَلٰی وَنَعَمْ" رکھا۔
اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین

ابو الحسن اعظمی
خادم التجوید والقراءت دار العلوم دیوبند
۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکی بن ابی طالب

مختصر حالات

ولادت اور نام ونسب آپ مکی ابن ابی طالب کے نام سے جانے جاتے ہیں، پورا نام اس طرح ہے۔ ابو محمد مکی ابن ابی طالب بن حموش (یا حیوش یا حیوس) بن محمد مختار القیسی المقری۔

آپ کے نام کے ساتھ چار نسبتیں مستعمل ہیں، اول المغربی، دوم القیسی، سوم القیروانی۔ چہارم الاندلسی۔ دیار مغرب کے ایک شہر "قیروان" کے قبیلہ قیس میں آپ ۹ رشعبان ۳۵۵ھ میں پیدا ہوئے، اور وفات اندلس کے مشہور شہر قرطبہ میں ۲ رمحرم ۴۳۷ھ میں ہوئی۔ اس طرح آپ المغربی، القیسی، القیروانی، الاندلسی سے مشہور ہوئے

مرکز علم وادب قیروان میں علوم وفنون کا فیض عام تھا، تشنگان علوم دور دراز سے اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے یہاں آتے تھے، علامہ مکی نے قبیلہ قیس کے ایک معزز دولت مند گھرانے اور علمی ماحول میں آنکھ کھولی تھی، جس میں دین و دنیا دونوں کے حسنات و برکات موجود تھے، تعلیمی ترتیب کے مطابق آپ نے اولاً قرآن کریم حفظ کیا۔ اس کے بعد تفسیر، حدیث، فقہ و فتاوی، نحو وصرف، ادب ولغت، نقد و بلاغت اور منطق و فلسفہ کی تعلیم قیروان میں حاصل کی۔

رحلت وسفر کتب تاریخ وتراجم کے مطالعہ کے بعد اس میں کوئی شبہ نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہ جاتا کہ تیسری، چوتھی اور پانچویں صدی حقیقتاً علمی صدی کہلانے کی بجا طور پر مستحق تھی پورا عالم اسلام گویا دارالعلوم تھا۔

بقول مورخ شہیر قاضی اطہر صاحب مبارکپوری مدظلہٗ " عالمی شاہراہوں پر علوم قرآنی اور حدیث کے طلبہ کے قافلے رواں دواں تھے، جن کے گھسے ہوئے جوتے، پھٹے ہوئے کپڑے، گرد و غبار میں اَٹے ہوئے چہرے، ہوا سے بکھرے ہوئے بال، بھوک پیاس کے مارے ہوئے جسم، تحصیل علم میں وارفتگی و دیوانگی کی خبر دے رہے تھے، قرب و جوار کے علمی مراکز ہی ان کا منتہائے سفر نہ تھے، چین سے اندلس تک کی مسافت ان کے زیر قدم تھی "

مقرئین و محدثین کے اس مقدس کاروان علم میں علامہ مکی ابن ابی طالبؒ بھی شامل تھے، قیروان میں آپ مصر سے چار بار آئے، اور یہ سفر آپ کا علمی سفر تھا، قیروان میں مجموعی طور پر مدتِ قیام گیارہؔ سال ہے، تحصیل علم میں آپ نے مصر، حجاز اور اندلس کے متعدد اسفار کئے۔

آپ کے اساتذہ و شیوخ

آپ نے قیروان میں جن ارباب علم و فضل سے تحصیل علم کی ان میں سب سے جلیل القدر استاذ الحافظ ابو الحسن القابسی ہیں، علامہ مکیؒ نے آپ سے علم قرأت اور حدیث میں استفادہ کیا، دوسرے استاذ ابو محمد ابن ابی زید ہیں، دیارِ مغرب میں مالکی مسلک کی ریاست آپ پر منتہی ہوتی ہے، آپ کو "مالک اصغر" (ولادت ۳۱۴ھ م ۴۰۳ھ) کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ (م ۳۸۹ھ)

مصر کا علمی سفر

قیروان سے نکل کر پہلے آپ نے مصر کا سفر کیا، اس وقت آپ کی عمر تیرہ سال تھی، یہاں آپ نے جن شیوخ سے اکتساب فیض کیا، ان میں خاص طور پر ابو الطیب عبدالمنعم بن عبیداللہ بن غلبون المقریؒ ہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانی (م ۴۴۴ھ) فرماتے ہیں: کان حافظاً للقراءۃ ضابطاً، ذا عفاف و نسک و فضل وحسن تصنیف۔ حافظِ قرآت ہے، ضابط، عفیف، صاحب علم و فضل اور جید التصانیف تھے (م ۳۸۹ھ) نیز ابوالحسن طاہر ابن غلبون (م ۳۹۹ھ) سے بھی ان دونوں حضرات سے فن قرارات میں زبردست استفادہ کیا، اسی طرح اپنے زمانہ کے سید العلماء، زبردست نحوی اور مفسر ابوبکر محمد بن علی الأُذفوی (م ۳۸۸ھ) سے بھی استفادہ کیا اور عبدالعزیز بن علی بن احمد بن محمد بن اسحاق بن الفرج ابو عدی المصری المعروف بابن الامام مقری محدث سے بھی علم قرارات میں استفادہ کیا (م ۳۸۰ھ) علامہ مکی مصر میں مجموعی طور سے دس سال مقیم رہے۔

حجاز کا سفر مصر سے آپنے حجاز کا رخ کیا یہاں مکہ میں آپ کے اساتذہ میں سب سے اہم شخصیت ابوالحسن احمد بن ابراہیم العقبی (م ۴۰۵ھ) ہیں، آپ اپنے وقت میں اہل حجاز کے لئے مدارِ سند تھے، ان کے علاوہ اور جن ارباب فضل وکمال سے آپ کو شرف تلمذ رہا ان میں ابوالطاہر محمد بن محمد بن جبریل العُجیفی، ابوالقاسم السَّقطی، ابوالحسن بن زُریق البغدادی، ابوبکر بن احمد بن ابراہیم المروزی اور ابوالعباس السوسی ہیں

مشرق میں دوران سفر آپ نے جن محدثین، اور فقہاء سے شرف ملاقات حاصل کیا ان میں ابوالفضل احمد بن عمران الہروی، ابوالعباس احمد بن محمد بن زکریا النُّسری، عبدالرحمٰن بن علی العباسی، ابوالحسن المطوعی، صدقہ بن احمد الرقی اور ابن فارس وغیرہ حضرات مشائخ کبار ہیں۔

حجاز میں آپ نے چار سال گذارے اس دوران میں آپنے مسلسل چار نفلی حج بھی کئے۔

اندلس کا سفر حجاز کے باکمالانِ علم و فن کے علمی خزانوں سے اپنے کشکول کو بھر لینے کے بعد آپ نے معمورۂ علم، مردم خیز شہر اندلس کا سفر کیا یہاں آپ نے یونس ابن عبداللہ القاضی سے کسب فیض کیا۔ یہ نہایت ذہین، ثابت، کہنہ مشق خطیب اور بہت سی اہم صفات اور خصوصیات کے مالک تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندلس علامہ مکیؒ کے علمی سفر کی انتہا تھی، یہاں پہونچ کر آپ نے عصاء اسفار رکھدیا اور عمر کا بقیہ حصہ اندلس ہی کے شہر قرطبہ میں رہ کر جامع قرطبہ میں قراءات کی تعلیم و تدریس میں گذار دیا جس کی مدت تقریباً چالیس سال ہوتی ہے یعنی ۳۹۳ھ سے وفات ۴۳۷ھ تک۔

آپ کے معاصرین علامہ مکیؒ کے ہم عصر حضرات بجائے خود بڑے درجہ کے مشائخ ہیں اور مستقل تذکرہ کے مالک ہیں یہاں اختصاراً اہم ترین معاصرین میں صرف چار حضرات کے نام درج کر دیئے جاتے ہیں، تفصیل کیلئے کتب تراجم دیکھی جائیں۔

(۱) اصبغ بن راشد بن اصبغ اللخمیؒ:- آپ نے علامہ مکیؒ کے ساتھ ابن ابی زیدؒ اور ابوالحسن القابسیؒ سے فقہ پڑھا۔ (م تقریباً ۴۴۰ھ)

(۲) الامام المقری المفسر ابوالعباس احمد بن عمار بن ابی العباس المہدویؒ صاحب الہدایہ فی السبعہ، سن وفات کے بارے میں حافظ ذہبی بعد ۴۳۰ھ لکھتے ہیں۔

(۳) صاحب کتاب العنوان فی السبعہ، والاکتفار، اسماعیل بن خلف بن سعید (یا ابن سعد) بن عمران الانصاری السرقسطی الاندلسی الاصل ثم المصری الادیب المقری النحویؒ م ۴۵۵ھ

(۴) صاحب کتاب الروضہ احمد بن محمد بن عبداللہ بن لب بن یحییٰ بن محمد قرلمان الاستاذ ابوعمر الطلمنکی المعافری الاندلسیؒ، م ۴۲۹ھ۔

آپ کا مقام معاصرین میں علامہ مکیؒ کا شمار اپنے عہد کے ممتاز علماء میں ہوتا تھا، علم تفسیر اور قراءت میں اسوقت آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا، خاص طور پر علم قراءت میں آپ کی تصانیف اس پر شاہد عدل ہیں، آپ کے معاصرین آپ کی علمی بصیرت اور علوم قرآنی کی خدمات کے معترف تھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے تلامذہ

آپ کے تلامذہ اور مستفیدین کی تعداد اتنی بڑی ہے کہ اس کا احصاء اور شمار ممکن نہیں، ایک خلق کثیر نے آپ سے استفادہ کیا یہاں صرف چند مشاہیر اور تلامذہ کے نام لکھے جاتے ہیں۔

ابو الولید الباجیؒ، ابو محمد عبدالرحمن بن عتابؒ، آپ کے بیٹے محمد ابن مکیؒ اور رئیس قرطبہ ابوالولید محمد بن جہورؒ اور دوسرے بہت سے حضرات۔

عادات واخلاق اور مسلک وعقیدہ

علامہ مکیؒ کے ایک شاگرد احمد بن مہدی المقریؒ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"علوم قرآنی اور عربیت میں آپ کو تبحر حاصل تھا، بڑے ہی نیکوکار تھے، اعلیٰ درجہ کے مجود تھے، معانی قراءات کے بڑے عالم تھے" (غایۃ النہایہ ج ۲ ص ۳۰۹)

الرعایہ کے مقدمہ نگار احمد حسن فرحات رقم طراز ہیں:-

"انہ کان من اھل التبحر فی علوم القرآن والعربیۃ، حسن الفہم والخُلُق، جیّد الدین والعقل دَیِّنًا، فاضلا، تقیًا، صوّاما، متواضعا، عالمًا قوامًا مستجاب الدعوۃ، ادیبًا، نحویًا، فقیھًا متفنِّنًا، اماما لقرآن فی وقتہ وخاتمۃ ائمۃ القرآن بالاندلس"

عقیدۃً اور مسلکاً آپ مالکی تھے مگر متعصب بالکل نہیں تھے، آپ نے اپنے مسلک کی تشریح وتوضیح میں بھی چند کتابیں لکھی ہیں، آپ معتزلہ اور مرجئہ جیسے باطل فرقوں کے سخت مخالف تھے۔

آثار وتصانیف

علامہ مکیؒ کو کثرت تصانیف اور اس کے اندر تفنن میں شہرت حاصل ہے، ڈاکٹر محی الدین رمضان کے بیان کے مطابق مکمل ۱۰۰ سو کی تعداد ہے، آپ کی تصانیف کا بیشتر حصہ تفسیر، قراءت، دیگر علوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنی اور عربیت سے متعلق ہے۔

آپ کا اختصاصی فن

آپ کی تصانیف اگرچہ تفسیر و حدیث، فقہ و فتاوی فلسفہ و کلام، تجوید و قرأت، ناسخ و منسوخ، نحو و صرف نظم و اعجاز اور اعراب و رسم الخط جیسے موضوعات پر ہیں، جن سے آپ کی وسعتِ علمی، فکری بلندی اور اعلیٰ تحقیقی مزاج کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی واضح رہے کہ آپ کا دور دیگر علوم و فنون کے ساتھ قرآءت قرآن میں عام دلچسپی اور شغف کا دور تھا چنانچہ سب سے زیادہ لگاؤ اور تعلق آپ کو اسی عظیم الشان فن کے ساتھ تھا۔

آپ نے علم قرآءت کو قیروان کے علاوہ مصر، حجاز اور اندلس کے جہابذۂ علم اور مشائخِ کبار سے حاصل کیا تھا، یہی وجہ تھی کہ اس علم میں مہارت تامہ اور کمال حاصل ہونے کے باعث آپ کو "المقری" (معلم قرآءت) کا خطاب ملا، یہ خطاب اس زمانہ میں امامِ فن اور رئیس اعظم ہی کو ملا کرتا تھا۔

علم قرآءت کے ساتھ خصوصی اعتنا اور اختصاصی تعلق ہی کی بات تھی کہ آپ نے قرآءت، وقوف اور اس کے متعلقات پر تقریباً چھتیس کتابیں تصنیف کیں، ان میں اگرچہ اکثر کتابیں مختصر ہیں مگر بقامت کہتر بقیمت بہتر کی مصداق ہیں۔

علامہ مکی کی تصانیف اکثر معدوم یا غیر مطبوعہ ہیں، اب تک کی معلومات کی روشنی میں جتنی کتابیں زیورِ تحقیق سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہیں ان کی فہرست ڈاکٹر اجمل اصلاحی کے شکریہ کے ساتھ تاریخی ترتیب سے پیش کی جارہی ہے۔

(۱) الابانۃ عن معانی القراءات:۔ تحقیق عبدالفتاح اسمٰعیل شلبی بمکتبۃ النھضۃ قاہرہ ۱۹۶۰ء۔ یہی کتاب دوبارہ ڈاکٹر محی الدین رمضان کی تحقیق سے دارالمامون للتراث دمشق نے ۱۹۷۹ء میں شائع کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) شرح کلا وبلی ونعم والوقف علی کل واحدۃ منھن فی کتاب اللہ عزوجل:۔ تحقیق حسین نصار، مجلہ کلیۃ الشریعہ بغداد ۱۹۶۶ء۔ دوبارہ اسے ڈاکٹر فرحات کی تحقیق سے ۱۹۷۸ء میں دارالمامون للتراث دمشق نے شائع کی۔

(۳) الرعایۃ لتجوید القراءۃ وتحقیق لفظ التلاوۃ:۔ تحقیق احمد حسن فرحات، دارالکتب العربیۃ دمشق ۱۹۷۳ء طبع دوم، دار عمار، عمان ۱۹۸۴ء۔

(۴) الکشف عن وجوہ القراءات السبع وعللہا وحججہا:۔ تحقیق محی الدین رمضان، مجمع اللغۃ العربیۃ دمشق ۱۹۷۴ء طبع دوم، موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۹۸۱ء۔

(۵) مشکل اعراب القرآن:۔ تحقیق یاسین محمد السواس، مجمع اللغۃ العربیۃ دمشق ۱۹۷۴ء دوسرا ایڈیشن زیادہ محققانہ حاتم صالح الضامن کی تحقیق سے وزارۃ الاعلام بغداد نے ۱۹۷۵ء میں شائع کیا۔

(۶) الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ:۔ تحقیق احمد حسن فرحات، جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض ۱۹۷۶ء۔

(۷) اختصار القول فی الوقف علی کلا وبلی ونعم:۔ ۲ کی تلخیص خود مصنف کے قلم سے ہے (زیر نظر کتاب اسی کا ترجمہ ہے) تحقیق احمد حسن فرحات، سنہ ۱۹۸۰ء میں مجلہ عالم الکتب ریاض ج ا شمارہ ۳ میں چھپی، دوسرا ایڈیشن کتابی صورت میں ۱۹۸۲ء میں مکتبۃ النحانقین دمشق سے شائع ہوا۔

(۸) الیاءات المشددات فی القرآن وکلام العرب:۔ تحقیق احمد حسن فرحات مکتبۃ النحانقین، دمشق ۱۹۸۲ء۔

(۹) تمکین المد فی آتی وآمن وآدم:۔ تحقیق فرحات، دارالارقم کویت ۱۹۸۴ء

(۱۰) التبصرۃ فی القراءۃ السبع:۔ تحقیق محمد غوث الندوی الدارالسلفیہ بمبئی ۱۹۸۲ء دوسرا ایڈیشن زیادہ معیاری محی الدین رمضان کی تحقیق سے، معہد المخطوطات کویت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ۱۹۸۵ء میں شائع کیا۔

(۱۱) تفسیر المشکل من غریب القرآن:۔ اس کتاب کے تین مختلف ایڈیشن تین الگ الگ محققین کی تحقیق سے چھپ چکے ہیں

۱: تحقیق محی الدین رمضان، دار الفرقان، عمان ۱۹۸۵ء

۲: ” علی حسین البواب، مکتبۃ المعارف ریاض ۱۹۸۵ء

۳: ” ہدی الطویل المرعشی دار البشائر الاسلامیہ بیروت ۱۹۸۸ء

مذکورہ بالا کتابوں میں ۳، ۴، ۵، ۶ اور ۱۰ ضخیم ہیں، باقی مختصر رسائل ہیں، ان میں سے ۳، ۴، ۷ اور ۱۰ راقم کے پاس موجود ہیں۔

اہم ترین کتاب

علم قراءت سے متعلق علامہ کی سب سے اہم کتاب الکشف ہے یہ کتاب دراصل التبصرہ فی السبعۃ کی شرح ہے اور یہی اس اہم کتاب کا اولین ماخذ مصدر رہے، خود علامہ نے بار بار اس کا تذکرہ فرمایا ہے، الکشف کے مقدمہ میں ارقام فرماتے ہیں۔

: میں نے مشرق میں ۳۹۱ھ میں ایک مختصر کتاب قراء سبعہ کے اختلافات سے متعلق بنام "کتاب التبصرہ" تالیف کی تھی، طلبہ کے لئے تسہیل وتخفیف کی غرض سے حجج اور علل، نحوی قیاسات فی القرآت واللغۃ سے صرف نظر کر لیا تھا، مگر اس کے آغاز میں ایک تفصیلی کتاب کی تالیف کا وعدہ بھی کر لیا تھا جس کا ذکر مذکورہ کتاب التبصرہ میں بھی کر دیا تھا .... الخ (ص۳ ج۱ کتاب الکشف المذکور)

یہ اپنے نام کی طرح اسم بامسمیٰ ہے، بلا مبالغہ اظہارِ علل اور قراءات کی توجیہ وبیان میں ایک بے مثال اور منفرد کتاب ہے، دو ضخیم جلدوں میں اسے ایڈٹ کر کے ڈاکٹر محی الدین رمضان نے موسسۃ الرسالہ بیروت سے شائع کرا کے شائقین فن قراءت پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسان عظیم کیا ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

وفات

علامہ مکی نے امراء اور حکام کی خواہش اور اصرار کے باوجود کبھی سرکاری مناصب کی طرف رخ بھی نہ کیا، آپ نے دنیوی شہرت اور عزت کے بجائے اُخروی عزت و سرخروئی کو ہمیشہ ترجیح دی، اور پوری زندگی قرآنی علوم و تعلیمات کی ترویج و اشاعت میں صرف کردی، اسی بناء پر عوام و خواص کے قلوب آپ کی محبت و عزت اور عظمت و احترام کے جذبات سے معمور تھے۔

۲ محرم الحرام ۴۳۷ھ کو قرطبہ (اندلس) میں آپ اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ گئے، آپ کے انتقال کے بعد ایک بڑی تعداد نے جنازے میں شرکت کی

اللھم اغفرلہ وارحمہ رحمۃ واسعۃ ومغفرۃ کاملۃ

کتب مستفاد

۱:۔ ترجمۂ قرآن — از حضرت حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ

۲:۔ غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء — " محقق ابن الجزریؒ

۳:۔ المکتفی فی الوقف والابتداء — " علامہ الدانیؒ

۴:۔ النشر فی القراءات العشر — " محقق ابن الجزریؒ

۵:۔ مقدمۃ الرعایۃ — " ڈاکٹر احمد حسن فرحات

۶:۔ مقدمہ کتاب الکشف — " ڈاکٹر محی الدین رمضان

۷:۔ مجلہ علوم القرآن علیگڈھ — " ج ۳ شمارہ ۱ و ۲ و ج ۴ شمارہ ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کریم کے جن کلمات میں وقف وابتداء کے بارے میں علماء، قراء اور اہل لغة کا کثیر اختلاف پایا جاتا ہے ان میں سے درج ذیل تین الفاظ یہ ہیں۔

كَلَّا ⁂ بَلٰى ⁂ نَعَمْ

واضح ہو کہ لفظ "كَلَّا" قرآن کریم کی پندرہ سورتوں میں کل تینتیس [۳۳] واقع ہیں، اور یہ صرف نصف ثانی میں ہیں اور کل مکی سورتوں میں ہیں نہ کہ مدنی سورتوں میں اس وضاحت کے بعد یاد کرنے میں سہولت ہوگی۔

لفظ كَلَّا

لفظ "كَلَّا" کی چار قسمیں ہیں

پہلی قسم ایسے كَلَّا کی ہے جس پر وقف حسن اور اختیاری ہے، بایں معنی کہ یہ لفظ اپنے ماقبل کے کلمہ کا رد وانکار ہے، بایں صورت معنی ہوگا کہ "یہ امر یوں نہیں ہے" مثال کے طور پر ارشاد باری تعالیٰ: أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ۔ كَلَّا: (سورۂ مریم آیت ۷۸-۷۹) ابتداء اس لفظ سے جائز ہے، بایں طور کہ یہ معنیٰ "حقًا" یا "أَلَا" ہے، اس قسم کے گیارہ [۱۱] مواقع ہیں جن میں سے دو اسی سورۂ مریم میں ہیں۔

۱۔ آیت ۷۹ میں:

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٧٧﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا
سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾

ترجمہ:۔ بھلا آپ نے اس شخص (کی حالت) کو بھی دیکھا جو ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھکو (آخرت میں) مال اور اولاد ملیں گے، کیا یہ شخص غیب پر مطلع ہوگیا ہے، یا کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی عہد (اس بات کا) لے لیا ہے، ہرگز نہیں (کَلَّا) محض غلط کہتا ہے اور) ہم اس کا کہا ہوا ابھی لکھے لیتے ہیں اور اس کے لئے عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے ۔

دوسرا موقع اسی سورۃ کا آیت ۸۲ میں :۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾
كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾

ترجمہ:۔ اور ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اور معبود تجویز کر رکھے ہیں تاکہ ان کے لئے وہ (عنداللہ) باعث عزت ہوں (ایسا) کَلَّا) ہرگز نہیں (ہوگا بلکہ) وہ تو ان کی عبادت ہی کا انکار کر بیٹھیں گے اور ان کے مخالف ہوجائیں گے ۔

تیسرا سورۃ المؤمنون آیت ۱۰۰ میں ہے :

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿٩٩﴾
لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ
قَآئِلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٠٠﴾

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی (کے سر) پر موت آ کھڑی ہوتی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھ کو (دنیا میں) پھر واپس بھیج دیجئے تاکہ جس (دنیا) کو میں چھوڑ آیا ہوں اس میں پھر جا کر نیک کام کروں، ہرگز (ایسا) نہیں (ہوگا) یہ (اس کی) ایک بات ہی بات ہے جس کو یہ کہے جا رہا ہے، اور ان لوگوں کے آگے ایک (چیز) آڑ (کی آنے والی) ہے (یعنی موت) قیامت کے دن تک۔

چوتھا سورہ سبا آیت ۲۷ میں:۔

قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾

ترجمہ:۔ آپ (یہ بھی) کہئے کہ مجھکو ذرا وہ تو دکھلاؤ جن کو تم نے شریک بنا کر خدا کے ساتھ ملا رکھا ہے ہرگز (اس کا کوئی شریک) نہیں، بلکہ (واقع میں) وہی ہے اللہ زبردست حکمت والا۔

پانچواں سورۂ معارج (اس سورۃ میں دو جگہ ہیں) آیت ۱۵ میں۔

یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِىٕذٍۭ بِبَنِیْهِ ﴿۱۱﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِیْهِ ﴿۱۲﴾ وَ فَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُـْٔوِیْهِ ﴿۱۳﴾ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ یُنْجِیْهِ ﴿۱۴﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾

ترجمہ:۔ (اور اس روز) مجرم (یعنی کافر) اس بات کی تمنا کرے گا کہ اس روز کے عذاب سے چھوٹنے کیلئے اپنے بیٹوں کو اور بیوی کو اور بھائی اور کنبہ کو جن میں وہ رہتا تھا، اور تمام اہل زمین کو اپنے فدیہ میں دیدے، پھر یہ (فدیہ میں دیدینا) اس کو (عذاب سے) بچالے یہ ہرگز نہ ہوگا (کَلَّا۔ بلکہ) وہ آگ شعلہ زن ہے جو کھال (تک) اتار دے گی

چھٹا اسی سورۂ معارج آیت ۳۹ میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَیَطْمَعُ کُلُّ امْرِیءٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِیْمٍ ﴿۳۸﴾ کَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

ترجمہ:۔ کیا ان میں ہر شخص اس کی ہوس رکھتا ہے کہ وہ آسائش کی جنت میں داخل ہوگا (کَلَّا) یہ ہرگز نہ ہوگا، ہم نے ان کو ایسی چیز سے پیدا کیا ہے جس کی ان کو بھی خبر ہے۔

ساتواں سورۂ مدثر (اس سورہ میں بھی دو جگہ ہیں) آیت ۱۶ میں

وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ﴿۱۵﴾ کَلَّا ؕ اِنَّهٗ کَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ﴿۱۶﴾

ترجمہ:۔ اور سب طرح کا سامان اس کے لئے مہیا کر دیا، پھر بھی اس بات کی ہوس رکھتا ہے کہ (اس کو) اور زیادہ دوں۔ کَلَّا۔ ہرگز (وہ زیادہ دینے کے قابل) نہیں (کیونکہ) وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے۔

آٹھواں سورۂ مدثر کا دوسرا، آیت ۵۳ میں۔

بَلْ یُرِیْدُ کُلُّ امْرِیءٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّؤْتٰی صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ کَلَّا ؕ بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾

ترجمہ:۔ بلکہ ان میں ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو کھلے ہوئے (آسمانی) نوشتے دیئے جائیں (یہ) ہرگز نہیں (ہوسکتا) بلکہ یہ لوگ آخرت (کے عذاب) سے نہیں ڈرتے۔

نواں سورۂ تطفیف آیت ۱۴ میں:

اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾ کَلَّا بَلْ ٚ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔ (اور) جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاویں تو یوں کہدیتا ہو کہ یہ بے سند باتیں ہیں اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں۔ (کلاّ) ہرگز (ایسا) نہیں بلکہ (اصل وجہ تکذیب یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر ان کے اعمال (بد) کا زنگ بیٹھ گیا ہے۔

دسواں سورۃ الفجر میں آیت ۱۷ میں۔

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾

ترجمہ:۔ اور اس کو (دوسری طرح) آزماتا ہے یعنی اس کی روزی اس پر تنگ کردیتا ہے تو وہ (شکایتہً) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر گھٹادی (کلاّ) ہرگز ایسا نہیں بلکہ تم (میں اور اعمال بھی موجب عذاب ہیں چنانچہ تم) لوگ یتیم کی (کچھ) قدر (اور خاطر) نہیں کرتے۔

گیارہواں سورۃ ہمزہ آیت ۴ میں

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾

ترجمہ:۔ وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہے گا (کلاّ) ہرگز نہیں (رہے گا) واللہ وہ شخص ایسی آگ میں ڈالا جائیگا کہ جو کچھ پڑے وہ اس کو توڑ پھوڑ کر دے

یہ وہ گیارہ مواقع تھے جہاں پر اکثر قراء اور اہل لغت کے نزدیک وقف اختیاری حسن ہے پہلے کلام کی نفی اور انکار کے طور پر، اور ابتداء اس سے جائز ہے بمعنی "حقاً" یعنی بعد والے کلام کی تاکید قرار دیتے ہوئے، یا بمعنی "اَلا" اسے افتتاح کلام قرار دیتے ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری قسم

دوسری قسم اس "کَلَّا" کی جس پر وقف بہتر نہیں ہے مگر ابتدار اس سے ہو سکتی ہے بمعنی "حَقًّا" یا بمعنی "اَلَا"

یا ابتدار اس سے پہلے یا اس کے بعد سے بھی جائز ہے، مگر ابتدار اسی لفظ سے احسن ہے اس قسم کے "کَلَّا" اٹھارہ مواقع میں ہیں۔

پہلا سورۂ مدثر (اس سورت میں دو ہیں پہلا) آیت ۳۲ میں۔

وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ - كَلَّا - وَالْقَمَرِ - ﴿۳۲﴾

ترجمہ :- اور دوزخ (کا حال بیان کرنا) صرف آدمیوں کی نصیحت کیلئے ہے، بالتحقیق قسم ہے چاند کی۔

دوسرا اسی سورہ مدثر (کا دوسرا) آیت ۵۴ میں

بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّا اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾

ترجمہ :- بلکہ یہ لوگ آخرت سے نہیں ڈرتے (پس یہ) (کَلَّا) ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ قرآن (ہی) نصیحت (کیلئے کافی) ہے۔

تیسرا سورۂ قیامہ (اس میں تین ہیں جن میں سے پہلا) آیت ۱۱ میں

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ﹰالْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۲﴾

ترجمہ :- اس روز (قیامت میں) انسان کہے گا کہ اب کدھر بھاگوں (ارشاد ہوتا ہے) ہرگز (بھاگنا ممکن) نہیں (کیونکہ) کہیں پناہ کی جگہ نہیں، اس دن صرف آپ ہی کے رب کے پاس ٹھکانا (جانے کا) ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا سورہ قیامہ کا دوسرا ، آیت ۱۸ تا ۲۱ میں ۔

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ﴿۱۹﴾
كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾

ترجمہ :۔ تو جب ہم اس کو پڑھنے لگا کریں (یعنی ہمارا فرشتہ پڑھنے لگا کرے) توآپ اس کے تابع ہوجایا کیجئے، پھر اس کا بیان کرا دینا (بھی) ہمارا ذمہ ہے (اے منکرو! قیامت کی بابت جیسا کہ تم سمجھ رہے ہو) ہرگز ایسا نہیں بلکہ (صرف بات یہ ہے کہ) تم دنیا سے محبت رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو۔

پانچواں سورۂ قیامہ کا تیسرا ، آیت ۲۲ تا ۲٦ میں

وَوُجُوْهٌ یَّوْمَىِٕذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾
كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ﴿۲٦﴾

ترجمہ :۔ اور بہت سے چہرے اس روز بد رونق ہوں گے (اور وہ لوگ) خیال کر رہے ہوں گے کہ ان کیساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائیگا (کَلَّا) ہرگز ایسا نہیں جب جان ہنسلی تک پہونچ جاتی ہے۔

چھٹا سورۂ نبا ، آیت ۱ تا ۴ میں

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ﴿۲﴾ الَّذِیْ هُمْ
فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾

ترجمہ :۔ یہ (منکرین قیامت) لوگ کس چیز کا حال دریافت کرتے ہیں، اس بڑے واقعہ کا حال دریافت کرتے ہیں جس میں یہ لوگ (اہل حق کے ساتھ) اختلاف کر رہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں (کَلَّا) ہرگز ایسا نہیں (بلکہ قیامت آوے گی اور) ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے۔

ساتواں سورہ عبس (اس میں دو جگہ، پہلا) آیت ۱۱ میں

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾

ترجمہ:۔ اور جو شخص آپ کے پاس (دین کے شوق میں) دوڑتا ہوا آتا ہے اور وہ (خدا سے) ڈرتا ہے، آپ اس سے بے اعتنائی کرتے ہیں (آپ آئندہ) ہرگز ایسا نہ کیجئے قرآن (محض ایک) نصیحت کی چیز ہے۔

آٹھواں سورہ عبس کا دوسرا، آیت ۲۳ میں

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾

ترجمہ:۔ پھر اللہ جب چاہے گا اس کو دوبارہ زندہ کرے گا (کَلَّا) ہرگز (شکر) نہیں (ادا کیا اور) اس کو جو حکم کیا تھا اس کو بجا نہیں لایا۔

نواں سورۂ انفطار آیت ۹ میں:

فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ﴿٩﴾

ترجمہ:۔ (اور) جس صورت میں چاہا تجھ کو ترکیب دیدیا (ان سب امور کا مقتضا یہ ہے کہ تمکو) ہرگز (مغرور) نہیں (ہونا چاہیئے مگر تم باز نہیں آتے) بلکہ تم (اس وجہ سے دھوکہ میں پڑ گئے کہ تم جزا و سزا (ہی) کو جھٹلاتے ہو۔

دسواں سورۂ تطفیف میں (اس میں تین ہیں، پہلا) آیت ۷ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ﴿٧﴾

ترجمہ :- جس دن تمام آدمی رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ (کلّا) ہرگز (ایسا) نہیں ہوگا (یعنی کافر) لوگوں کا نامۂ اعمال سجین میں رہے گا۔

گیا۱۱رہواں اسی سورہ کی آیت ۱۵ میں۔

كَلَّا بَلْ سكته رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿١٥﴾

(آیت ۱۴ کا اس قسم سے خارج ہے۔)

ترجمہ :- ہرگز (ایسا) نہیں بلکہ (اصل وجہ ان کی تکذیب کی یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر ان کے اعمال (بد) کا زنگ بیٹھ گیا ہے (کلّا) ہرگز (ایسا) نہیں، یہ لوگ اس روز (ایک تو) اپنے رب (کا دیدار دیکھنے) سے روک دیئے جائیں گے۔

بار۱۲ہواں سورہ تطفیف کا تیسرا، آیت ۱۸ میں۔

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾

ترجمہ :- پھر (ان سے) کہا جاوے گا کہ یہی ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (یہ مومنین کے اجر و ثواب کے منکر ہیں) ہرگز (ایسا) نہیں، نیک لوگوں کا نامۂ عمل علیین میں رہے گا۔

تیر۱۳ہواں سورہ فجر آیت ۱۷ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾

ترجمہ:۔ اور مال سے تم لوگ بہت ہی محبت رکھتے ہو (آگے ان افعال کے موجب العذاب نہ سمجھنے پر سرزنش ہے کہ) ہرگز ایسا نہیں (جیسا تم سمجھتے ہو) جس وقت زمین کو توڑ توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔

چودہواں[۱۴] سورۂ علق (اس میں بھی تین ہیں) آیت[۶] میں۔

اَلَّذِیْ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ﴿٥﴾ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰى ﴿٦﴾

ترجمہ:۔ (آپ کا رب ایسا ہے) جس نے (لکھے پڑھوں کو) قلم سے تعلیم دی (اور عموماً) انسان کو (دوسرے ذرائع سے) ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا، سچ مچ بیشک (کافر) آدمی حد (آدمیت) سے نکل جاتا ہے۔

پندرہواں[۱۵] سورۂ علق کی آیت ۱۵ میں:

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰى ﴿١٤﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ ﴿١٥﴾

ترجمہ:۔ کیا اس شخص کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ (اس کے طغیان وغیرہ کو) دیکھ رہا ہے (کَلَّا) ہرگز (ایسا) نہیں کرنا چاہئے اور) اگر یہ شخص باز نہیں آئے گا تو ہم (اس کو) پیشے پکڑ کر (جہنم کی طرف) گھسیٹیں گے۔

سولہواں[۱۶] اسی سورہ علق کی آیت ۱۹ میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾

ترجمہ:- .... ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلالیں گے (آگے سرزنش ہے کہ اس کو) ہرگز (ایسا) نہیں (کرنا چاہیے مگر) آپ اس کا کہنا نہ مانئے اور (بدستور) نماز پڑھتے رہے اور خدا کا قرب حاصل کرتے رہیے۔

سترہواں سورہ تکاثر آیت ۳ میں۔

أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿١﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿٢﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾

ترجمہ:- فخر کرنا تم کو (آخرت سے) غافل کئے رکھتا ہے، یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہونچ جاتے ہو (کلا) ہرگز نہیں تم کو بہت جلد (قبر میں جاتے ہی یعنی مرتے ہی) معلوم ہو جاویگا۔

اٹھارہواں اسی سورہ تکاثر آیت ۵ میں۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ﴿٥﴾

ترجمہ:- ہرگز نہیں، اگر تم یقینی طور پر جان لیتے۔

کَلَّا کے یہ وہ اٹھارہ مواقع تھے جہاں وقف حسن نہیں ہے اور جہاں ابتداء کلا سے بہتر ہے بمعنی "حَقًّا" یا بمعنی "أَلَا"۔

تیسری قسم

کَلَّا کی تیسری قسم وہ ہے جہاں نہ تو اس پر وقف ہی حسن ہے، اور نہ اس سے ابتدا، بلکہ کَلَّا سے پہلے والے اور بعد والے کلام سے وصل ہی رہنا چاہیے، ایسے دو ہیں قرآن میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا سورۂ نبا کی آیت ۵ میں۔

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝٥

ترجمہ :۔ (مکرر کہتے ہیں کہ جیسا یہ لوگ سمجھتے ہیں) ہرگز ایسا نہیں (بلکہ) قیامت آئیگی

دوسرا سورۂ تکاثر کی آیت ۴ میں۔

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝٤

ترجمہ :۔ پھر (دوبارہ متنبہ کیا جاتا ہے کہ) ہرگز (تمھاری یہ حالت ٹھیک) نہیں، بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔

چوتھی قسم چوتھی قسم اس کلا کی ہے جس سے ابتدا بہتر نہیں، البتہ وقف حسن ہے اس قسم کے دو ہیں۔ اور یہ دونوں سورۂ شعراء کی آیت ۱۵ اور آیت ۶۲ میں ہیں۔ ۱ آیت ۱۵ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝١٤ قَالَ كَلَّا ۚ

سلسلۂ آیت

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝١٤ قَالَ كَلَّا ۚ
فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝١٥

ترجمہ :۔ اور میرے ذمہ ان لوگوں کا ایک جرم بھی ہے، سو مجھکو یہ اندیشہ ہے کہ وہ لوگ مجھکو (قبل تبلیغ رسالت) قتل کر ڈالیں، ارشاد ہوا کیا مجال ہے، سو (اب) تم دونوں ہمارے احکام لے کر جاؤ، ہم (نصرت و امداد سے) تمھارے ساتھ ہیں سنتے ہیں۔

۲ آیت ۶۲ میں۔ اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝٦١ قَالَ كَلَّا ۚ

سلسلۂ آیت

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝٦١
قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝٦٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ :۔ پھر جب دونوں جماعتیں (باہم ایسی قریب ہوئیں کہ) ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں تو موسیٰؑ کے ہمراہی (گھبرا کر) کہنے لگے کہ (اے موسیٰؑ) ہم تو ہاتھ آگئے موسیٰؑ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، کیونکہ میرے ہمراہ میرا پروردگار ہے، وہ مجھ کو (دریا سے نکلنے کا بھی) رستہ بتلا دے گا۔

مذکورہ چاروں قسموں کے ساتھ كَلَّا کے تینتیس ۳۳ مواقع ہیں، جہاں ان کی معنویت کا لحاظ کرتے ہوئے وقف اور وصل کرنا تفہیم معنی، اور تحسینِ قراءت کا باعث ہوتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ بلیٰ

لفظ "بلیٰ" قرآن کریم میں سولہ سورتوں کے اندر بائیس جگہوں میں وارد ہوئے ہیں۔ یہ تین قسموں پر ہیں۔

پہلی قسم پہلی قسم وہ ہے جس پر وقف کو اکثر قراء اور اہل لغت مختار قرار دیتے ہیں، کیونکہ ان مواقع میں یہ لفظ اپنے ماقبل کا جواب ہے، اور اس کا مابعد اس سے غیر متعلق ہے، اس قسم کے دس ہیں۔

پہلا سورہ بقرہ (اس میں دو ہیں) آیت ۸۰ میں مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٠﴾ بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً۔

سلسلۂ آیت

وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٠﴾ بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٨١﴾

ترجمہ:- اور (یہودیوں نے) یہ بھی کہا کہ ہرگز ہم کو آتش (دوزخ) چھوئے گی (بھی) نہیں مگر (بہت) تھوڑے روز جو (انگلیوں پر) شمار کر لئے جا سکیں، آپ یوں فرما دیجئے کہ کیا تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے (اس کے متعلق) کوئی معاہدہ لے لیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے معاہدہ کے خلاف نہ کریں گے یا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی علمی سند اپنے پاس نہیں رکھتے ۔ بَلٰی ۔ کیوں نہیں جو شخص قصداً بری باتیں کرتا رہے اور اس کو اس کی خطا (اور قصور اس طرح) احاطہ کرلے (کہ کہیں نیکی کا اثر تک نہ رہے) سو ایسے لوگ اہل دوزخ ہوتے ہیں۔

دوسرا آیت ۱۱۱ میں ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۱۱ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ

سلسلہ آیت

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۱۱ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ ۝۱۱۲

ترجمہ :۔ اور (یہود اور نصاریٰ یوں) کہتے ہیں کہ بہشت میں ہرگز کوئی نہ جانے پاوے گا بجز ان لوگوں کے جو یہودی ہوں، یا نصرانی ہوں یہ (خالی) دل بہلانے کی باتیں ہیں، آپ کہیے کہ (اچھا) اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو (بَلٰی) ضرور (دوسرے لوگ بھی جاویں گے) جو کوئی شخص بھی اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا دے اور وہ مخلص بھی ہو۔

تیسرا سورۃ آل عمران (اس میں دو مواقع ہیں) آیت ۷۶ : وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۷۵ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى ۝۷۶

سلسلہ آیت

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ ....
.... الخ آیت ۷۵ و ۷۶

ترجمہ :۔ اور اہل کتاب میں سے بعض شخص ایسا ہے کہ (اے مخاطب) اگر تم اس کے پاس انبار کا انبار مال بھی امانت رکھ دو تو وہ (مانگنے کے ساتھ ہی) اس کو تمھارے پاس لا رکھے، اور ان ہی میں سے بعض وہ شخص ہے اگر تم اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھ دو تو وہ بھی تمکو ادا نہ کرے مگر جب تک کہ تم اس کے سر پر کھڑے رہو، یہ اسلئے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کہتے ہیں کہ ہم پر امیوں (غیر اہل کتاب) کے (مال کے) بارہ میں کسی طرح کا الزام (اور ذمہ داری) نہیں، اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ لگاتے ہیں اور (دل میں) وہ بھی جانتے ہیں (کہ خائن پر الزام) کیوں نہ ہوگا، جو شخص اپنے عہد کو پورا کرے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو بیشک اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں (ایسے) متقیوں کو۔

چوتھا آیت ۱۲۵ : مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا ...... الخ ﴿١٢٥﴾

سلسلہ آیت

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿١٢٥﴾

ترجمہ:- جب کہ آپ مسلمانوں سے (یوں) فرما رہے تھے کہ کیا تم کو یہ امر کافی نہ ہوگا کہ تمہارا رب تمہاری امداد کرے تین ہزار فرشتوں کے ساتھ جو اتارے جاویں گے (بلکہ) ہاں کیوں نہیں، اگر مستقل رہو گے اور متقی رہو گے اور وہ لوگ تم پر ایک دم سے آپہنچیں گے تو تمہارا رب تمہاری امداد فرمائیگا پانچ ہزار فرشتوں سے جو ایک خاص وضع بنائے ہوں گے۔

پانچواں سورۂ اعراف آیت ۱۷۲ میں - اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۚ شَهِدْنَا ۚ:

پوری آیت

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٧٢﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترجمہ:۔ اور جب کہ آپ کے رب نے اولادِ آدمؑ کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان ہی کے متعلق اقرار لیا کہ کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کہ کیوں نہیں، ہم سب (اس واقعہ کے) گواہ بنتے ہیں، تا کہ تم لوگ قیامت کے روز (یوں نہ) کہنے لگو کہ ہم تو اس (توحید) سے (محض) بے خبر تھے۔

علامہ مکی ابو طالبؒ فرماتے ہیں کہ "وفیہ اختلاف، واختیار قالون الوقف علیہ" (ص۲۵) یعنی اس بَلٰی پر وقف کے بارے میں اختلاف ہے مگر قالونؒ (راوی حضرت نافع مدنیؒ) کے نزدیک اس پر وقف ہی مختار ہے۔

چھٹا سورہ نحل آیت ۲۸ میں۔ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ الخ

اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾	پوری آیت

ترجمہ:۔ جن کی جان فرشتوں نے حالتِ کفر میں قبض کی تھی پھر وہ (کافر) لوگ صلح (کا پیغام) ڈالیں گے کہ ہم تو کوئی برا کام نہ کرتے تھے (بَلٰی) کیوں نہیں بیشک اللہ تعالیٰ کو تمھارے سب اعمال کی پوری خبر ہے۔

ساتواں سورہ یٰسٓ آیت ۸۱ میں، اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾

اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾	پوری آیت

ترجمہ:۔ اور جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے ہیں کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ ان جیسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمیوں کو (دوبارہ) پیدا کردے (بلی) ضرور قادر ہے۔ اور وہ بڑا پیدا کرنے والا خوب جاننے والا ہے۔

آٹھواں سورہ غافر آیت ۵۰ میں۔

پوری آیت	قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾

ترجمہ:۔ فرشتے کہیں گے کہ (یہ بتلاؤ) کیا تمھارے پاس تمھارے پیغمبر معجزات لیکر نہیں آتے رہے تھے، دوزخی کہیں گے کیوں نہیں، ہاں آتے تو رہے تھے، فرشتے کہیں گے کہ پھر تم ہی دعا کرو، اور کافروں کی دعا محض بے اثر ہے۔

. نواں سورہ احقاف آیت ۳۳ میں عَلٰٓى اَنْ يُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ

پوری آیت	اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾

ترجمہ:۔ کیا ان لوگوں نے یہ نہ جانا کہ جس خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے میں ذرا نہیں تھکا وہ اس پر قدرت رکھتا ہے کہ مُردوں کو زندہ کردے کیوں نہ ہو بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

دسواں سورۃ انشقاق آیت ۱۵ میں

پوری آیت	اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ :۔ اس نے خیال کر رکھا تھا کہ اس کو (خدا کی طرف) لوٹنا نہیں ہے (آگے رد ہے اس خیال کا کہ لوٹنا) کیوں نہ ہوتا۔ اس کا رب اس کو خوب دیکھتا تھا۔

مذکورہ دس الفاظ "بَلٰی" سے بعض لوگوں نے ابتدار جائز رکھی ہے مگر یہ مختار نہیں ہے۔

دوسری قسم دوسری قسم ایسے "بَلٰی" کی ہے جس میں اس کے پہلے اور بعد والے کلمے اس سے متعلق ہوتے ہیں اس وجہ سے اس پر وقف غیر جائز ہے۔ اس قسم کے "بَلٰی" سات ہیں۔

پہلا سورۂ انعام آیت ۳۰ میں

وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ وُقِفُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۳۰

ترجمہ :۔ اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ وہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جاویں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعی نہیں ہے، وہ کہیں گے بیشک قسم اپنے رب کی، اللہ تعالیٰ فرما دے گا تو اب اپنے کفر کے عوض عذاب چکھو۔

دوسرا سورۂ نحل آیت ۳۸ میں۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۸

ترجمہ :۔ اور یہ لوگ بڑے زور لگا کر اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے اللہ اس کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا، کیوں نہیں؟ (زندہ کرے گا) اس وعدہ کو تو اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ذمہ لازم کر رکھا ہے لیکن اکثر لوگ یقین نہیں لاتے۔

تیسرا سورہ سبا آیت ۳ میں:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَأْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَأْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ الخ

ترجمہ:- اور یہ کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہ آوے گی، آپ فرما دیجئے کہ کیوں نہیں قسم ہے اپنے پروردگار عالم الغیب کی وہ ضرور تم پر آوے گی۔

چوتھا سورہ زمر آیت ۵۹ میں:

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾

ترجمہ:- یا کوئی عذاب کو دیکھ کر یوں کہنے لگے کہ کاش میرا (دنیا میں) پھر جانا ہو جائے پھر میں نیک بندوں میں ہو جاؤں. ہاں بے شک تیرے پاس میری آیتیں پہونچی تھیں سو تو نے ان کو جھٹلایا اور (جھٹلانا کسی شبہ کی بنا پر نہ تھا بلکہ) تو نے تکبر کیا اور کافروں میں (ہمیشہ) شامل رہا۔

پانچواں سورہ احقاف آیت ۳۴ میں:

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:- اور جس روز وہ کافر لوگ دوزخ کے سامنے لائے جاویں گے (ان سے پوچھا جائے گا) کیا یہ دوزخ امر واقعی نہیں ہے وہ کہیں گے کہ ہم کو اپنے پروردگار کی قسم ضرور امر واقعی ہے، ارشاد ہوگا کہ اپنے کفر کے بدلہ میں اس عذاب کو چکھو۔

چھٹا سورۂ تغابن آیت ۷ میں:-

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۷

ترجمہ:- یہ کافر (عذاب آخرت کا مضمون سنکر) یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہرگز ہرگز دوبارہ زندہ نہ کئے جاویں گے، آپ کہہ دیجئے کیوں نہیں، واللہ ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے کیا ہے تم کو سب جتلا دیا جائے گا (اور اس پر سزا دی جائے گی) اور یہ بعث (وجزا) اللہ تعالیٰ کو بالکل آسان ہے۔

ساتواں سورۂ قیامہ۔ آیت ۴ میں:

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝۳ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓي اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝۴

ترجمہ:- کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں ہرگز جمع نہ کریں گے، ہم ضرور جمع کریں گے کیونکہ ہم اس پر قادر ہیں کہ ہم اس کی انگلیوں کے پوروں تک درست کردیں

" بلیٰ " کے یہ وہ سات مقامات ہیں جن پر وقف قطعاً غیر جائز ہے، اور اس سے ابتدا بہتر نہیں، کیونکہ اس کے بعد والا کلمہ جواب ہے ماقبل کا۔

تیسری قسم

یہ قسم " بلیٰ " کی وقف کے اعتبار سے اختلافی ہے، مگر وقف نہ کرنا ہی احسن ہے، کیونکہ مابعد اس کے ماقبل سے متصل ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قسم کے پانچ ہیں۔

پہلا سورہ بقرہ آیت ۲۶۰ میں:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ الخ

ترجمہ:۔ اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھکو دکھلا دیجئے کہ آپ مُردوں کو کس کیفیت سے زندہ کریں گے، ارشاد فرمایا، کیا تم یقین نہیں لائے، انھوں نے عرض کیا کہ یقین کیوں نہ لاتا ولیکن اس غرض سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے قلب کو سکون ہوجاوے۔

دوسرا سورہ زمر آیت ۷۱ میں:

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اِلٰی جَھَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْھَا فُتِحَتْ اَبْوَابُھَا وَقَالَ لَھُمْ خَزَنَتُھَاۤ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَتْلُوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ رَبِّکُمْ وَیُنْذِرُوْنَکُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰی وَلٰکِنْ حَقَّتْ کَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ﴿۷۱﴾

ترجمہ:۔ اور جو کافر ہیں وہ جہنم کی طرف گروہ گروہ بنا کر ہانکے جاویں گے یہاں تک کہ جب دوزخ کے پاس پہونچیں گے تو (اس وقت) اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور ان سے دوزخ کے محافظ (فرشتے بطور ملامت) کہیں گے، کیا تمھارے پاس تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تمکو تمھارے رب کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے، اور تمکو تمھارے اس دن کے پیش آنے سے ڈرایا کرتے تھے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافر کہیں گے کہ ہاں لیکن عذاب کا وعدہ کافروں پر پورا ہو کر رہا۔

تیسرا سورہ زخرف آیت ۸۰ میں:

أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿٨٠﴾

ترجمہ:۔ ہاں کیا ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کی چپکی چپکی باتوں کو اور ان کے مشوروں کو نہیں سنتے، ہم ضرور سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس ہیں وہ بھی لکھتے ہیں۔

چوتھا سورہ حدید آیت ۱۴ میں:

يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ الخ ــ

ترجمہ:۔ (منافق) ان کو پکاریں گے کہ کیا (دنیا میں) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ (مسلمان) کہیں گے کہ ہاں (تھے تو سہی) لیکن تم نے اپنے کو گمراہی میں پھنسا رکھا تھا۔

پانچواں سورہ ملک آیت ۹ میں:

قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ الخ

ترجمہ:۔ وہ کافر (بطور اعتراف کے) کہیں گے کہ واقعی ہمارے پاس ڈرانے والا پیغمبر آیا تھا۔

قالون نے سورہ زمر والے بَلٰی پر وقف اختیار کیا ہے، اس کے علاوہ نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ نَعَمْ

قرآن کریم میں لفظ " نَعَمْ " چار جگہوں میں واقع ہیں۔

پہلا سورۂ اعراف کی آیت ۴۴ میں :

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ

ترجمہ :۔ اور اہلِ جنت اہلِ دوزخ کو پکاریں گے کہ ہم سے جو ہمارے رب نے وعدہ فرمایا تھا ہم نے تو اس کو واقع کے مطابق پایا سو تم سے جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے بھی اس کو مطابق واقع کے پایا؟ وہ کہیں گے ہاں ۔۔۔۔۔

یہاں اعراف آیت ۴۴ میں "نَعَمْ" پر وقف کر سکتے ہیں، کیونکہ لفظ نَعَمْ اپنے مابعد وماقبل سے غیر متعلق ہے۔ کیونکہ یہ اہل نار کا قول نہیں ہے۔

دوسرا ۔ اعراف آیت ۱۱۴ میں ،

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

ترجمہ :۔ اور وہ جادوگر فرعون کے پاس حاضر ہوئے، کہنے لگے کہ اگر ہم غالب آئے تو کیا ہم کو کوئی (بڑا) صلہ ملیگا؟ (فرعون نے) کہا کہ ہاں (بڑا انعام ملے گا)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور (مزید براں) تم مقرب لوگوں میں داخل ہو جاؤ گے۔

تیسرا، سورۂ شعراء کی آیت ۴۲ میں۔ مضمون اعراف و شعراء کا ایک ہے جادوگروں کے جواب میں فرعون نے کہا:

نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۲﴾

ترجمہ:- ہاں اور (مزید براں) تم اس صورت میں ہمارے مقرب لوگوں میں داخل ہو جاؤ گے۔

چوتھا۔ سورہ والصّٰفّٰت کی آیت ۱۸ میں:

قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

ترجمہ:- (بعث بعد الموت کے بارے میں سوال کے جواب میں) آپ کہدیجئے کہ ہاں (ضرور زندہ ہوگے) اور تم ذلیل بھی ہوگے۔

ان تینوں الفاظ "نَعَمْ" پر وقف نہ کرنا ہی بہتر ہے، کیونکہ یہ ماقبل اور مابعد سے متعلق ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نثر المرجان
فی
تعداد آیات القرآن

مؤلف

استاذ القراء قاری ابوالحسن علی اعظمی

صدر شعبہ قرآءت دارالعلوم دیوبند

قرآءت اکیڈمی ®

28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور

Ph.: 042 - 7122423

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

فنِ قراءت کی امہاتِ کتب کے مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور تابعینِ عظام رحمہم اللہ نے آیاتِ قرآنی کے شمار میں اور آیات اور فواصل کو یاد کرنے میں زبردست کوششیں کی ہیں۔

حضراتِ سلف رحمہم اللہ کی ان مساعی اور ان کی گراں قدر خدمات کو محفوظ کرنے کے لئے اہلِ علم اور ماہرِ فن نے کتابوں میں جمع کر دیا اور آیات کی شناخت اور پہچان کے لئے قواعدِ کلیہ بھی لکھ دئے۔

یہ واضح رہے کہ آیات اور فواصل کے آخر اور سرے اور ان کی پہچان کو ان حضراتِ ماہرین نے اپنی ذاتی رائے اور قیاس سے نہیں مقرر کیا۔ بلکہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان ہدایات پر مشتمل ہے جو صحابۂ کرام کو دی گئیں تھیں اور صحابہؓ سے تابعین حضرات نے اخذ کیں۔ اور یہ بالکل اسی طرح منقول ہے جس طرح قرآنی حروف اور وجوہِ قراءات تابعین اور صحابہ کے ذریعہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہیں۔ اس کا مدار بھی بعینہٖ نقل و روایت پر ہے۔

اس علم کی تعریف، موضوع اور فوائد

الفاصلہ | آیت میں آخر کلمہ کو فاصلہ کہتے ہیں جیسے۔ العٰلمین۔ مآب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَصِيْرًا۔ كُفُوًا اَحَدٌ

تعریف اس کی تعریف یہ ہے کہ آیات کا فن ایک ایسا فن ہے جس میں قرآن کی سورتیں اور ان کی آیات کا شمار اور ابتدائی اور آخری سرے بتائے جاتے ہیں۔

موضوع اس کا موضوع قرآن کی سورتیں اور آیتیں ہیں ــــــ کیونکہ اس علم میں انہی کے حالات بتائے جاتے ہیں۔

فوائد علم الفواصل اور ان کی معرفت کے زبردست فوائد ہیں مثلاً۔

① **نماز** کی صحت کے لئے اس کی ضرورت ہوتی ہے ــــــ کیونکہ حضرات فقہا، سورۂ فاتحہ میں ساتؔ آیات بتلاتے ہیں اگر اس سورت کی آیات کے اختلافات کا علم اور معرفت نہ ہوگی تو کس طرح سمجھا جائے گا کہ اس سورت میں ساتؔ آیات کس کے نزدیک کس طرح ہیں؟ اور یہ معلوم ہے کہ نماز کی صحت کا دارومدار فاتحہ کی ساتؔ آیات کی قرارت پر ہے۔

② **نماز** میں ایک معین مقدار اور تعداد کے مطابق تلاوت ضروری ہوتی ہے اس مقدار پر جو موعود اجر و ثواب ہے اس کا حصول علمِ فواصل ہی پر موقوف ہے۔

③ آیاتِ قرآنیہ کی مخصوص تعداد کی تعلیم و تعلم پر اجر و ثواب موجود ہے، نیز سونے سے پہلے کچھ مخصوص تعداد کی تلاوت پر اجر کا وعدہ ہے اس کا حصول بھی فواصل اور آیات کی معرفت پر موقوف ہے۔

④ **نماز** میں سورۂ فاتحہ کے بعد ضم سورت کے سلسلے میں کم سے کم بڑی ایک آیت اور چھوٹی تین آیات ضروری ہیں، اس کے بغیر وجوب یا سنت پر عمل غیر ممکن ہے بغیر اس کی معرفت کے کس ممکن ہوگا؟

⑤ **خطبۂ جمعہ** کی صحت کے لئے بھی کم سے کم ایک مکمل آیت کی تلاوت واجب ہے پس بغیر علم آیت اور معرفت فاصلہ کے کیسے آیت کا ہونا معلوم ہوگا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ یہ معلوم ہے کہ آیات پر وقف اَحب، مستحب اور مسنون ہے، پس وقفِ مسنونہ کی معرفت اسی علم پر موقوف ہے۔

⑦ امام ورشؒ اور امام ابوعمرو بصریؒ کے لئے مخصوص گیارہ سورتوں کی رؤسِ آیات پر بلاخلاف یا بالخلف تقلیل ہوتی ہے، پس اگر قاری کو یہ نہ معلوم ہوگا کہ کہاں مدنی اول اور بصری کے نزدیک راسِ آیت ہے اور کہاں نہیں ہے، تو کس طرح تقلیل بالخلف یا بلاخلاف پر عمل ممکن ہوگا، پس بابِ امالہ میں بھی اس علم کا حد درجہ اعتبار ہے۔

علماءِ اعداد

اعداد آیات اور علم الفواصل کے علماء قولِ مشہور کے مطابق سات ہیں۔

① المدنی الاول ② المدنی الاخیر ③ المکی ④ البصری
⑤ الدمشقی ⑥ الحمصی ⑦ الکوفی۔

المدنی الاول المدنی الاول سے مراد وہ اقوال ہیں جنکی روایت امام نافع مدنیؒ (م ۱۶۹ھ) اپنے شیخ ابوجعفر یزید ابن القعقاع المدنیؒ (م ۱۲۸ھ) اور شیخ شیبہ ابن نصاحؒ (م ۱۳۰ھ) سے کی ہے۔

اور جب حضرات کوفیین، اہلِ مدینہ سے مطلقاً بغیر کسی تعیین کے (کسی کا نام لئے بغیر) نقل کرتے ہیں تو اس سے مراد المدنی الاول المذکور ہی ہوتا ہے۔ اہل بصرہ بھی اہلِ مدینہ سے نقل کرتے ہیں مگر مطلقاً نہیں بلکہ "عن ورشؒ عن نافعؒ عن شیخیہ" کی تعیین کے ساتھ ـــــــ یہ مختصر سا فرق ہوا اہل کوفہ اور بصرہ کی روایت کا۔ پس بروایت کوفیین عن اھل المدینۃ آیاتِ قرآنی کی کل تعداد چھ ہزار دو سو سترہ (۶۲۱۷) ہوتی ہے۔ اور اہلِ بصرہ عن ورشؒ کی روایت پر آیات کی تعداد چھ ہزار دو سو چودہ (۶۲۱۴) ہوتی ہے (علامہ شاطبیؒ نے اہلِ کوفہ کی روایت کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتبار کیا ہے اور اس سلسلے میں آپ نے علامہ دانیؒ کی اتباع کی ہے)۔

المدنی الاخیر المدنی الاخیر سے وہ روایت مراد ہے جسے اسمٰعیل ابن جعفرؒ، سلیمان ابن جمازؒ کے واسطے سے یزیدؒ و شیبہؒ (المذکورین) سے نقل کرتے ہیں ان کے نزدیک آیات قرآنی کی تعداد چھ ہزار دو سو چودہ (۶۲۱۴) ہے

العدد المکی یہ وہ تعداد ہے جسے امام دانیؒ اپنی سندوں سے امام عبداللہ ابن کثیر مکی (بواسطہ ابن مجاہدؒ ابنِ جبیرؒ، ابن عباسؓ، ابی بن کعبؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نقل کرتے ہیں۔ مکی تعداد کے اعتبار سے تعدادِ آیات چھ ہزار دو سو دس (۶۲۱۰) ہے (نفائس البیان) اور کاشف العسر کے مطابق چھ ہزار دو سو انیس (۶۲۱۹) ہیں۔

العدد البصری یہ وہ تعداد ہے جسے عطار ابنِ یسارؒ اور عاصم الجحدریؒ نقل کرتے ہیں اور اس کا انتساب بعد میں ایوب ابن المتوکلؒ کی جانب کیا جاتا ہے ان کے اعتبار سے تعداد آیات چھ ہزار دو سو چار (۶۲۰۴) یا چھ ہزار دو سو پانچ (۶۲۰۵) ہیں۔

العدد الدمشقی یہ وہ تعداد ہے جسے ابن عامر شامیؒ کے شاگرد یحیٰی الذماریؒ اپنے استاذ سے نقل کرتے ہیں۔ امام شامیؒ، صحابی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناقل ہیں۔ ان کے شمار کے مطابق آیات کی تعداد چھ ہزار دو سو ستائیس (۶۲۲۷) یا بقولِ بعض چھ ہزار دو سو چھبیس (۶۲۲۶) ہے۔

العدد الحمصی اس عدد کی نسبت شریح ابنِ یزید الحمصی الحضرمیؒ کی طرف کی جاتی ہے، اس کے مطابق تعداد آیات چھ ہزار دو سو بتیس (۶۲۳۲) ہے۔

العدد الکوفی یہ تعداد اس روایت سے متعلق ہے جو حضرت حمزہؒ و سفیانؒ سے مروی ہے یہ دونوں حضرات، اہلِ علم اور ثقات علماء کے واسطوں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناقل ہیں۔ یہ عدد، عددِ کوفی سے مشہور ہے اسطرح اہلِ کوفہ کیلئے دو عدد ہو جاتے ہیں ایک تو وہی جو اہل مدینہ سے بہ عنوان المدنی الاول (المذکور) اور دوسرا یہ موخر الذکر العدد الکوفی، اس موخر الذکر کے مطابق تعداد آیات ۶۲۳۶ چھ ہزار دو سو چھتیس ہے۔

کسی کتاب یا حاشیۂ قرآن پر یا سورتوں کے آغاز میں اگر "المدنی" مطلقاً مذکور ہو یعنی بغیر اول یا ثانی کی قید کے تو اس سے مراد مدنی اول اور مدنی اخیر دونوں ہوتے ہیں اور جہاں کہیں "عدد حجازی" ہو تو اس سے مراد مدنیین اور عدد المکی تینوں ہوں گے۔ اسی طرح لفظ "شامی" سے الدمشقی اور الحمصی دونوں مراد ہوتے ہیں اور العراقی سے البصری اور الکوفی دونوں مراد ہوتے ہیں

قاری مقری کیلئے جن پانچ علوم (نہ کہ صرف چار علوم) کا جاننا ضروری ہے ان میں علم لعداد آیاتِ قرآنی کی اہمیت کا اندازہ ابتدائی تحریر سے بخوبی ہو جاتا ہے، اردو زبان میں اس موضوع پر ہندوستان میں راقم کی محدود معلومات کے اعتبار سے کوئی رسالہ یا کتاب نہیں تھی اس رسالہ کی تصنیف کا باعث یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے قبول فرما کر نافع بنائے۔ آمین۔

دیگر کتب کے ساتھ شیخ عبد الفتاح ابن عبد الغنی القاضی (م ۱۴۰۳ھ) کی مختصر مگر جامع نظم "الفوائد الحسان" اور خود موصوف ہی کی شرح "نفائس البیان" بطور خاص پیش نظر رہی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور جملہ خدامِ قرآن کو اعلیٰ علیین میں مرتبِ علیا سے سرفراز فرمائے۔ آمین

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

والصلوٰة والسلام علیٰ خاتم النبیین۔

ابو الحسن اعظمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نثر المرجان
فی تعداد آیات القرآن

سورۃ الفاتحہ کل آیات سات ہیں بالاتفاق، دو اختلافی ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مکی اور کوفی نے آیت شمار کیا ہے، اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کو نہیں شمار کیا ہے، مدنی، بصری شامی کے لئے اس کے برعکس ہے۔

سورۃ البقرۃ کل آیات بصری دو سو ستاسی ۲۸۷، آیات کوفی دو سو چھیاسی ۲۸۶ اور باقی پانچ شماروں میں دو سو پچاسی ۲۸۵ ہیں۔ بارہ آیات اختلافی ہیں؛ الٓمّٓ کوفی عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ شامی۔ اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ کو شامی نے ترک کیا ہے، اِلَّا خَائِفِيْنَ ۝ بصری۔ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ مدنی اخیر، عراقی اور شامی بالخلف مِنْ خَلَاقٍ ۝ الثانی (آیت ۲۰۰) مدنی اخیر اسے آیت نہیں شمار کرتے، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ غیر مکی بالخلف مکی کیلئے۔ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۝ حجازی۔ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ پہلا (آیت ۲۱۹) مدنی اخیر، کوفی شامی قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ بصری۔ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ اول (آیت ۲۵۴) حجازی مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ مدنی اول۔ اس سورۃ کے فواصل اور آیات "قم لنذبرا" کے حروف ثمانیہ میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

سورۃ آل عمران اس سورت کی کل آیات اجماعاً دو سو ہیں اختلافی سات ہیں۔ الٓمّٓ کوفی۔ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝ ماسوائے کوفی۔ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ ماسوائے شامی۔ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ ع تا ۵ ع حدید ع کوفی را لانجیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے باقی کلمات آل عمران ع، مائدہ ع، ع، اعراف ع، توبہ ع اور فتح ع پر آیت متروک ہے) وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ بصری و حمصی (لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ کو کسی نے آیت نہیں شمار کیا ہے۔ مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ حرمی و دمشقی، مگر ابو جعفر نہیں (اِنْ كُنْتُمْ مِّمَّا تُحِبُّوْنَ کو کسی نے آیت نہیں مانا ہے) مَقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۝ شامی یزید۔ اس سورت کے فواصل کے سرے مَلْ نَابَ دَرْطِقَ کے نو حروف ہیں۔

سورۃ النساء اس سورت کی کل آیات شامی ایک سو ستہتر کوفی، ایک سو چھہتر، حجازی و بصری ایک سو پچہتر، ایک سو پچھتر آیات اجماعی ہیں۔ دو اختلافی ہیں۔ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ع کوفی و شامی، عَذَابًا اَلِيْمًا ع شامی۔ اس سورت کے فواصل کے سرے وَامَنْلْ پانچ حروف ہیں۔

سورۃ المائدۃ اس سورت کی آیات ایک سو بیس کوفی، ایک سو تیئیس بصری اور حجازی و شامی ایک سو بائیس ہیں۔ اجماعی ایک سو بیس ہیں، اختلافی تین ہیں۔ بِالْعُقُوْدِ ۝ ع عَنْ كَثِيْرٍ ۝ ع ماسوائے کوفی فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ع بصری۔ اس سورت کے فواصل کے سرے لَمْ نُدَبِّرْ کے حروف ستہ ہیں۔

سورۃ الانعام آیات کوفی ایک سو پینسٹھ حجازی ایک سو سڑسٹھ شامی اور بصری ایک سو چھیاسٹھ ہیں ایک سو چونسٹھ اجماعی ہیں۔ چار آیات اختلافی ہیں۔ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۝ ع حجازی۔ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝ ع کوفی۔ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ ع، رَبِّىْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ع ماسوائے کوفی۔ اس سوت کے فواصل کے سرے لَمْ نُظِرْ کے حروف خمسہ ہیں۔

سورۃ الاعراف آیات کوفی اور حجازی دو سو چھ اور شامی و بصری دو سو پانچ ہیں۔ ان میں سے دو سو چار اجماعی ہیں، پانچ اختلافی ہیں۔ الٓمّٓصٓ کوفی۔ تَعُوْدُوْنَ ۝ ع کوفی۔ لَهُ الدِّيْنَ ۝ ع بصری، شامی۔ ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ع وَالْحُسْنٰى عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ع ۝

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں پر حجازی۔ اس سورت کے فواصل کے سرے وَنمُرَل کے حروف خمسہ ہیں۔

سورۃ الانفال اس سورت کی آیات ۷۵ پچہتر کوفی ۷۶ چھہتر حجازی و بصری اور ۷۷ ستہتر شامی، ۷۴ چوہتر اجماعی اور تین اختلافی ہیں۔ ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۞ ع بصری شامی كَانَ مَفْعُولًا ۞ پہلا ع ماسوائے کوفی، وَبِالْمُؤْمِنِينَ ۞ ع ماسوائے بصری۔ سورت کے فواصل قُطْرُ بِنَادِمٍ کے حروف ثمانیہ ہیں۔

سورۃ التوبۃ اس سورت کی آیات کوفی ایک ۱۲۹ سوانتیس اور ماسوائے کوفی ایک سوتیس ۱۳۰ ہیں۔ اجماعی ایک سوانتیس ۱۲۹ ہوئیں۔ اور قولِ صحیح کے اعتبار سے اختلافی چار ہیں۔ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۞ ع بصری (پہلا و تیسرا خارج) بصری کے لئے اس پر آیت کی روایت عاصم جحدری سے معلی کی ہے اور یہی صحیح اور معتبر ہے، دوسری روایت، تیسرے مِنَ الْمُشْرِكِينَ پر نہ کہ دوسرے پر یہ روایت عاصم جحدری ؒ سے شہاب کی ہے، یہ غیر معتبر اور غیر صحیح ہے، يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۞ ع شامی (دمشقی) وَعَادٍ وَثَمُودَ ۞ ع حجازی۔ اتحاف میں اختلافی پانچ ہیں اس طرح پر کہ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ثالث قول ثانی کے اعتبار سے جس کا ذکر اوپر ہوا، الدِّينُ الْقَيِّمُ ۞ ع صرف حمصی کے لئے، اس سورت کے فواصل نَمُلَارَدَب کے حروف سبعہ ہیں۔

سورۃ یونس اس سورت کی کل آیات شامی ایک سو دس ۱۱۰ اور ماسوائے شامی ایک سو نو ہیں۔ ایک سو آٹھ اجماعی۔ اور اختلافی تین ہیں۔ لَهُ الدِّينَ ۞ ع شامی۔ لِمَا فِي الصُّدُورِ ۞ ع شامی مِنَ الشّٰكِرِينَ ۞ ع ماسوائے شامی۔ اس سورت کے فواصل لَمْ نَرَ کے چار حروف میں سے کسی پر ختم ہوتے ہیں۔

سورۃ هود اس سورت کی آیات حرمی، بصری (مدنی اخیر مکی و بصری) ایک سو اکیس ۱۲۱ ہیں۔ شامی کے لئے ایک سو بائیس ۱۲۲ اور کوفی کے لئے ایک سو تیئس ۱۲۳ ہیں۔ اسکی اجماعی آیات ایک سو اٹھارہ ۱۱۸ اور اختلافی سات ہیں۔ مِمَّا تُشْرِكُونَ ۞ ع کوفی (وحمصی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ (ع کی آیت) حرمی، کوفی و دمشقی مِنْ سِجِّیْلٍ ○ ع مدنی اخیر و مکی مَنْضُوْدٍ ○ ع اِنَّا عٰمِلُوْنَ ع ماسوائے مدنی اخیر و مکی۔ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ ع حرمی و حمصی۔ وَلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ ○ ع بصری دمشقی، کوفی۔ اس سورت کے فواصل دو مجموعوں کے بارہ حرفوں میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں ۱ دُقْ ظِلَّ مُصْطَبِرٍ نَزْدٍ ۲ زَنْ لَمْ ظَلَّ بُزْ ذُطْ قَصْ۔

سورۃ یوسف اس سورت کی آیاتِ اجماعی ایک سو گیارہ ہیں، اس سورت میں اختلافی آیات نہیں ہیں۔ اس کے فواصل لَمْ نَرَ کے حروف اربعہ میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

سورۃ الرعد اس سورت کی کل آیاتِ کوفی تینتالیس، حجازی چوالیس بصری پینتالیس اور شامی سینتالیس ہیں۔ اجماعی بیالیس اختلافی چھ ہیں۔ مِنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ○ ع وَالنُّوْرُ ○ ع ماسوائے کوفی۔ اَلْبَصِیْرُ ○ ع شامی، اَلْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ○ ع حمصی۔ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ○ ع شامی مِنْ كُلِّ بَابٍ ع عراقی و شامی۔ فواصل نَدْ بَرْ لَقَعْ کے حروفِ سبعہ میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

سورۃ ابراھیم اس سورت کی کل آیات بصری اکیاون، کوفی باون حجازی چون اور شامی پچپن ہیں۔ اجماعی آیات اننچاس ہیں۔ اور اختلافی سات ہیں۔ اِلَى النُّوْرِ ○ ع (دونوں آیت ۱ و ۲ میں) حرمی و شامی۔ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ○ ع بصری و حرمی کے لئے بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ع کوفی، شامی و مدنی اول۔ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ع ماسوائے مدنی اول۔ (باقی چھ حضرات کے لئے آیت ہے نہ کہ وَلَا فِي السَّمَآءِ کہ یہ اجماعاً آیت ہے) لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ○ ع ماسوائے بصری باقی چھ کے لئے عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ○ ع شامی فواصل رَدْ مَبَنْ ظَزْ صَثَلْ کے دس حروف میں سے کسی ایک پر ختم ہوتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الحجر اس سورت کی کل آیات ننانوے ۹۹ ہیں، اور یہ سب اجماعی ہیں، اس کے فواصل کمل کے حروف ثلثہ میں سے کسی پر ختم ہوتے ہیں۔

سورۃ النحل اس سورت کے فواصل و آیات اجماعاً ایک سو اٹھائیس ۱۲۸ ہیں۔ اسکے فواصل نبرُ کے حروف ثلثہ میں سے کسی پر ختم ہوتے ہیں۔

سورۃ الاسراء اس سورت کی کل آیات حسب شمار کوفی ایک سو گیارہ ۱۱۱ اور ماسوائے کوفی ایک سو دس ۱۱۰ ہیں اور یہ اجماعی ہیں، ایک آیت اختلافی ہے، اور وہ ہے لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا کوفی نے اسے آیت شمار کیا ہے۔ اس کی آیات را کے دو حروف پر ختم ہوتی ہیں۔ یعنی را اور الف پر۔

سورۃ الکھف اس سورت کی کل آیات حجازی کے شمار پر ایک سو پانچ ۱۰۵، شامی کے شمار پر ایک سو چھ ۱۰۶ کوفی کے شمار پر ایک سو دس ۱۱۰ اور بصری کے شمار پر ایکسو گیارہ ۱۱۱ ہیں۔ ایک سو ایک ۱۰۱ اجماعی اور گیارہ ۱۱ اختلافی ہیں۔ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ○ ع ماسوائے شامی۔ اِلَّا قَلِيْلٌ ○ ع مدنی اخیر۔ ذٰلِكَ غَدًا ○ ماسوائے مدنی اخیر بَيْنَهُمَا زَرْعًا ○ ع ماسوائے مکی مدنی اول مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ○ ع ماسوائے مدنی اخیر و شامی فَاَتْبَعَ سَبَبًا ○ ع (دونوں) عراقی عِنْدَهَا قَوْمًا ○ ع ماسوائے مدنی اخیر و کوفی۔ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ○ ع عراقی و شامی اس سورت کے فواصل لا کم الف پر ختم ہوتے ہیں۔

سورۃ مریم اس سورت کی کل آیات مکی اور مدنی اخیر کے شمار میں ننانوے ۹۹ ہیں، مدنی اول عراقی و شامی شمار میں اٹھانوے ۹۸ ہیں۔ ستانوے ۹۷ آیات اجماعی اور تین اختلافی ہیں۔ كٓهٰيٰعٓصٓ ○ ع کوفی (لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا کوفی نے نہیں شمار کیا ہے) باقی چھ کے لئے ہے فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ○ ع پہلا مدنی اخیر اور مکی کیلئے ہے۔ اس کے فواصل نادِمُ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ طٰہٰ کل آیات بر شمار بصری ایک سو بتیس ۱۳۲ ہیں۔ کوفی کیلئے ایک سو پینتیس ۱۳۵، حجازی ایک سو چونتیس ۱۳۴، حمصی ایک سو اڑتیس ۱۳۸ اور دمشقی ایک سو چالیس ۱۴۰ ہیں۔ اجماعی ایک سو چھبیس ہیں۔ بائیس ۲۲ اختلافی ہیں۔ طٰہٰ ۞ ۱ع کوفی کے لئے ہے نہ کسی اور کے لئے۔ فِیٓ اَھْلِ مَدْیَنَ ۞ ع، مَعَنَا بَنِیٓ اِسْرَآئِیْلَ ۞ ع وَلَا تَحْزَنَ ۞ ع شامی کے لئے۔ وَلَقَدْ اَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی ۞ ع شامی کے لئے مَحَبَّۃً مِّنِّیْ ۞ ع حجازی و شامی کے لئے۔ فُتُوْنًا ۞ ع بصری و شامی کے لئے۔ وَاصْطَنَعْتُکَ لِنَفْسِیْ ۞ ع شامی و کوفی۔ کَثِیْرًا ۞ ع دونوں ماسوائے بصری فَاقْذِفِیْهِ فِی الْیَمِّ ۞ ع حمصی کیلئے۔ رَاَیْتَھُمْ ضَلُّوْا ۞ ع اور مِنَ الْیَمِّ مَا غَشِیَھُمْ ۞ ع یہ دونوں کوفی کے لئے ہے۔ وَعْدًا حَسَنًا ۞ ع اِلَیْھِمْ قَوْلًا ۞ ع مدنی اخیر کے لئے (اور ایک ضعیف قول پر شامی کے لئے بھی) اَلْقَی السَّامِرِیُّ ۞ ع ماسوائے مدنی اخیر غَضْبَانَ اَسِفًا ۞ ع وَاِلٰهُ مُوْسٰی ۞ ع مدنی اول اور مکی کے لئے (ان کے لئے فَنَسِیَ پر آیت نہیں ہے اور جن پانچ حضرات کے لئے فَنَسِیَ پر آیت ہے ان کے لئے مُوْسٰی پر نہیں) قَاعًا صَفْصَفًا ۞ ع ماسوائے حجازی زَھْرَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۞ ع مِّنِّیْ ھُدًی ۞ ع ماسوائے کوفی و حمصی علامہ البناء نے اتحاف فضلاء البشر میں اختلافی آیات چوبیس بتا کر تفصیل تیئس ۲۳ کی بیان کی ہے۔ اور ضَنْکًا ۞ ع کو حمصی کے لئے آیت بتائی ہے جو لغزش قلم کا نتیجہ ہے۔ اس کے فواصل یَوْمَنَالَ کے حروف سدہ ہیں۔

سورۃ الانبیاء اس سورت کی کل آیات ایک سو گیارہ ۱۱۱ ہیں۔ اختلافی ایک ہے جو لَا یَضُرُّکُمْ ہے اسے کوفی نے شمار کیا ہے ان کے نزدیک کل ایک سو بارہ ۱۱۲ ہوگئیں اس کے فواصل نَمْ کے دو حروف ہیں۔

سورۃ الحج اس سورت کی آیات شامی چوہتر، بصری پچھتر ۷۵، مدنی چھہتر ۷۶، مکی ستتر ۷۷ اور کوفی اٹھتر ۷۸ ہیں، چوہتر اتفاقی اور پانچ اختلافی ہیں۔ اَلْحَمِیْمُ ۞ ع اَلْجُلُوْدُ ۞ ع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوفی۔ عَادٌ وَّثَمُوْدُ ○ ع ماسوائے شامی۔ وَقَوْمُ لُوْطٍ ○ ع حجازی و کوفی۔
سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ○ غ مکی فواصل مُدْ رج تنظ اُبْزطَ کے گیارہ حروف ہیں۔

سورۃ المؤمنون اس سورت کی کل آیات کوفی و حمصی کے شمار پر ایک سو اٹھارہ ہیں۔ باقی حضرات کے لئے ایک سو انیس ۱۱۹ کیونکہ وَ اَخَاهُ هٰرُوْنَ ○ ع ماسوا کوفی و حمصی باقی حضرات یعنی حجازی دمشقی و بصری کے لئے ہے۔ فواصل نم کے دو حروف ہیں۔

سورۃ النور اس سورت کی کل آیات حجازی باسٹھ ۶۲، حمصی تریسٹھ ۶۳ اور دمشقی و عراقی چونسٹھ ۶۴ ہیں۔ اجماعی اکسٹھ ۶۱، اختلافی تین ۳ ہیں۔ اَلْاٰصَالَ ○ ع بِالْاَبْصَارِ ○ ع عراقی و شامی۔ لِاُولِی الْاَبْصَارِ ○ ع ماسوائے حمصی۔ فواصل نعل رب کے حروف خمسہ ہیں۔

سورۃ الفرقان اس سورت کی کل آیات بلا خلاف ستتر ہیں فواصل لا کے دو حروف ہیں۔

سورۃ الشعراء اس سورت کی کل آیات کوفی، شامی و مدنی اول کے لئے دو سو ستائیس ۲۲۷، مدنی اخیر مکی بصری کے لئے دو سو چھبیس ۲۲۶ ہیں۔ دو سو چوبیس ۲۲۴ اجماعی اور چار آیات اختلافی ہیں۔ طٰسٓمٓ ○ کوفی۔ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ ع ماسوائے کوفی۔ اَیْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ○ ع ماسوائے بصری۔ بِهِ الشَّیٰطِیْنُ ○ ع ماسوائے مکی و مدنی اخیر، فواصل لِمَنْ کے حروف ثلثہ ہیں۔

سورۃ النمل اس سورت کی کل آیات کوفی ترانوے ۹۳، شامی و بصری چورانوے ۹۴، حجازی پچانوے ۹۵ ہیں۔ ترانوے ۹۳ اجماعی دو اختلافی ہیں۔ بَاْسٍ شَدِیْدٍ ○ ع ماسوائے شامی و عراقی۔ مُمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَا ○ ع ماسوائے کوفی۔ فواصل نم د ر کے حروف اربعہ ہیں۔

سورۃ القصص اس سورت کی کل آیات بالاتفاق اٹھاسی ہیں۔ اختلافی دو ہیں۔ طٰسٓمٓ ○ ع کوفی۔ مِنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ ○ ع حجازی، شامی، بصری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ○ ع حجازی، دمشقی، عراقی۔ (علامہ جعبری نے عَلَی الطِّیْنِ ○ ع کا حمصی کے لئے اضافہ کیا ہے "نَاظِمَۃُ الزُّھْرِ" میں اسے شبہ الفاصلہ میں شمار کیا ہے)

فواصل لَمْ نَرَ کے حروف اربعہ ہیں۔

سورۃ العنکبوت اس سورت کی کل آیات حمصی نہتر ہیں۔ ماسوائے حمصی ایک قول پر ۶۹ نہتر اور دوسرے قول پر ۶۸ اٹھسٹھ ہیں۔ اٹھسٹھ اجماعی اور پانچ اختلافی ہیں۔ الٓمّٓ کوفی۔ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ○ ع حجازی و حمصی۔ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ○ ع بصری و دمشقی۔ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ ○ ع حمصی فِیْ نَادِیْکُمُ الْمُنْکَرَ ○ ع بالخلف مدنی اول فواصل مِنْ لَدُ کے حروف اربعہ ہیں۔

سورۃ الروم اس کی آیات مکی و مدنی آخر انسٹھ ۵۹ باقی شماروں میں ساٹھ ۶۰ ہیں، اجماعی ستاون ۵۷ ہیں، پانچ اختلافی ہیں۔ الٓمّٓ ○ ع کوفی۔ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ○ کوفی، شامی، بصری مدنی اول کے لئے۔ بِضْعِ سِنِیْنَ ○ ع ماسوائے کوفی و مدنی اول۔ سَیَغْلِبُوْنَ ○ ع ماسوائے مکی بالخلف (مگر یہ خلف غیر معتبر ہے یعنی مکی کے لئے آیت کا شمار ہی صحیح ہے) یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ ع مدنی اول۔ فواصل نَمِرٌ کے حروف ثلثہ ہیں۔

سورۃ لقمٰن اس کی آیات حجازی تینتیس ۳۳، اور شامی و عراقی چونتیس ۳۴۔ اجماعی تینتیس ۳۳ اور اختلافی دو ۲ ہیں۔ الٓمّٓ ○ ع کوفی لَہُ الدِّیْنَ ○ ع بصری، شامی فواصل مُنْدَ رِظٍ کے حروف خمسہ ہیں۔

سورۃ الٓمّٓ سجدہ اس کی آیات بصری انتیس ۲۹، ماسوائے بصری تیس ۳۰، اجماعی انتیس ۲۹، اختلافی دو ۲ ہیں۔ الٓمّٓ ○ ع کوفی۔ جَدِیْدٍ ○ ع حجازی و شامی فواصل مُنْدَلٌ کے حروف اربعہ ہیں۔

سورۃ الاحزاب اس کی کل آیات تہتر ۷۳ اجماعی ہیں۔ فواصل لَا کے دو حروف ہیں

سورۃ سبا اس سورت کی آیات شامی پچپن ۵۵ اور ماسوائے شامی چون ۵۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اجماعی ہیں اور ایک آیت عَنْ یَّمِیْنٍ وَّشِمَالٍ ○ ع اختلافی ہے جو شامی کیلئے معدود ہے، اس کے فواصل ظن لمد بر کے حروف سبعہ ہیں۔

سورۃ فاطر اس سورت کی کل آیات شامی و مدنی آخر چھیالیس۴۶، مدنی اول مکی عراقی کے لئے پینتالیس۴۵، اور حمصی چوالیس۴۴ ہیں، انتالیس۳۹ اجماعی ہیں، اور صاحب ناظمۃ الزہر کے بیان کے اعتبار سے ساتؔ اور اتحاف کے اعتبار سے نو اختلافی ہیں، لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ○ اول ع بصری، شامی۔ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ○ ع۲ وَلَا النُّورُ ○ ع اور اس سے قبل وَالْبَصِيرُ ○ ماسوائے بصری اور حمصی کے لئے جَدِيدٍ ع۳ متروک ہے (بِعَزِيزٍ، وَلَا النُّورُ ○ کے بارے میں بصری کے دو قول ہیں ۱ اول معدود، ثانی متروک یہی صحیح اور معمول بہ ہے ۲ اول متروک ثانی معدود) أَنْ تَزُولَا ○ ع بصری مَنْ فِي الْقُبُورِ ○ ع۳ ماسوائے شامی۔ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ○ ع۵ بصری، شامی، مدنی اخیر۔ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ ع ماسوائے حمصی اَلنَّذِيرُ ○ ع۳ ماسوائے حمصی۔ فواصل نرادمن بر کے حروف سبعہ ہیں۔

سورۃ یٰسٓ اس سورت کی آیاتِ کوفی تراسی۸۳ اور ماسوائے کوفی بیاسی۸۲، اختلافی آیت ایک ہے یٰسٓ ○ ع کوفی نے آیت شمار کیا ہے اس کے فواصل نم کے دو حروف ہیں۔

سورۃ الصّٰفّٰت اس سورت کی کل آیات یزید و بصری ایک سو اکیاسی۱۸۱ اور ان کے ماسوا کے لئے ایک سو بیاسی ہیں۱۸۲، ایک سو اناسی۱۷۹ اجماعی اور چار اختلافی ہیں۔ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ○ ع ماسوائے حمصی۔ دُحُورًا ○ ع حمصی وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ○ ع۲ ماسوائے بصری۔ وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ○ ع۵ ماسوائے ابو جعفر۔ اس کے فواصل قد مر بنا کے حروف ستہ ہیں۔

سورۃ صٓ اس کی آیات کوفی اٹھاسی۸۸، حجازی، شامی اور بصریین میں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایوب ابن متوکلؒ اور یعقوب حضرمیؒ کے شمار پر چھیاسی ۸۶ اور انہیں بصریین میں سے عاصم جحدریؒ کے شمار پر پچاسی ۸۵ ہیں۔ چوراسی ۸۴ اجماعی پانچ اختلافی ہیں صٓ ۞ ع۱ کوفی، ذِی الذِّکۡرِ ۞ ع۲ کوفی۔ غَوَّاصٍ ۞ ع۳ ماسوائے بصری نَبَؤٌا عَظِیۡمٌ ۞ ع۴ ماسوائے حمصی، وَالۡحَقَّ اَقُوۡلُ ۞ ع۵ کوفی وحمصی و ایوب اس کے فواصل۔ قَصۡدٌ مِنۡ لُجٍّ بَطۡرٍ کے حروف عشرہ ہیں۔

سورۃ الزمر اس کی آیات کوفی پچھتر ۷۵، شامی تہتر ۷۳ اور حجازی و بصری بہتر ۷۲ ہیں۔ اجماعی نشتر، اختلافی سات ہیں۔ فِیۡمَا هُمۡ فِیۡهِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ۞ ع۱ ماسوائے کوفی مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّیۡنَ ۞ ع۲ کوفی، شامی۔ لَهٗ دِیۡنِیۡ ۞ ع۲ اور دوسرا فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ۞ ع۳ کوفی فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۞ ع۴ کوفی فَبَشِّرۡ عِبَادِ ۞ ع۵ ماسوائے مدنی اول و مکی۔ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۞ ع۶ مکی و مدنی اول۔ اس کے فواصل مِنۡ رَّبٍ یَدُلُّ کے حروف سبعہ ہیں۔

سورۃ المؤمن اس سورت کی آیات بصری بیاسی ۸۲، حجازی وحمصی چوراسی ۸۴ کوفی پچاسی ۸۵، دمشقی چھیاسی ۸۶ ہیں، اجماعی اسی اور نو ۸۹ اختلافی ہیں حٰمٓ ۞ ع۱ کوفی۔ اَلتَّلَاقِ ۞ ع۲ ماسوائے دمشقی۔ بَارِزُوۡنَ ۞ ع۲ دمشقی کٰظِمِیۡنَ ۞ ع۲ ماسوائے کوفی تُشۡرِکُوۡنَ ۞ ع۳ کوفی وشامی (شامی کیلئے یہی اصح ہے، شامی کی وجہ ثانی ترک، یہ زیادات قصیدۂ ناظمۃ الزہر سے) اِسۡرَآئِیۡلَ الۡکِتٰبَ ۞ ع۶ ماسوائے بصری و مدنی اخیر دَمَا یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَالۡبَصِیۡرُ ۞ ع۶ مدنی اخیر اور شامی کے لئے، یُسۡحَبُوۡنَ ۞ ع۸ ماسوائے بصری، مکی، مدنی اول حمصی۔ فِی الۡحَمِیۡمِ ۞ ع۸ مکی و مدنی اول۔ اس کے فواصل مُدۡ بِرٍ نَعۡلِقُ کے حروف ثمانیہ ہیں۔

سورۃ فصّلت اس سورت کی آیات کوفی چون ۵۴ حجازی اور بصری و شامی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باون ۵۲ ہیں۔ باون ۵۲ اجماعی دو ۲ اختلافی ہیں۔ حٰمٓ ۲ ○ ع ۱ کوفی، صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ○ ع ۲ حجازی وکوفی۔ اس کے فواصل بمن دعاز بصططظض کے دس ۱۰ حروف ہیں۔

سورۃ الشوریٰ اس سورت کی کل آیات کوفی ترپن ۵۳ ہیں، حمصی اکیاون ۵۱، حجازی ودمشقی پچاس ۵۰ اور بصری کے لیے بقولِ واحد انچاس ۴۹ اور بقولِ ثانی پچاس ۵۰۔ اجماعی آیات پچاس ۵۰ اختلافی تین ۳ ہیں۔ حٰمٓ ۲ ○ ع ۱ کوفی عٓسٓقٓ ۲ ○ ع ۱ کوفی و حمصی۔ کَالْاَعْلَامِ ○ ع ۴ کوفی فواصل مفلہ بدز صن کے نو ۹ حروف ہیں

سورۃ الزخرف اس سورت کی آیات شامی اٹھاسی ۸۸ ماسوائے شامی نواسی ۸۹ ہیں۔ اجماعی اٹھاسی ۸۸ اختلافی دو ۲ ہیں۔ حٰمٓ ۲ ○ ع ۱ کوفی۔ هُوَ مَهِيْنٌ ○ ع ۵ ماسوائے کوفی و شامی اس کے فواصل ہنل کے حروف ثلثہ ہیں۔

سورۃ الدخان اس سورت کی آیات کوفی انسٹھ ۵۹، بصری ستاون ۵۷، حجازی، شامی چھپن ۵۶ ہیں چھپن اجماعی، چار ۴ اختلافی ہیں۔ حٰمٓ ○ ع ۱ کوفی۔ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ○ ع ۲ کوفی، فِي الْبُطُوْنِ ○ ع ۳ ماسوائے شامی ومدنی اول۔ اَلزَّقُّوْمِ ○ ع ۲ ماسوائے مدنی اخیر، مکی و حمصی۔ اس کے فواصل من کے دو ۲ حروف ہیں۔

سورۃ الجاثیہ اس کی کل آیات کوفی سینتیس ۳۷ ہیں۔ ماسوائے کوفی چھتیس ۳۶ ہیں، صرف حٰمٓ ۲ ○ ع ۱ میں اختلاف ہے کوفی کیلئے آیت ہے، اسکے فواصل من کے دو ۲ حروف ہیں۔

سورۃ الاحقاف اس کی کل آیات کوفی پینتیس ۳۵، اور ماسوائے کوفی چونتیس ۳۴ ہیں ایک ۱ اختلافی ہے یعنی حٰمٓ ۲ ○ ع ۱ کوفی۔ فواصل منر کے حروف ثلثہ ہیں۔

سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کی آیات کوفی اڑتیس ۳۸ ہیں، حجازی ودمشقی انتالیس ۳۹ اور بصری و حمصی چالیس ۴۰ ہیں چھتیس ۳۶ اجماعی سات ۷ اختلافی ہیں۔ اَوْزَارَهَا ○ ع ۱ ماسوائے کوفی و حمصی الرِّقَابِ ○ ع ۱ الْوَثَاقَ ○ ع ۱ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ○ ع تینوں حمصی کے لئے بَالَهُمْ ○ ع ۱ اَقْدَامَكُمْ ○ ع ۱ ماسوائے حمصی، لِلشّٰرِبِيْنَ ○ ع ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصری و حمصی کے لئے فواصل کے حروف مِیقَانُ ہیں۔

سورۃ الفتح اس کی کل آیات بالاتفاق انتیس ۲۹ ہیں۔ اس کی کل آیتوں کے سرے الف پر ہیں۔

سورۃ الحجرات اس کی کل آیات بالاتفاق اٹھارہ ۱۸ ہیں۔ فواصل کے سرے مَنَر کے حروف ثلثہ ہیں۔

سورۃ قٓ اس کی کل آیات اجماعی پینتالیس ۴۵ ہیں۔ فواصل کے حروف طِبْ صَدْ رَظَجَ کے حروف سبعہ ہیں۔

سورۃ الذٰریٰت کل آیات اجماعی ساٹھ ۶۰ ہیں فواصل کے حروف کَمُنْ مِنْ قَاعٍ کے حروف سبعہ ہیں۔

سورۃ الطّور کل آیات کوفی، شامی، انچاس ۴۹، بصری اڑتالیس ۴۸، حجازی سینتالیس ۴۷ ہیں، سینتالیس ۴۷ اجماعی دو ۲ اختلافی ہیں۔ وَالطُّوْرِ ○ ع۱ شامی، عراقی، دَعًّا ○ ع۱ شامی، کوفی۔ فواصل مَنْ رَاعَ کے حروف خمسہ ہیں۔

سورۃ النجم کل آیات حجازی و شامی اکسٹھ ۶۱ کوفی و حمصی کے لئے باسٹھ ۶۲ ہیں، ساٹھ ۵۹ اجماعی، تین ۳ اختلافی ہیں۔ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ○ ع۱ کوفی۔ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ○ ع۲ شامی، الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ ع۲ حجازی، حمصی، عراقی۔ فواصل هُوَنَا کے حروف اربعہ ہیں۔

سورۃ القمر کل آیات اجماعی پچپن ۵۵ ہیں۔ فواصل رَا پر ہیں۔

سورۃ الرحمٰن اس کی کل آیات کوفی و شامی اٹھتر ہیں، بصری چھہتر ۷۶، حجازی ستتر ۷۷، اجماعی چوہتر ۷۴ اختلافی پانچ ۵ ہیں۔ اَلرَّحْمٰنُ ○ ع۱ کوفی، شامی۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ اول ○ ع۱ ماسوائے مدنی اول و اخیر۔ لِلْاَنَامِ ○ ع۱ ماسوائے مکی شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ○ ع۲ حجازی۔ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○ ع۲ ماسوائے بصری۔ فواصل نَمِرُ کے حروف ثلثہ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الواقعۃ اس سورت کی کل آیات حجازی و شامی ننانوے ۹۹، بصری ستانوے ۹۷ کوفی چھیانوے ۹۶ ہیں۔ اتفاقی نواسی ۸۹ اختلافی پندرہ ۱۵ ہیں۔ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ اول ○ ع ماسوائے کوفی۔ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ اول ○ ع ماسوائے کوفی۔ فَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ اول ○ ع ماسوائے کوفی و مدنی اخیر۔ وَحُوْرٌ عِيْنٌ کوفی و مدنی اول۔ اِنْشَاءً ○ ع ماسوائے بصری۔ مَّوْضُوْنَةٍ ○ ع ماسوائے بصری و شامی۔ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ○ ماسوائے مدنی اخیر و شامی لَمَجْمُوْعُوْنَ ○ ع مدنی اخیر و شامی۔ وَرَيْحَانٌ ○ ع شامی وَلَا تَاْثِيْمًا ○ ع ماسوائے مدنی اول و مکی۔ وَاَبَارِيْقَ ○ ع مدنی اخیر و مکی كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ○ ع مکی و حمصی فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ اول ○ ع ماسوائے مکی۔ اَوَاٰبَاؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ○ ع ماسوائے حمصی۔ فواصل ھائم قَدْ بَلَّ کے حروف ثمانیہ ہیں۔

سورۃ الحدید اس کی آیات کوفی و بصری انتیس ۲۹ اور ماسوائے عراقی اٹھائیس ۲۸ ہیں اٹھائیس ۲۸ اجماعی، دو ۲ اختلافی ہیں۔ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ○ ع کوفی وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ○ ع بصری۔ اس کے فواصل مُرْتَبِدٌ نَزَلَ کے حروف سبعہ ہیں

سورۃ المجادلۃ اس سورت کی آیات مکی و مدنی آخر اکیس ۲۱ اور مدنی اول و شامی و عراقی کے لئے بائیس ۲۲ ہیں، اجماعی اکیس ۲۱۔ اختلافی ایک ہے فِي الْاَذَلِّيْنَ ○ ع ماسوائے مکی و مدنی آخر فواصل مَرَّ نَدٌ کے حروف خمسہ ہیں۔

سورۃ الحشر اس کی کل آیات اجماعاً چوبیس ۲۴ ہیں، فواصل مُرْبِنٌ کے حروف اربعہ ہیں

سورۃ الممتحنۃ اس کی کل آیات بالاتفاق تیرہ ۱۳ ہیں فواصل لِنْزِمْدٌ کے حروف خمسہ ہیں۔

سورۃ الصف اسکی کل آیات بالاجماع چودہ ۱۴ ہیں. فواصل مَنَصَ کے حروف ثلثہ ہیں۔

سورۃ الجمعۃ اسکی کل آیات بالاتفاق گیارہ ۱۱ ہیں. فواصل مَنْ کے دو حروف ہیں۔

سورۃ المنٰفقون اسکی کل آیات بالاتفاق گیارہ ۱۱ ہیں. فواصل نون پر ختم ہوتے ہیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ التغابن اسکی آیات بالاجماع اٹھارہ ۱۸ ہیں۔ فواصل رُمْ دِنْ کے حروف اربعہ ہیں۔

سورۃ الطلاق اسکی کل آیات حمصی تیرہ ۱۳ حجازی کوفی و دمشقی بارہ ۱۲، بصری گیارہ ۱۱ اختلافی چار ہیں۔ اَلْیَوْمِ الْاٰخِرِ ○ ع۲ دمشقی یٰاُولِی الْاَلْبَابِ ○ ع۲ مدنی اول، مَخْرَجًا ○ ع۲ مدنی اخیر کوفی مکی، حمصی قَدِیْرٌ ○ ع۲ حمصی فواصل رَبَا کے تین حروف ہیں۔

سورۃ التحریم اسکی آیات حمصی تیرہ ۱۳ ماسوائے حمصی بارہ ۱۲ بارہ ۱۲ اتفاقی ایک ۱ اختلافی ہے۔ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ○ ع۲ حمصی۔ فواصل مُرانِ کے حروفِ اربعہ ہیں۔

سورۃ الملك اسکی کل آیات یزید۔ یعنی مدنی اول یزیدی، بصری، شامی، عراقی کے شمار پر تیس ۳۰، مکی شیبہ نافع کے لئے اکتیس ۳۱، تیس ۳۰ اجماعی، ایک ۱ اختلافی ہے وہ قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ○ ع ہے، نافع شیبہ مکی نے اسے آیت شمار کیا ہے۔ فواصل رُمْنَ کے تین حروف ہیں۔

سورۃ نٓ اسکی آیات اجماعاً باون ۵۲ ہیں۔ فواصل نَمْ کے دو حروف ہیں۔

سورۃ الحاقۃ اسکی کل آیات بصری و دمشقی اکیاون ۵۱ اور باقی حضرات کے شمار پر باون ۵۲ ہیں۔ اکیاون ۵۱ اتفاقی اور تین اختلافی ہیں: اَلْحَاقَّةُ اول کوفی حُسُوْمًا ○ ع حمصی۔ بِشِمَالِهٖ ○ ع حجازی فواصل هَامَ مَنْ کے پانچ حروف ہیں۔

سورۃ المعارج اس کی کل آیات دمشقی تینتالیس ۴۳ اور باقی حضرات کیلئے چوالیس ۴۴ ہیں۔ ایک ۱ اختلافی ہے وہ ہے اَلْفَ سَنَةٍ ع اسے ماسوائے دمشقی نے شمار کیا ہے۔ فواصل عَجْهَا لَنْمُ کے سات حروف ہیں۔

سورۃ نوح اس کی کل آیات کوفی اٹھائیس ۲۸۔ بصری، دمشقی انتیس ۲۹۔ حجازی و حمصی تیس ۳۰ ہیں۔ ستائیس ۲۷ اتفاقی اور پانچ اختلافی ہیں۔ فَاُدْخِلُوْا نَارًا ع ماسوائے کوفی۔ سُوَاعًا ع ماسوائے کوفی و حمصی۔ وَنَسْرًا ع کوفی و حمصی و مدنی اخیر، وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا ○ ع مدنی اول و مکی کے لئے ہے۔ فِیْهِنَّ نُوْرًا ○ ع حمصی کیلئے ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے فواصل مِنّا کے حروف ثلٰثہ ہیں۔

سورۃ الجن اس کی آیاتِ مکّی (بزی) ستائیس۲۷ ہیں۔ انھوں نے مِنَ اللّٰہِ اَحَدٌ ○ ع کو لیا ہے، اور مُلْتَحَدًا کو ماسوائے مکّی نے لیا ہے۔ فواصل دا کے دو حروف ہیں۔

سورۃ المزّمّل اسکی آیاتِ کوفی مدنی اول دمشقی چاروں کے لئے بیس۲۰، بصری و حمصی اور بقولِ واحد مکّی کے لئے انیس۱۹ مدنی اخر کیلئے اٹھارہ۱۸ ہیں، سولہ۱۶ اجماعی پانچ اختلافی ہیں۔ یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ○ کوفی دمشقی مدنی اول جَحِیْمًا ○ ماسوائے حمصی۔ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا۔ پہلا مکّی (ونافع)، شِیْبًا سوائے مدنی اخر۔ فواصل مال کے حروف ثلٰثہ ہیں۔

سورۃ المدثر اس کی آیات مدنی اول عراقی، حمصی چھپن۵۶، مدنی اخر مکّی ودمشقی کے لئے پچپن۵۵، چوّن۵۴ اجماعی دو۲ اختلافی ہیں۔ یَتَسَآءَلُوْنَ ○ ع۲ ماسوائے مدنی اخر عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ○ ع۲ ماسوائے مکّی دمشقی ونافع۔ فواصل دارنہ کے پانچ۵ حروف ہیں۔

سورۃ القیٰمۃ اس کی آیات کوفی وحمصی چالیس۴۰ اور حجازی دمشقی بصری انتالیس۳۹ ہیں۔ انتالیس۳۹ اجماعی اور ایک۱ اختلافی ہے، لِتَعْجَلَ بِہٖ ○ ع اسے کوفی وحمصی نے شمار کیا ہے، فواصل نھرتقلا کے حروفِ خمسہ ہیں۔

سورۃ الانسان اس سورت کی آیات بالاتفاق اکتیس۳۱ ہیں، اس کے فواصل را کے دو۲ حروف ہیں۔

سورۃ المرسلٰت اس کی آیات بالاتفاق پچاس۵۰ ہیں۔ فواصل برمن عاتل کے آٹھ حروف ہیں۔

سورۃ النبا اس کی آیات ماسوائے بصری ومکّی چالیس۴۰ اور ایک قول پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے لئے اکتالیس[۴۱] ہے۔ چالیس[۴۰] اجماعی ایک[۱] اختلافی ہے، عَذَابًا قَرِيبًا ۝ بصری بلا خلاف وکی بالخلف۔ فواصل نما کے تین[۳] حروف ہیں۔

سورۃ النّٰزعٰت اس کی آیات کوفی چھیالیس[۴۶] اور ماسوائے کوفی پینتالیس[۴۵] ہیں۔ چوالیس[۴۴] اجماعی دو[۲] اختلافی ہیں۔ وَلِأَنْعَامِكُمْ کوفی و حجازی کے لئے ہے۔ مَنْ طَغَىٰ شامی و عراقی کے لئے ہے، فواصل هُمَا کے تین حروف ہیں۔

سورۃ عبس اس کی آیات کوفی مکی و شیبہ کے لئے بیالیس[۴۲]۔ ابوجعفر بصری و حمصی کے لئے اکتالیس[۴۱] اور دمشقی کے لئے چالیس[۴۰] ہیں۔ انتالیس[۳۹] اجماعی تین[۳] اختلافی ہیں۔ إِلَىٰ طَعَامِهِ: ماسوائے ابوجعفر۔ لِأَنْعَامِكُمْ: ماسوائے شامی بصری۔ الصَّاخَّةُ: ماسوائے شامی۔ فواصل ھام کے حروف ثلثہ ہیں۔

سورۃ التکویر اس کی آیات ابوجعفر کے لئے اٹھائیس[۲۸] ماسوائے ابوجعفر انتیس[۲۹]۔ اٹھائیس[۲۸] اجماعی ایک[۱] اختلافی ہے۔ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۝ ابوجعفر یزیدی بصری نے اسے نہیں شمار کیا ہے فواصل تسمن کے حروف اربعہ ہیں۔

سورۃ انفطار اسکی آیات بالاتفاق انیس[۱۹] ہیں۔ اسکے فواصل تمکنہ کے حروف خمسہ ہیں۔

سورۃ التطفیف اس سورت کی آیات اجماعًا چھتیس[۳۶] ہیں اسکے فواصل نم کے دو[۲] حروف ہیں۔

سورۃ الانشقاق اس کی آیات حجازی و کوفی پچیس[۲۵]۔ حمصی چوبیس[۲۴] اور بصری و دمشقی تیئس[۲۳] ہیں، بائیس[۲۲] اجماعی اور پانچ[۵] اختلافی ہیں۔ كَادِحٌ، كَدْحًا یہ دونوں حمصی ہیں۔ فَمُلَاقِيهِ حجازی دمشقی، عراقی۔ بِيَمِينِهِ، ظَهْرِهِ دونوں حجازی کوفی کے لئے معدود ہیں۔ اس کے فواصل تجاهرقنم کے آٹھ حروف ہیں۔

سورۃ البروج اس کی آیات اجماعًا بائیس[۲۲] ہیں۔ دیگر صاحب عنایات رحمانی نے ایک آیت الْأَنْهَارُ حمصی کیلئے اختلافی لکھا ہے اور ہندوستان کے بعض قرآنوں میں اس لفظ پر اختلاف آیت کی علامت ۵ بھی لگائی ہے مگر صاحب اتحاف اور ناظمۃ الزھر نے اور صاحب عنایات نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی شرح میں اجماعی ہی لکھا ہے) اس کے فواصل جد زقبطظ کے حروف سبعہ ہیں۔

سورۃ الطارق اس کی آیات ماسوائے مدنی اول سترہ ۱۷، مدنی اول کیلئے سولہ ۱۶ ہیں، ایک آیت یکیدون کیدا ○ اختلافی ہے جسے ماسوائے مدنی اول نے شمار کیا ہے۔ اس کے فواصل قبطرعلا کے حروف سبعہ ہیں۔

سورۃ الاعلیٰ اس کی آیات اجماعاً انیس ۱۹ ہیں۔ اسکے فواصل الف پر ہیں۔

سورۃ الغاشیۃ اسکی آیات اجماعاً چھبیس ۲۶ ہیں۔ اسکے فواصل ھعتدم کے پانچ حروف ہیں

سورۃ الفجر اسکی آیات حجازی بتیس ۳۲ کوفی شامی تیس ۳۰، بصری انتیس ۲۹ ہیں۔ اٹھائیس ۲۸ اجماعی پانچ ۵ اختلافی ہیں۔ ونعمہ حجازی وحمصی۔ رزقہ حجازی۔ اکرمن ○ ماسوائے حمصی۔ یومئذ بجھنم ○ پر حجازی وشامی کے لئے ہے۔ فی عبادی ○ کوفی کے لئے ہے۔ اس کے فواصل ردبن ماھی کے آٹھ حروف ہیں۔

سورۃ البلد اس کی آیات اجماعاً بیس ۲۰ ہیں۔ اسکے فواصل دانہ چار ۴ حروف ہیں۔

سورۃ الشمس اس کی آیات مدنی اول اور ایک قول پر مکی کے لئے سولہ ۱۶ اور ماسوائے مدنی اول اور مکی کے لئے دوسرے قول پر پندرہ ۱۵ ہیں چودہ ۱۴ اتفاقی اور دو ۲ اختلافی ہیں۔ فعقروھا مدنی اول وحمصی کے لئے فسوٰھا۔ ماسوائے مدنی اول وحمصی۔ اس کے فواصل سب الف پر ہیں۔

سورۃ الیل اس کی آیات اجماعاً اکیس ۲۱ ہیں۔ فواصل الف پر ہیں۔

سورۃ الضحیٰ اس کی آیات اجماعاً گیارہ ۱۱ ہیں۔ فواصل راث کے تین حروف ہیں۔

سورۃ الانشراح اس کی آیات اجماعاً آٹھ ۸ ہیں۔ فواصل کاب کے تین حروف ہیں۔

سورۃ التین اس کی آیات بھی اجماعاً آٹھ ۸ ہیں۔ فواصل نم کے دو ۲ حروف ہیں۔

سورۃ العلق اس کی آیات حجازی بیس ۲۰ عراقی یعنی کوفی، بصری، حمصی انیس ۱۹،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دمشقی اٹھارہ ہیں۔ اٹھارہ اجماعی اور دو اختلافی ہیں۔ لَكِنَّ كُمْ بَيِّنَة ○ حجازی يَنهى ماسوائے شامی۔ فواصل قُمَا هَبْ کے پانچ حروف ہیں۔

سورۃ القدر اسکی آیات مدنی اول و آخر و عراقی کیلئے پانچ ہیں پانچ اجماعی ہیں ایک اختلافی ہے اور وہ لَيْلَةُ الْقَدْرِ تیسرا ہے مکی و شامی نے شمار کیا ہے لہٰذا ان کے لئے چھ آیات ہیں۔ اس کے فواصل ترا پر ہیں۔

سورۃ البینہ اس کی آیات شامی و بصری نو، حجازی و کوفی آٹھ ہیں۔ ایک اختلافی لَهُ الدِّيْنَ شامی و بصری نے شمار کیا ہے۔ فواصل ھُنَّ کے دو حروف ہیں۔

سورۃ الزلزال اس کی آیات ماسوائے کوفی و مدنی اول نو اور مدنی اول و کوفی کے لئے آٹھ ہیں۔ اَشْتَاتًا کوفی و مدنی اول نے شمار نہیں کیا ہے، فواصل ما ہ کے تین حروف ہیں۔

سورۃ العٰدیٰت اسکی کل آیات اجماعاً گیارہ ہیں۔ فواصل د ر ا کے تین حروف ہیں۔

سورۃ القارعۃ اس کی آیات کوفی گیارہ، حجازی دس، شامی و بصری آٹھ ہیں۔ تین اختلافی ہیں۔ اَلْقَارِعَةُ پہلا کوفی کے لئے ہے۔ مَوَازِيْنُهُ دونوں حجازی و کوفی کے لئے۔ فواصل ہ ث ہ کے تین حروف ہیں۔

سورۃ التکاثر اس کی اجماعی آیات آٹھ ہیں فواصل ن م ر کے تین حروف ہیں۔

سورۃ العصر اس کی آیات اجماعاً تین ہیں۔ مگر مدنی اخر نے وَالْعَصْرِ کو نہیں لیا ہے بِالْحَقِّ کو شمار کیا ہے باقی حضرات نے اس کے برعکس کہا ہے فواصل ر ق کے دو حروف ہیں۔

سورۃ الھمزۃ اسکی آیات اجماعاً نو ہیں۔ اس کے فواصل ھ پر ہیں جو تاء مدوہ سے مبدل ہے۔

سورۃ الفیل اس کی آیات بالاتفاق پانچ ہیں۔ فواصل لام پر ہیں۔

سورۃ قریش اس کی آیات حجازی و حمصی پانچ اور عراق و دمشقی چار ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ جُوْعٍ اختلافی ہے اسے حجازی و حمصی نے شمار کیا ہے باقی نے ترک کیا ہے اسکے فواصل شَفْعٌ کے چار حروف ہیں۔

سورۃ الماعون اس کی آیات عراقی و حمصی سات حجازی و دمشقی چھ ہیں۔ یُرَاءُوْنَ اختلافی ہے اسے عراقی و حمصی نے شمار کیا ہے۔ فواصل نَمْ دو حروف ہیں۔

سورۃ الکوثر اس کی آیات اجماعاً تین ہیں۔ فواصل ر پر ختم ہوتے ہیں۔

سورۃ الکٰفرون اس کی آیات اجماعاً چھ ہیں۔ اسکے فواصل ن د م کے تین حروف ہیں۔

سورۃ النصر اس کی آیات اجماعاً تین ہیں۔ فواصل حا کے دو حروف ہیں۔

سورۃ اللھب اس کی آیات بالاتفاق پانچ ہیں۔ فواصل بُدٌ کے دو حروف ہیں۔

سورۃ الاخلاص اس کی آیات مکی و شامی پانچ اور عراقی و مدنی شمار میں چار ہیں۔ ایک آیت لَمْ یَلِدْ اختلافی ہے مکی و شامی نے شمار کیا ہے۔ فواصل د ہیں۔

سورۃ الفلق اس کی آیات اجماعاً پانچ ہیں۔ فواصل قَبَدَ کے تین حروف ہیں۔

سورۃ الناس اس کی آیات شامی و مکی سات اور باقی حضرات کے لئے چھ ہیں۔ اَلْوَسْوَاسِ اختلافی ہے اسے شامی و مکی نے شمار کیا ہے۔ فواصل نس پر ختم ہوتے ہیں۔

تمت

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآءت اکیڈمی کی مطبوعات درج ذیل جگہوں پر بھی دستیاب ہیں

کراچی	علمی کتاب گھر اردو بازار کراچی
لاہور	ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور
	نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور
	مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
بہاولپور	پاکستان بک کمپنی شاہی بازار بہاولپور
	مکتبہ صدیقیہ نور محل روڈ بہاولپور
کوئٹہ	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
	مکتبہ ماجدیہ عیدگاہ طوغی روڈ کوئٹہ
پشاور	کتب خانہ اکرمیہ محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور
صوابی	المکتبۃ الاظہاریہ اندرون جامعہ رحیمیہ ترکئی ضلع صوابی
راولپنڈی	کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
گوجرانوالہ	مدینہ کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ
منگورہ	مکتبہ رشیدیہ حسن مارکیٹ نیوروڈ منگورہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبۃ القرآن والحدیث نیوروڈ منگورہ
16834

قرآءت اکیڈمی ۲۸ الفضل مارکیٹ ۱۷ اردو بازار لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

معیاری

دیدہ زیب

مُستند اور

اعلیٰ طباعت کی حامل کُتب